۲۱۵۶۹

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

یہ کتاب لاجواب گوہر نایاب من تصنیف جناب مولوی سید ذاکر حسین
صاحب المتخلص بہ ذاکر جعفری طبقاتی ارغوانی المداری قصبہ دار النور
کرامت ظہور حضرت مکن پور شریف ضلع کانپور

بدیع العجائب

معروف بہ

ذکر الغرائب

حسب فرمائش حاتم دوران سکندر شوکت داراں افلاطون عقل
نوشیروان زمان محمد عبد الحمید خان صاحب بہادر
ڈپٹی کلکٹر قصبہ بگراسی ضلع بلند شہر ادام اللہ اقبالہم
باہتمام کمترین غنی احمد ابن حاجی محمد عبد الصمد نبیرۂ حاجی محمد مصطفی خان صاحب

مطبع رزاقی کانپور محلہ پٹکاپور میں چھپا

قیمت پختہ ایک (عہ) روپیہ

This PDF Download from Madaarimedia.com

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

مداری میڈیا

سلسلۂ عالیہ مداریہ کی تعلیمات و معلومات کا سب سے بڑا مفت ذخیرہ

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ

واٹسپ گروپ

This PDF Download from Madaarimedia.Com

فہرست

کتب ہائے تواریخی و نعت وغیرہ جو جناب حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں شائع ہو چکی ہیں لہذا جن اصحاب کو جس کتاب کی ضرورت ہو وہ نصف قیمت پیشگی روانہ کریں اور منی آرڈر فارم پر اپنا پتہ و ضلع و ڈاکخانہ صاف صاف تحریر کریں تو وی۔پی۔ پر حسب ذیل سے روانہ کیجاویگی

نام کتاب	قیمت مع محصول	نام کتاب	قیمت مع محصول	نام کتاب	قیمت مع محصول
تحفۃ الاخیار فی مناقب قطب المدار	۳	تقفین ظہیری	۴/	گلشن ذاکر	۴/
سیر المدار معروف بہ طوبیٰ الابرار	[illegible]	معارج بدیعی مناقب المدار	۵/	مجموعہ پشکوہ	۸/
ظہیر العارفین فی حالات سید بدیع الدین	[illegible]	مختصر البیان	۱۵/	نغمہ پشکوہ	۶/
بدیع العجائب معروف بہ ذرائع الثواب	[illegible]	مناقب مرتضوی	۸/	مسدس شمسی	۵/
طریقت الشریعت فی تذکرۃ الحقیقت	[illegible]	مدار اعظم	[illegible]	ہفت بند موجز	۶/
تذکرۃ المتقین حصہ اول و دوم	[illegible]	مراۃ مداری	۳	مسدس نعیم	۴/
سترہویں شریف	۱۰/	اسرار مداری	[illegible]	نقشہ درگاہ معلی منیر الہند حضرت بدیع الدین	۴/
دیوان ظہیری	۸/	مثنوی فضائل چار یار	۶/	شجرہ جملہ خاندانوں کا	[illegible]

تمباکو خوردنی عہ سے ۵ تک و مختصر فہرست تاجرانہ صندلی عطریات

نام عطریات	قیمت فی تولہ	نام عطریات	قیمت فی تولہ	نام روغنات	قیمت فی سیر
عطر گلاب و کیوڑہ	[illegible]	عطر حنا و موتیا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عطر حنا و موتیا	[illegible]	عطر شمامۃ العنبر	[illegible]	روغن چنبیلی و بیلا و موتیا	[illegible]
عطر چنبیلی و چمپا	[illegible]	عطر حنا و بابونہ	[illegible]	روغن حنا و کیوڑہ	[illegible]
عطر مولسری و مولسری	[illegible]	نام روح	قیمت فی تولہ	روغن کدو	[illegible]
عطر مولسری و سہاگ	[illegible]	روح گلاب	[illegible]	روغن بادام	[illegible]
عطر جوہی و بیلا	[illegible]	روح کیوڑہ	[illegible]	روغن دارچینی	[illegible]
عطر خس خانہ و عنبر	[illegible]	عطر سنبل	[illegible]	روغن کاہو گلابی	[illegible]
عطر عود و صندل	[illegible]	روح مشک	[illegible]	روغن صندل	[illegible]

گاؤ مشک جنا درجہ اول فی سیر للعہ، گاؤ مشک جنا درجہ دوم فی سیر سعہ، گاؤ عطر جنا درجہ سوم فی سیر ہہ، عطر کی ٹکیاں ہر قسم فی ٹکیہ ۲ روپیہ

طلا مجرب اعلیٰ درجہ کا فی شیشی ۱۲ سفوف دافع نفخ شکم و قبض فی چھٹانک عہ کحل البصر قیمت فی شیشی

حبوب امساک قیمت نمک سلیمانی فی شیشی ۱۲ عارضہ نزلہ قیمت

حبوب آتشک قیمت طحال قیمت فی شیشی عہ بواسیر خونی و بادی قیمت

لعوق دمہ و کھانسی تر عارضہ گٹھیا قیمت فی شیشی سوزاک قیمت عہ

تمت

تمام شد

نام مولوی پیرزادہ سید صوفی محمد ذاکر حسین جعفری طبقاتی زعفرانی المداری قصبہ دار النور مکنپور حضرت مکن پور شریف کانپور

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

یہ کتاب لاجواب گوہر نایاب من تصنیف جناب مولوی سید ذاکر حسین
صاحب المتخلص ذاکر جعفری طبقاتی ارغونی المداری قصبہ دار النور
کرامت ظہور حضرت مکن پور شریف ضلع کانپور

بدیع العجائب

معروف بہ

ذکر الغرائب

حسب فرمائش حاتم دوران سکندر شوکت داران افلاطون عقل نوشیروان
زمان جناب مولانا محمد عبد الوحید خانصاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر رئیس
قصبہ بگراسی ضلع بلند شہر دام اللہ اقبالہم
باہتمام کمترین غنی احمد ابن حاجی محمد عبد الصمد نبیرہ حاجی محمد مصطفی خانصاحب
مطبع رزاقی کانپور محلہ ٹکاپور میں چھپی

هو البدیع

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیه البدیع الذی خلق الانسان اشرف المخلوقات و اصطفی
منهم الانبیاء والمرسلین علیهم افضل التحیات لیذهبوا الی النور
من الظلمات وختم النبوة والرسالة علی سیدنا ومولانا محمد ین
المصطفی صاحب الوحی والشفاعات ورفع اولیائه باعلی الدرجات
واعطی الانبیائه المعجزات والاولیائه الکرامات لیعجزوا به المنکرین
والمنکوبین والصلوٰة والسلام علی نبیه الذی هدانا الی الطرائق
المستقیمات وعلی اله واصحابه الذی افاضوا علینا فیوض البرکات
وعلی اصحاب السلاسل الذین نقوا قلوبنا بالتوجهات والمراقبات
منهم شیخنا وسیدنا صاحب افضل السلسلة العالیة المداریة
قطب الاقطاب قطب المدار بدیع الحق والملة والدین علیه
افضل التسلیمات وعلی سائر الصٰلحین برحمتک یا ارحم الراحمین

من تصنیف کمترین خاکپائے دارین۔ مولوی مولانا پیرزادہ سید محمد ذاکر حسین
خلف جناب فیضمآب مولوی مولانا پیرزادہ سید محمد عطا حسین صاحب سجادہ
نشین و جانشین۔ جناب معلی القاب مولوی مولانا حافظ پیرزادہ سید شاہ محمد نصیر الدین
صاحب سجادہ نشین ارغوانی المداری مکنپوری۔ مرحوم مغفور

یہ بخشوائیں گے ہمکو خدا سے پانچوں تن
محمد ست علی فاطمہ حسین و حسن

حق اللہ محمد مدار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا عبد الباسط قنوجی یہ تحریر کرتے ہیں بسم اللہ حامدا ومصلیا ومسلما
اعلم انہ لما کان لکل فرقۃ من فرق الفقراء الفاظا خاصۃ یستعملونہا حین
المواصلۃ فیما بینہم وکان کلمۃ اللہ محمد مدار مستعملۃ فی فرق المداریۃ
واستشکل معناہا ومرادہا علی اکثر الناس فاجتری علی تحریرہ مع ان قلۃ
بضاعتی غیر خصتہ لتصدی امثال ہذہ الامور الخطیر فاقول مستعینا
باللہ تعالیٰ لما کان نصح للخلائق اعظم موجبات الفلاح واکبر مورثات النجاۃ
وکان کل من لم یکن قد مر راسخا فی ہذہ الطریق واقعا فی الخسران بدلیل
قولہ تعالیٰ فی القرآن والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا
الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر وکان اعظم النصائح
واہمہا ہی التی تقویہا لیصل الخلق الی غایۃ الخلق والایجاد فہو معرفۃ اللہ تعالیٰ
وکان ہذہ المرتبۃ غیر حاصلۃ الا بتحصیل الفناءات الثلثۃ المقررۃ عند
الفقراء وہی الفناء فی الشیخ والفناء بالرسول والفناء فی اللہ حصل لفقراء
المداریہ کلمۃ اللہ محمد مدار بہذا النصح فیقولونہا حین المواصلۃ فیما بینہم
ویریدون بہا ہذا المعنی ایہا ان لک المسالک فی الشجرۃ المداریۃ لا یحصل
لک رتبۃ فناء فی اللہ ورسولہ الا بتحصیل مرتبۃ الفناء فی الشیخ وہو المدار
فعلیک بتحصیلہ فیجیب المخاطبۃ بلفظ المدار ای انا مشتغل بتحصیل مرتبۃ
الفناء فی الشیخ علی حسب امرکم ویزید بعضہم لفظ الحق بفتح القاف ویقول حق
اللہ محمد مدار فتقدیرہ اَدّ واحق اللہ بمعرفتہ وحق محمد بالطاعۃ وحق المدار
بمتابعۃ فیجیب المخاطب بقولہ دم مدار بزیادۃ لفظ الدم المستعملۃ فی الفارسیۃ
بمعنی الساعۃ ای انا مشتغل فی کل ساعۃ ولمحۃ بحفظ متابعۃ الشیخ لان الشیخ
فی قومہ کالنبی فی امتہ فمتابعۃ اطاعۃ رسول واطاعۃ الرسول معرفۃ المولی
فبہذا التقریر ظہر لک وجہ جحان ہذا الاصطلاح الجاری علی السنۃ
الفقراء المداریۃ علی الاصطلاح الجاری علی السنۃ غیرہم من الفقراء

لاشتمالہ علی بقار سیتہ کثیرۃ منہا موافقۃ قولنا اللہ محمد مدار علی القربا لذی ہے
قلنا لقولہ تعالی وتواصوا بالصبر لان المراد الفناء موافقۃ قولہ حق اللہ محمد
مدار بقولہ تعالی وتواصوا بالحق وای بالداء الحق فتامل **واضح** ہو کہ لفظ اللہ محمد مدار
آنکھونکو روشنی دل کو قرار۔ اس کتاب کی **حمد و نعت** ہے (**مدار**) کائنات ذات گرامی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے ٹھہرایا اور ایک جگہ مولانا عبد الحق
محدث دہلوی کی کتابون مین لکھا دیکھا کہ قطب المدار دم مدار یعنی دم کو چھوڑ دے۔ اپنی
اصل کیطرف۔ پس وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مدار کے
لفظ قطب المدار کے ساتھ خطاب فرمایا۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ المدار
وھو القرار۔ **ترجمہ** مدار وہ ہی کہ اسی سے قرار ہے عالم کا المدار کل کل **ترجمہ** مدار ہی
کل ہی کل عالم کا۔ مطابق فرمانے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ۔
المدار کفخر اللہ ولا غیرہ اللہ **ترجمہ** مدار وہ ہے کہ اُسکو فخر ہی اللہ کا اور نہین ہے
سوا اُسکے مگر اللہ مقولہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ۔ المدار محافظۃ العلم والعالم
بید المدار۔ المدار جمیل کمثل الجمال **ترجمہ** مدار وہ ہی کہ محافظت ہے
علم و عالم کے قبضہ مین مدار کے۔ مدار جمیل ہی مثل جمال کے فرمایا حضرت عثمان رضی
اللہ تعالی عنہ نے المدار کل الاشیاء **ترجمہ** مدار کل ہی سب چیزونکا۔ پس فرمایا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے المدار مظہر العجائب درجۃ الالوھیت
یوصل الربوبیۃ **ترجمہ** مدار مظہر ہے عجائبات کا اور درجہ الوہیت کا اور ملنے والا
پروردگار اپنے کا۔ فرمایا ظہیر الدین الیاس قدس سرہ نے المدار محل بین النبوۃ
والولایۃ **ترجمہ** مدار ایک مقام ہی درمیان نبوت اور ولایت کے **شعر**

مہ فراغت دار دازابر و غبار　　بر فراز چرخ دارد سر مدار

اور مکتوب سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ و قاضی حمید الدین ناگوری مین لکھا ہو
کہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار اسطرح ملقب ہوے۔ کہ (مدار) تمام نسخہ
علوی و سفلی مین ایک ہوتا ہے اور انتظام عالم کا اُسکے ہاتھ مین ہی **شعر**

سب اولیا ہین خدا کی ہمہ صفت موصوف　　مدار کار خدا ہے مدار پر موقوف

اپکو حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قطب العالم قطب الکبری
قطب الارشاد قطب اکبر کہتے ہین اور اُسکی تکمیل و تلقین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے مقام بند کھیاچ بالائے کوہ رنگارنگین ہوئی جو ہر ایک کتاب سے واضح و لایح ہی

وہ حقیقت مین اویسیہ مشرب ہوے۔ اور ظاہر مین پیر و مرشد کی حاجت نہ رکھی اور
بحر المعانی کے چودھوین مکتوب مین لکھا ہی کہ قطب العالم کو فیض حق تعالی بے واسطے ہوا
اور قطب العالم کا لقب قطب المدار ہی جسوقت کہ قطب المدار سلوک مین ترقی کرے مقام
فردانیت مین پہونچے۔ حیات وافی پاوے۔ ایۃ الا ان اولیاء اللہ لا یموتون۔ یعنے
اللہ کے ولی مرتے نہین ہین بندون سے پردہ کرتے ہین **شعر**

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را   ہر دم آن جانِ دگر بخشد خدا

حدیث موتو قبل ان تموتو۔ یعنے مر تو پہلے مرنے سے۔ اور مدارج قطب المدار یہ ہین
کہ اقطاب کو مقام قطبیت سے معزول کرے۔ قطب المدار ایک ہی۔ اور اسکا نام عبداللہ
ساکن سواد اعظم ہی اور اُسکا فیض ارض و سما مین ہے۔ اور جو قطب ہین وہ سب تابعدار
قطب المدار کے ہین۔ باقی بواسطہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم و علی مرتضیٰ مقام فردانیت مین رہی
اسواسطے کہ محمد برزخ ہی بدون وسیلہ کے مقام معشوقی مین اُسکا پہونچنا معلوم پس
جو کوئی احمد کو غیر دیکھے اپنے عہد مین کوئی چیز نہ دیکھے پس اے مطلوب انتہا تیرے کفر کی
یہ ہی۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر کہنا کفر کا کلمہ ہے۔ پس یہ مراتب ولایت کے ساتھ
خاص ہین۔ چنانچہ جناب حضرت سید بدیع الدین قدس سرہ نے مقام صمدیت مین قرار پکڑا
اور اخبار الاخیار مین ہے۔ کہ قطب المدار مقام معشوقی سے مقام اللہ الصمد یعنی صمدیت مین
پہونچے۔ اور یہ بات بھی دیکھی گئی کہ موجودات کا وجود خواہ علوی ہون خواہ سفلی
قطب المدار کے وجود سے ہی۔ اور مدار موجودات علوی اور سفلی کا وجود کی برکت سے
موجود ہے۔ پس جاننا چاہئیے کہ اقطاب بہت ہین ظاہر کی آنکھ سے پوشیدہ ہین پس مراتب
معشوقی کی حد یہ ہی۔ کہ جو کچھ معشوق کہے۔ وہ اللہ جل جلالہ والوالہ کرے اور جو حکم کہ ملائکہ
پہ نزول کرے۔ اگر بدون رضامندی قطب المدار کے ہو وہ نہین ہوسکتا۔ اور بلکہ لوح محفوظ
سے محو کرے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہٗ ام الکتاب سے اور دوسرے
معاملات عرش و کرسی کے اُسکے تصرف مین ہون اور سید اشرف سمنانی کی مکتوب
مین ہی دیکھا گیا ہی۔ کہ اگر اس عالم مین اقطاب کا وجود موجود نہ ہو۔ تمام عالم زیر و زبر ہو
اور اگر قطب فوقیت حاصل کرے قطب وحدت پر پہونچے مقام معشوقی مین داخل
ہو۔ اور مدارج و احلال حقانی بھی سُننا چاہئیے۔ بحر المعانی کے چوبیسوین مکتوب مین
لکھا ہوا ہے۔ کہ اگر قطب المدار چاہے اقطاب کو لینے و نیز ولایت کے مرتبہ سے
معزول کرے اور اگر اُسکو چاہے تو دوسرے حال پر معین کرسکتا ہی۔ چنانچہ حضرت

قطب المدار مع خلفا کے جب ملک خراسان مین پہونچے اور ایک گوشہ مین قیام کیا۔
تو آنحضرت کے خلیفہ حضرت سید جمال الدین عرف جان من جنتی تھے۔ واسطے اُس شہر
کی سیر کو گئے۔ نصیر الدین جو اُس شہر کا قطب تھا ملاقات ہوئی جمال الدین نے کہا۔ کہ
ای عزیز تو اس جگہ کا قطب ہی اور اسقدر بیخبر بیٹھا ہوا ہے۔ کہ اس شہر مین قطب المدار
وارد ہوی ہین۔ اُٹھ اور اُنکے آستانہ فیض شمامہ پر جا۔ اور انکی خدمت کر۔ کیونکہ وہ تمام
قطبون کا پیشوا ہی۔ یہ بات سُنکر نصیر الدین نے غرور مین آکر بیساختہ جواب دیا کہ تیری مانند
مین نے دیوانے بہت دیکھے ہین۔ جا اپنا کام کر۔ بس بمجرد اس کلام کے جمال الدین نجید
پیشانی اپنے مرشد کی خدمت مین آکر بیٹھے۔ تو حضرت قطب المدار نے کل حال جمال الدین
سے کہا۔ کہ جو تم سے نصیر الدین نے کلمہ گستاخی غرور کا کہا ہی تو اُسکو مین نے یہ سزا دی ہے
کہ اس مین جلتی کرامات تھی وہ سب مین نے لے لی ہی۔ یہ بات سنکر جمال الدین بہت
خوش ہوے۔ جب نصیر الدین نے دیکھا۔ کہ اب مجھ مین وہ کرامات نہین رہی۔ آن حضرت
کے آستانہ فیض شمامہ پر آئے۔ اور بہت عاجزی و منت آن حضرت کی کرنے لگے آنحضرت
نے جواب دیا۔ کہ تمنے جمال الدین کو ناخوش کیا اور کلمہ غرور کا کہا اس سبب سے وہ نعمت
تمسے لے لی۔ ہان اگر تم جمال الدین سے اپنی خطا و قصور معاف کراؤ تو وہ نعمت تمکو ملے
یہ بات سُنکر نصیر الدین سید جمال الدین کے پیرون پر گر کر کہا اب ہماری گستاخی معاف کیجے
سید جمال الدین نے خطا معاف کی اور روبروے آنحضرت کے لاکر حاضر کیا۔ آنحضرت نے
پھر دوبارہ نصیر الدین کو وہ نعمت عطا کی۔ اور اُس جگہ کا قطب مرید کیا۔ الحاصل قطب المدار
کا مرتبہ افضل ہی۔ اسکی کیفیت مرۃ الاسرار مین مندرج ہی۔ پس ای طالب مدار تا ثری
عرش و ثری تک الحاصل قطب المدار ہمیشہ تجلی صفات مین ہی اور افراد تجلی ذات مین
پس ای طالب گوش کر کہ شیخ داؤد قیصری قدس سرہ نے اپنی ایک کتاب مین لکھا ہے
کہ قطب عالم ہر زمانہ اور نزدیک قیامت تک رہیگا بلکہ جب قطب المدار نہ ہوگا قیامت
آجاویگی۔ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز پارۂ تبارک الذی صفحہ ۳۲
مین لکھا ہی۔ موجودات کا وجود قطب عالم کے وجود کے ساتھ ہی اور قطب عالم کو بدون
کسی واسطے کے حق تعالی سے فیض پہونچتا ہی۔ اسکو قطب المدار قطب عالم قطب الاقطاب
قطب الاکبر وغیرہ کہتے ہین چنانچہ المدار قطب المدار ذکر اللہ با لخیر و ملا
علیہ و اقطاب علیہ اپنے وقت کا ہوا۔ مخدوم شیخ ابو الفتح نے قطب المدار
پوچھا کہ مدار کیا خطاب ہی اور اسکا مخاطب کون ہے آنحضرت نے فرمایا کہ مدار سر دفتر

نختار کارخانۂ الہی کا ہوتا ہی آمدہ شخص جو حیؔ اور قیومؔ کی صفت کے ساتھ متصف ہو
سکو مدار کہتے ہین۔ اور خطاب مدار کے ساتھ اُسکا لقب بیان کرتے ہین یہ مضمون تحفۃ الابرار
مین ہی شعر۔ اللہ کے حرف چار محمد کے چار ہین ؛ گن لیجیے کہ چار ہی حرف مدار ہین
مرویات صوفیہ مین ہی کہ ان ہی اولیای کبار سے کہ جنکی نسبت حضور رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہین جنکو فیض پہونچا
اللہ کیطرف سے بلاواسطہ پھر اُن سے قطب الاوتاد کو پھر اُنسے قطب الابدال کو پھر
اُنسے قطب الارض کو اور وہ ابرار ہین۔ پھر اُنسے قطب الولایت کو پھر اُن سے نقبا
اور نجبا کو درجہ بدرجہ پھر اُنسے زاہدون کو اور عابدونکو درجہ بدرجہ پھر اُنسے تمام عالم کو
درجہ بدرجہ پہونچتا ہی اور فرمایا ہی شیخ عالم محقق راسخ نے کہ مدار وہ ہی کہ جسکے ساتھ عالم کا قرار
ہو وجوداً اور عدماً اور نیز کہا شیخ موصوف نے کہ مدار وہ ہی کہ جس سے عالم فیض حاصل
کرے بالواسطہ اور وہ اللہ سے بلاواسطہ اور دوسرے قول مین شیخ محقق سے تعریف مدار
مین مذکور ہی۔ کہ مدار وہ ہی کہ جسکی طرف وجود ہر شے مخلوق کا دورہ کرے جبکہ آنحضرت
موافق حکم احکم الحاکمین قل سیروا فی الارض اللہ تعالیٰ شانہٗ اعظم برہانہٗ کے حکم سے
بعد ہدایت اور تلقین کرتے ہوی جونپور مین رونق افروز ہوے اور ایک مسجد مین استقامت
فرمائی پس آنحضرت کی توجہ فیض کی برکت سے وہ شہر ہدایت کا دار الشرف ہو گیا۔ اور
آنحضرت کے شمس کرامت کی سعاعین اُس شہر کی خود بینون کے سپہر وجود پر چمکین اور
حاجی احمد نے جو آنحضرت کے خلیفون مین سے تھے۔ زاد المسافرین مین لکھا ہے کہ وجود
کرامت آنحضرت کا منظر عین وحدت تھا۔ پس جو آپ کو دیکھتا یہ شعر زبان پر لاتا شعر

می نور خدا در نظر از روے تو مارا ۔۔۔ بگذار کہ در روے تو بینیم خدارا

یہ دولت کسکو ملی ہی۔ چنانچہ صوفیہ رحمہم اللہ مثل شیخ علاء الدین سمنانی وغیرہ نے اپنی
تصنیفات مین فرمایا ہی۔ کہ جب کوئی عارف منزل صمدیت مین پہونچتا ہی تو اُسوقت اُس کی
صفات عالم صور مین کسی چیز کی محتاج نہین رہتی ہی۔ جیسے کہ اس معاملہ مین ایک حدیث مشکوٰۃ
شریف مین سے اس جگہ تحریر کی جاتی ہی۔ حدیث الی بالنوافل حتی احبتہ واذا احببتہ
کنت سمعہ الذی یسمعہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ الذی یبطش بہا
ورجلہ الذی یمشی بہا اسکی حق مین ہی الحق پس اس حال مین شیخ محدومی فدوی
نے کہ خلفا آنحضرت کے خلیفون سے ایک خلیفہ تھے۔ عرض کیا کہ شاہا بغیر طعام صوری کے
انسان کیونکر زندگی بسر کرتے ہین اور عبادت مین اطمینان کلی کسطرح حاصل ہوتا ہی آنحضرت

نے فرمایا۔ جاننا چاہیے کہ جس کسی کا وجود بول و براز سے مبرّا اور نجاست لوث دنیا سے معرا
ہوا اسکو طعام صوری سے کیا کام اور باقی جس کسی نے وجود بلر ۲۱ اور مرغوب الطعام صوری ہوا
پس ان مین سے کوئی طعمہ ناسوتی اور کوئی لذائذ ملکوتی سے اور جو کوئی ان دونون سے معرا اور
مبرّا ہی اُسکو ملکوتی حاصل ہی وہ محتاج ناسوتی کا نہین چنانچہ مجکو مقام نبدر کھمانچ بالای کوہ
زرنگار مین طعام صوری سے شیر برنج جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری سامنے
رکھا اور مجھسے کہا کہ یہ اللہ پاک نے تمھارے واسطے طعام ملکوتی بھیجا ہے کھاؤ مین نے
کہا الدنیا یوم ولنا فیہا صوم ترجمہ دنیا ایک دن ہی اور مین ہون اس مین روزہ دار
بعد اس گفتگو کے نو لقمے خوان اللہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے مین نے کھائے
اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آج سے تا زیست تجکو اکل و شرب یعنے
کھانے پینے کی خواہش نہ ہوگی اور جسطرح سے مین پیغمبرون شہداؤن اولیاؤن اور کل
مخلوقات کا سردار ہون اسطرح سے تمکو بھی اللہ تعالے نے بعد ائمہ اطہار کے اولیائے عظام پر
سردار کیا ہی پس اُسوقت سے مجکو کیفیت تحت الثریٰ سے فلک اعلےٰ تک معلوم ہونے لگی
اور دوسرے یہ کہ تو نے سُنا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کو صوم
وصال سے منع فرمایا ہی اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نہین ہون مین مثل تمھارے
ایک آدمی تمسے اپنے پروردگار کے پاس شب گذرانتا ہون اور وہ مجکو کھلاتا اور پلاتا ہی
پس اس صورت مین یہ ہی ہو سکتا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے ہمکو مورث اس نعمت خاص کا
عطیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا ہی اور دوسرے یہ کہ عمر تا باقی عمر اُس مقام مین متمکن ہوئے
بدون طعام صوری کے زندگی بسر کرتے تھے اور نعمت ملکوتی کو غذا بناتے اور ہمارے جد
حضرت آدم علیہ السلام نے پانسو برس کی مدت تک بہشت مین رہ کر اُس غذا لطیف کے ساتھ
زندگی بسر کی پس یہ بات بعد سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے میرے ہی اوپر ختم ہے۔ کیونکہ مین
قطب المدار الاولیا تحت قبائے لا یعرفہم سواہ ہون اس بات کو سُنکر مخدومی نے کہا
یا صدقت اور کہا سبحان اللہ کہ اللہ سبحانہ تعالی نے آپکو جمال و جلال ایسا عنایت فرمایا ہے
کہ مشاہدہ مین جسکی دیکھنے کی تاب نہین چنانچہ مخدومی بیخود ہوکر روئے نیاز سجدہ مین لائے
اور دنیا کے تمام امور سے دست بردار ہوکر حلقہ خلفاؤن مین داخل ہوئے اور آنحضرت ظاہر
مین اپنا رخ مبارک برقعہ سے جو مثل فانوس کے وجود شمع انور آنحضرت پر موجود تھا پوشیدہ
رکھتے تھے۔ تاکہ دیکھنے والونکو اُس نور کی چمک سے دیکھنے کی تاب نہ ہوتی تھی اور پروانہ
کے مثل آپ کی محبت مین نثار ہوکر فیض حاصل کرتے تھے کیونکہ حضرت سید بدیع الدین

قطب لاقطاب قطب المدار نے ستر مرتبہ شب قدر کو دیکھا تھا اسوجہ سے کوئی آپ کے چہرہ مبارک دیکھ نہین سکتا تھا۔ بلکہ جسکی نظر آپکے جمال بیمثال پر پڑی بے اختیار ہوکر سجدہ کرتا تھا اسوجہ سے آپ ہمیشہ اپنے روے مبارک پر برقعہ رکھتے تھے جو آپکی تازیست میلا نہ ہوا اور آپکے تازیست بدن لباس وغیرہ پر مکھی کبھی نہین بیٹھی۔

نسب نامہ۔ جناب محبوب بارگار ب العالمین۔ قطب العارفین۔ زبدۃ الواصلین حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہٗ

اب نسب نامہ سنو عالی وقار — نام ہے سید بدیع الدین مدار
بن علی حلبی ہے یہ عالی نسب — تھا بہاؤالدین دادا کا لقب
بن ظہیر الدین پردادا کا نام — ابن احمد سید عالی مقام
بن محمد سید عالی وقار — ابن اسمٰعیل شاہِ نامدار
بن جناب جعفر صادق امام — بن محمد باقر خیر الانام
بن شہ زین العبا عالی جناب — ابن شاہِ کربلا والا خطاب
بن علی مرتضیٰ عالی نژاد — یہ نسب نامہ ہوا رکھو اسکو یاد
اس طرح سے ہے حسینی یہ جناب — ہے حسن رضؓ کی آل سے یہ کامیاب
فاطمہ رضؓ ثانی ہے مادر آپ کی — بنت عبد اللہ تبریزی ولی
بو محمد اُن کے والد کا ہے نام — ابن عابد ابن صالح والسلام
بن ابو یوسف ابوالقاسم بدان — ابن عبد اللہ ثانی نیز خوان
بن حسن جنکا مثنیٰ ہے لقب — بن حسن ابن علی شاہِ عرب
اور حمید الدین ناگوری نے بھی — ہے نسب نامہ لکھا بیشک یہی
یہ نسب نامہ ہے ذاکر نے لکھا — اس نسب نامہ مین ہرگز شک نہ لا

عــہ مختصر نام [illegible]

سن پیدائش و وفات جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ۵۳۷ھ مین پیدا ہوے اور وفات ۶۳۳ھ مین ہوئی عمر آپ کی ۹۶ سال کی ہوئی

سن پیدائش و وفات جناب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

قطعہ تاریخ پیدائش و وفات

نیش کامل و عاشق قلد (۴۹۱ھ) — وفاتش دان تو معشوق الٰہی (۵۶۱ھ)

احوال پیدائش و وفات جناب عمدۃ الکاملین سلطان العارفین امام المتقین حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ العزیز

آنحضرت کے اجداد کی تفصیل و اظہار مین اسطرح پر ہے کہ آپکے جد امجد سید بہاؤ الدین مذکور الصدر کے چار پسر تھے۔ ایک کا اسم شریف سید احمد دوسرے کا سید محامد تیسرے کا سید محمود الدین حلبی چوتھے قاضی قدوت الدین سید علی حلبی مذکور الصدر۔
حضرت سید ابو محمد ارغون وحضرت سید ابو تراب فنصور۔ وحضرت سید ابو الحسن طیفور پسران سید عبد اللہ بیٹا سید یٰسین بیٹا سید ابراہیم بیٹا سید جعفر بیٹا سید محمود الدین حلبی مذکور الصدر بیٹا سید بہاؤ الدین مذکور الصدر۔ حضرت سید ابو محمد ارغون وحضرت سید ابو تراب فنصور وحضرت سید ابو الحسن طیفور رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر اس جگہ ترک کیا جاتا ہے آگے بیان کرونگا۔ قاضی قدوت الدین سید علی حلبی سے چار پسر پیدا ہوے ایک سید مقصود الدین انکی عمر شریف ستر برس کی ہوئی عرب شریف مین آپکی عبادت کا طریقہ اور ریاضت کا قاعدہ ایسا تھا جیسے کہ اولیاے جلیل القدر کا ہوتا ہے چونکہ آپ کمال کے تمام مراتب و مدارج کو طے فرما چکے تھے اسوجہ سے آپ شاہ بدر الدین کے لقب و خطاب سے مشہور و ممتاز ہوے۔ آپکا مدفن شریف حصار مین مدینہ منورہ کے متصل واقع ہے دوسرے پسر سید مطلوب الدین تھے جنکی عمر پچاس برس کی ہوئی ایک مدت تک ملک شام مین دعوت خوانی فرماتے رہے جن وانس کو تسخیر مین لائے۔ اور کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور اسم اعظم الحی والقیوم کے ذکر مین اپنی عمر کو تمام کیا اور ہمیشہ یہی ذکر زبان پر جاری رہا یا صبوح یا قدوس کے وظیفہ مین مشغول رہے اور تمام شب مین ہزار رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ بارھوین محرم کو آپکی وفات شریف ہوئی شام مین مسجد خلیل الرحمن کے پہلو مین مرقد شریف ہے تیسرے پسر سید نظام الدین ہین جنکی عمر شریف تینتیس ۳۳ سال کی ہوئی منجملہ اُسکے بارہ برس علم علوی کے حاصل کرنے مین اسم اعظم الحی القیوم اللہ اکبر کے ذکر کے ساتھ تمام کین ہر روز سفال پر پانی مین کوزہ کو پانی سے بھر کر دم کر کے نوش فرماتے غذا آپکی چار چھوارے کی تھی۔ آپکا مرقد شریف ولایت روم خاص شہر قسطنطنیہ مین ہے خواجہ بلتباش ولی کے خطاب سے آپ مشہور ہوے۔ چوتھے پسر حضرت سید بدیع الدین قطب المدار باوجود اسکے تین فرزند صفات مذکورہ اور اوصاف مسطورہ کے ساتھ موصوف تھے لیکن آخر عمر مین سید علی حلبی موصوف نے اپنی پیشانی پر ولایت کا نور لامع اور درخشان دیکھا آخرکار پروردگار عالم کے حکم سے ایک رات کو خواب مین نبی

صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عنایت
سرا پا ہدایت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ ای سید علی حلبی خاطر جمع رکھ اور فیوض رحمانی کا امیدوار
رہ کہ اللہ تعالی تجکو بیٹا نامدار موسوم بہ بدیع الدین ملقب بہ شاہ مدار عطا فرمائیگا فرقونکی
ہدایت کرنے مین بکثرت اس سے تصرفات وکرامات ظہور پذیر ہونگے اسکی بعد
آپ کی آنکھ کھل گئی اور اس خوشخبری سے خرّم وخندان ہوکر رحمت الٰہی کے منتظر ہوے
جبکہ چند روز گذر گئے یکم شوال المعظم کے مہینہ مین دوشنبہ کے روز صبح کے وقت سن مادہ
پیدائش صاحب عالم وماہ کونین ومہر وشاہ کونین ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو
مفاخر شہر حلب قصبہ چُنار مین حضرت سید بدیع الدین قطب المدار پیدا ہوے آپ
سادات حسنی وحسینی سے ہین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق آپکا
اسم شریف بدیع الدین قرار پایا آپکی پیدائش کے وقت اکثر عجائبات ظہور مین آئے۔
سچ ہے اللہ پاک اپنے کلام پاک مین اُن ہی کی شان مین فرماتا ہے الی انّ اولیاء اللہ لا
خوف علیہم ولہم یحزنون دیگر انعم اللہ من النبیین والعمل یقین و
الشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا چنانچہ آپ نے ہوتے ہی سجدہ
کیا اور وحدانیت ورسالت کی گواہی دی جس سے سامعین کو سُنکر کمال تعجب ہوا
اور ایک روشنی کا ہونا خانۂ علی حلبی مین آپکی ولادت کے وقت اور حسب روایات سید
ادریس حلبی قدس سرہ مشرف فرمانا روح پُر فتوح حضرت سرور کائنات مفخر موجودات کا
مع ائمہ اطہار واصحاب کبار رضوان اللہ عنہم خانہ سید علی حلبی کو اور ندائے غیب ھذا
ولی اللہ گوش زد ہونا حاضرین کا اور مبارکباد دینا حضرت خضر علیہ السلام کا آپ کی
والدہ ماجدہ کو اور دودھ نہ پینا آپکا بوجہ ہونے قریب خانہ زیوا خوار کے اور دودھ دینا
ایک نر کمسن سالہ کا کہ جو بچہ دینے سے معذور تھی الحاصل بعض عجائبات ایسے ظہور
مین آئے کہ جس سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ ولی ازلی ہین چونکہ آپکو خالق حقیقی نے سعید ازلی
پیدا کیا تھا اور درجۂ اختصاص دیا تھا۔ ایسے امورات کا وقوع اور کرامت کا شیوع محل
تعجب نہین۔ تخلیق عام وخاص مین یہی فرق ہے کہ حالات عادات مقربان بارگاہ احدیت
محبوبان درگاہ صمدیت کے یکسان نہین ہوتے منقول ہے کہ جب آپ پانچ برس کے
ہوے تو آپ کے والد ماجد آپکی تربیت وتعلیم کے واسطے اُستاد کی تلاش مین ہوے

یعفور شامی کی وفات کتاب نفحات الانس صفحہ ۳۲۰ وگلدستہ گلشن فقیری ووفیات الاخیار درمطبع
شاہ اودھ لکھنؤ صفحہ ۲۳ وفات ۱۰ یوم دوشنبہ مزار بوستان مین تحریر کرتے ہین

اور حضرت مولانا حذیفہ شامی کہ اُس زمانہ کے علامۂ روزگار تھے آپ کی تعلیم کیواسطے
تجویز کیے گیے۔ آپنے روز مکتب نشینی کے حرف الف کے پڑھنے مین اُسکے معنے خود
اظہار فرمائے آپکے مکتب مین آنے کے وقت آواز طرقوا ھذا ولی اللہ کی آتی تھی۔ اسی
طرح آپکی اکثر کراماتین ظہور مین آئین مولانا حذیفہ شامی فرماتے ہین کہ مین نے اکثر عالم رویا مین
دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ لڑکا کامل ولی ہوگا۔ المختصر تھوڑے زمانے مین آپ فارغ التحصیل
ہوگئے جبکہ عمر شریف آپکی چودہ برس کی ہوئی آپنے جملہ علوم مین تجربہ حاصل کرلیا اور
مرتبۂ کمال پہونچے اور اُس زمانہ کے مشاہیر مین داخل ہوکر شہرہ آفاق ہوے اور بعض
نوادر علوم مثل ہیمیا وسیمیا وریمیا وغیرہ آپکی طرح دوسرا کم جانتا تھا۔ چنانچہ آپ جسوقت
علوم ظاہری سے فراغ حاصل کرچکے اور تجرد آپکا مرتبۂ کمال کو پہونچا چونکہ آپکے دل مین
ابتدائے سن شعور سے درد طلب مولا جل وعلا جاگزین اور ذوق معرفت خاطر نشین تھا
آپ نے زیارت حرمین شریفین کا ارادہ فرمایا اور اپنے اُستاد و والدین سے اجازت
حاصل کرکے روانہ ہوے اثنائے راہ مین آپکو ایک غار تیرہ و تار نظر آیا اُسمین معبود حقیقی
کی عبادت کیواسطے آپ نے قیام فرمایا اور چند مدت اُس غار مین مشغول بہ یاد الٰہی رہنے
اور عبادت کا لطف خداوند جل علا کی یادگار کا مزہ اُٹھایا ناگاہ آپکے کانو مین غیب سے
آواز آئی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمھارے جد امجد ہین تمھارا
انتظار فرما رہے ہین تم اُنکے مزار پر جاؤ آپ نے آنکھ کھولکر جو دیکھا تو وہانپر ایک شہر معمور ہوگیا
آپ بیت اللہ شریف کو روانہ ہوے وہان پہونچکر طواف فرمایا اور وہان سے مدینہ منورہ
کا قصد فرمایا جب قبۂ انور پر پہونچے آواز آئی السلام علیک یا نبی اھلاً وسہلاً
مرحبا آپ نے مرقد مبارک کو بوسہ دیا اور مزار فیض الانوار سے آنکھین ملین اور سات
مرتبہ طواف کرکے درود خوانی مین مشغول ہوے اُسی شب کو لولاک لما خلقت
الافلاک عالم روحانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حضرت علی کرم اللہ وجہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد فرمایا کہ یہ جوان تمھاری نسل سے سعید ازلی ہے اللہ تعالیٰ
نے روز میثاق سے اسکو مقام صمدیت محبوبیت عطا فرماکر مدار العالمین کیا ہے
فضلنا بعضکم علی بعض انکو عرفان کی تعلیم کرو اور اسرار الٰہی سے اس کے
سینہ کو بھر دو چنانچہ بموجب ارشاد حضور رحمۃ للعالمین سید المرسلین صلوات اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ اجمعین کے جناب علی مرتضیٰ شیر خدا نے آپکو اسرار باطنی سے مالا مال فرمایا
بعض مورخین نے لکھا ہے کہ امام آخر الزمان سے آشنا فرماکر دقائق و غوامض کتب

آسمانی و اسرار باطنی کے علوم اولین و آخرین تعلیم کر دیئے چنانچہ صاحب الزمان نے علوم اولین و آخرین جو جامعہ اہلبیت کا خاصہ ہے حسب الارشاد جناب حضرت علی علیہ السلام تعلیم فرمائے اور کامل و مکمل بنا کر خدمت میں حضور علی علیہ السلام کے لا کر عرض کیا کہ اب یہ خلعت خاص کے لائق ہیں جناب علی علیہ السلام نے حضور سید المرسلین سردار اولین و آخرین کے حضور میں پیش کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم نے بکمال مرحمت و افضال کیفیت روحانی و اسرار باطنی سے مالامال فرمایا اسی وجہ سے آپکے مشرب کو اویسیہ کہتے ہیں۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام سے بھی بہرہ اندوز ہوئے ہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم اور آپنے باین رفعت مقام بلندی قدر نسبت ظاہر میں بھی حضرت طیفور شامی کے مرید تھے جو کہ آپکے چاربیر چودہ خانوادہ میں دویم خانوادہ طیفوریہ طبقاتیہ مداریہ جاری ہے اور بیشمار اہل اللہ کو اس سلسلہ سے فیض حاصل ہو رہا ہے اور سلسلہ مداریہ در فصول مسعودیہ و اصول المقصود و نسب نامہ کلاں و جواہر غیبی میں پانچ طریقہ پر لکھا ہے مداریہ و طیفوریہ جعفریہ و مداریہ بصریہ و مداریہ صدیقیہ و مداریہ اویسیہ و مداریہ مہدویہ۔ المختصر حضرت سید ابرار رسول مختار صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے واسطے ادائے حج بیت اللہ کے حکم دیا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ بعد حصول شرف طواف بیت اللہ شریف کے ملک ہندوستان کفرستان کو جاؤ اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کو راہ راست پر لاؤ حق تعالیٰ تمہارے فیض و ہدایت کی برکت سے دین اسلام کو روشن کریگا کیونکہ حق تعالیٰ نے تمکو مدار العالمین کیا ہے عزل و نصب رجال اللہ کا تمکو اختیار دیا ہے۔ اقطاب و اغواث ابدال و اوتاد و نقباء و نجباء وغیرہ کو تمہارے تابع کیا ہے جو جو نعمتیں تمنے پائیں اور اولیاء اللہ کو کب ہاتھ آئیں پس آپ تعمیل ارشاد رسول کریم علیہ و آلہ التحیہ والتسلیم قاب قوسین او ادنیٰ کے حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوکر اور ہدایت و ارشاد تلقین و تعلیم فرماتے ہوئے اور خلق خدا کو راہ حق بتاتے ہوئے جہاز پر سوار ہوئے اہل جہاز کو ایک روز آپ پند و نصائح سے ہدایت فرما رہے تھے کچھ فضائل نبی آخر الزمان سلطان انس و جان کی زبان درخشان سے ارشاد ہوئے اُس گروہ کو بد عقیدگی نے ایسا پراگندہ کیا کہ اپنی طبعتوں کو ان گستاخوں کو دوسری طرف پھیر دیا اور باہم گفتگو شروع کر دی بمشیت ایزدی جہاز دو پارہ ہو گیا۔ ایک تختہ پر چودہ آدمی رہ گئے اور باقی اہل جہاز رہگرائے معمورہ نیستی ہوئے ایک آپ اور تیرہ آدمی راکب اُس تختہ کے صدمہ تلاطم امواج دریا سے محفوظ رہے آپ ان لوگوں کو سمجھاتے کہ غور کرو یہ وقوعہ نمونہ طوفان نوح ہو گیا اور تم لوگونکو اس ناخدائے حقیقی نے کیسا بچا دیا اب بھی اپنے کفر و شرک سے پاک ہو جاؤ اُسکی وحدانیت پر ایمان لاؤ تو کیا عجب ہے جو اپنی رحمت و عنایت سے ساحل نجات پر پہونچا دے اور اس ورطہ ہلاکت سے کنارہ حیات سے لگا دے مگر ان ناسزایان کی شامت نے انکا کہنا پذیرا نہ کیا۔ کیا خوب کسی کا شعر ہے

نصیبی نیست از اہل کرم برگشتہ بختان را　　کہ ہرگز بر نسازد کاسۂ گرداب را دریا

علیٰ ہذا جب ہمارے رسول کی نصیحت نے ابوجہل مین اور نوح کی وصیت نے کنعان مین اثر نہ کیا
تو کیونکر ہمین اثر ہوتا۔ چو استعداد نبود کار از اعجاز نگشاید ٭ مسیحا کی تواند کرد روشن چشم سوزان را
آپ تو امر حق کے پہونچانیوالے راہ بر حق کے تبلانیوالے ہین اور شقی ازل سعید نہین ہوتا۔ قال
عز و جل ختم اللہ علیٰ قلوبھم و علیٰ سمعھم و علیٰ ابصارھم غشاوۃ آخر وہ شدت بھوک
پیاس سے ایک ایک تیرہ روز مین راہی عدم ہوے پر ایمان نہ لائے فقط آپ تن تنہا رہ گئے
ناخدا حقیقی نے اُس تختہ کو ساحل نجات پر پہونچادیا اُس تختہ سے اُتر کر ایک جنگل مین آپکا گذر ہوا
اور رد وابدال صحرائی سے آپکی ملاقات ہوئی ان دونون نے آپکو ایک کوہ پر پہونچادیا وہان آپ کو
ایک باغ بغیرت روضۂ رضوان نظر آیا جب آپ اُس باغ کے قریب پہونچے دیکھا کہ باغ کے دروازہ پر
ایک پیر مرد خوشکل نورانی تشریف رکھتے ہین آپکا نام لیکر سلام کیا سبقت کی اور فرمایا کہ (ہمارے
صاحب تمہارا انتظار فرماتے ہین) آپنے فرمایا کہ آپ میرے نام سے کیا واقف ہین۔ انھون نے تبسم فرمایا
اور کہا کہ تم وہ شخص ہو کہ تمہاری نام سے تمام عالم علوی و سفلی واقف ہی اور باغ کے اندر داخل ہونیکو
اشارہ فرمایا جب آپ اُس باغ کے اندر داخل ہوے دیکھا کہ ایک مکان جنت نشان نہایت
عظیم الشان ہی جسکے سات دروازی ہین ہر ایک دروازی پر ایک مرد بزرگ اسیطرح استادہ ہے
اور ہر ایک اسی طور سے آپکو سلام عرض کرتا ہی الغرض جب آپ ساتون دروازی طی فرماکر داخل مکان ہوے
دیکھا کہ ایک تخت رفیع الشان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ فرما ہین آپکو بکمال شفقت
آغوش عاطفت مین بٹھایا تھوری دیر مین ایک شخص ایک ہاتھ مین طعام دوسرے ہاتھ مین
لباس لیے ہوے حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست حق پرست سے نو لقمہ
شیربرنج کے کھلائے جسکے سبب سے تمام حال از عرش تا ثریٰ مکشوف ہو گیا اور ارشاد فرمایا کہ اب تمکو
تا زیست احتیاط اکل و شرب کی نہ ہوگی اور دستار و پیرہن اور ازار و نقاب مرحمت ہوا اور حکم ہوا
کہ یہ کبھی کہنہ و رنگین نہ ہوگا اور اسکو کبھی حاجت شست و شو کی نہ ہوگی اور ارشاد فرمایا کہ قنوج کے
متصل ایک دشت جانب جنوب واقع ہی وہان پر ایک تالاب ہی جس سے آواز یا عزیز کی آتی ہے اور
وہ تالاب تمام کدورات سے پاک و صاف ہے وہ تمہارے واسطے خاص ہی مشیت ایزدی سے
وہ زمین مرجع خلائق ہوگی تمہارا مضجع و مدفن وہان ہوگا اور قیامت تک تیرے سلسلۂ عالیہ طبقاتیہ
ماریہ سے جہان فیضیاب ہوتا رہیگا اور سلسلہ ہدایت و تلقین کا تیرے خلفاے راشدین سے
تا قیامت جاری رہیگا اور خطاب قطب المدار سے زمانہ مین مشہور و معروف ہوگے بعد اس واقعہ کے
نہ وہ باغ نظر آیا نہ وہ سامان نظر آیا آخر آپ وہان سے دوگانہ ادا فرماکر آگے کو بڑھے اور ایک کوہ پر

پونہچکر دعاے شیخ کا ورد کیا وہان غیب سے ایک تخت بالاے ہوا نمودار ہوا اُسپر سوار ہوکر نواحی گجرات وغیرہ مین افاضہ فرماتی ہوے حرمین شریفین تشریف لے گئے اور وہان سے کاظمین شریف ہوکر صاحب الکواکب الدراریہ فی تنویر مناقب المداریہ مطبع بمبئی گلزار حسینی مین لکھتے ہین کہ جب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار بلدہ سورۃ پہونچے تو راستہ مین ایک جگہ چند نابینا بیٹھے ہوی تھے حضرت نے اپنے وضو کا پانی کسی ارادت مندان رفیق سیاحت کے ہاتھ بھیجکر ان سبکی آنکھون مین ملوادیا خداے تعالیٰ نے ببرکت اُس پانی کے ان سب کو بینا کردیا اسیطرح آپ دیگر اہل حوائج کی مشکلونکو حل فرماتی ہوی بیت اللہ شریف کو روانہ ہوے اثناے راہ مین ایک میدان مین آپکا گذر ہوا وہان پر ایک کھوپڑی آدمی کی اپکی نظر پڑی آپ نے اُس سے فرمایا۔ من انت یا جمجمۃ فصی علینا من قصصک المبھمۃ حق تعالیٰ نے اس کھوپڑی کو گویا فرمایا۔ اُسنے عرض کیا کہ یا ایھا الولی الصدیق مین ایک آدمی مزدوری پیشہ تھا محنت اور مزدوری سے اپنا گذر کرتا تھا اسی حالت مین ۔ مین مرگیا جب سے بارہ برس ہوی ہین طرح طرح کے عذابونمین مبتلا ہون آپ نے جناب باری مین اُسکے زندہ ہوجانیکی دعا فرمائی خداے تعالیٰ نے بہ برکت آپکی دعا سے اُسکو جسم عطا فرمایا اور فوراً کلمۂ اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلعم پڑھکر اُٹھ بیٹھا اور آپکی دست حق پرست پر بیعت کرکے داخل سلسلۂ طبقاتیہ مداریہ ہوا۔ الحق

خاصان خدا خدا نہ باشد ۔۔۔ لیکن ز خدا جدا نہ باشد

اولیا را ہست قدرت از الہ ۔۔۔ تیر جستہ باز گردانند ز راہ

کرامات مدار مین لکھا ہی کہ جب طنطنۂ کمالات اور غلغلۂ کرامات آپکا ساکنان بہشتی کے گوش گذار ہوا تو گردنین اطاعت کو تعظیماً اور تکریماً جھکنے لگین اور جبین نیاز آستانہ اقدس پر مشرف ہوکر جھکنے لگین اکثر لوگ قوم اجنہ سے بھی حضور مین حاضر ہوکر افتخار کونین و امتیاز دارین حاصل کرنے لگے ایک مرتبہ عماد الملک بادشاہ قوم اجنہ سیر کرتا ہوا کسی مقام کو جا رہا تھا اثناے راہ مین دیکھا کہ ایک تخت ہوا مین معلق دور سے نمودار ہوا عماد الملک نے اپنے ہم جلیسون سے کہا کہ جاے تعجب ہے کہ تخت ہوا مین معلق ہے اور تخت کے اُٹھانے والے نظر نہین آتے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ولی اللہ اس تخت پر سوار ہین چلو آگے بڑھکر اس تخت کو دیکھین اور ان بزرگ کی زیارت سے سعادت دارین حاصل کرین عماد الملک یہ تذکرہ ہی کر رہا تھا کہ تخت آپکا قریب آگیا دیکھا کہ اس تخت پر ایک بزرگ فرشتہ خصلت سوار ہین عماد الملک نے عرض کیا۔ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا آپ نے جواب یا ہلا تحبوا الدنیا فتکونو من الخاسرین ۔ عماد الملک یہ سنکر کانپ اُٹھا اور خوف الٰہی سے تھرا گیا عرض کیا کہ آپ بیشک ولی اللہ ہین جوارشاد فرمایا درست ہے الا النفس کی خباثت سے

مجبور ہوں خواہش نفسانی گھیرے ہوئے ہے آپنے جواب دیا واللہ غالب علی کل غالب عمادالملک نے عرض کیا افسوس کہ اب تک مین خواب غفلت مین مبتلا رہا اسوقت آپ نے پھر ارشاد فرمایا ولا تقنطوا من رحمۃ اللہ ما نہ ارحم الراحمین عمادالملک نے عرض کیا کہ حکومت تخت و تاج لیے ہوئے ہے اور گرداب طمع گھیرے ہوئے ہے پھر آپنے فرمایا خیر الغنی غنی النفس خیر الزاد التقوےٰ عمادالملک نے اسوقت اپنے جمیع تعلقات کو ترک کردیا اور اپنے بیٹے کو وارث تاج و تخت کرکے رخصت کیا اور خود بنفس نفیس حضرت کی خدمت اقدس مین حاضر اور موجود رہا اور داخل سلسلہ ہوکر سعادت اندوز دارین ہوا۔ اور ہر وقت آستانہ مبارک پر رہنا اختیار کیا اور در دولت کو اپنا استقرار ٹھہرایا اور ہمیشہ در حجرہ سے آشنا رہا ایکبار شیخ شہاب الدین نے آپسے دربارہ بیعت کے عرض کیا آپنے فرمایا کہ جو کوئی شرف ارادت سے حضور مین مشرف ہوا اسکو سات پشت تک ہمنے قبول کیا اور جو کوئی ہمارے بعد بامید ارادت ہمارے صادقین کا ہاتھ پکڑیگا اسکو بھی سات پشت تک ہمنے قبول کیا۔ صاحب ثمرات القدس لکھتے ہین کہ حضرت حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار بیت اللہ شریف سے بغداد تشریف لے گئے تو سید جمال الدین و سید احمد و میر شمس الدین و رکن الدین کو اپنے ہمراہ لیکر شہر حلب مین تشریف لائے سید جمال الدین وغیرہ کا حال کتاب طریق الشریعت۔ فی تذکرالحقیقت مین درج ہے منگا کر دیکھو جب آپ شہر حلب قصبہ جنار مین تشریف لائے تو سید ابو محمد خواجہ ارغون و سید ابوالحسن خواجہ منصور و سید ابوتراب خواجہ طیفور صاحبزادگان سید عبداللہ مذکور کو طلب فرماکر اپنی فرزندی معنوی مین سرفراز فرمایا اور اپنے ہمراہ لیکر مدینہ منورہ کربلا شریف و بمبئی ہوتے ہوئے اجمیر مین آگئے کوکلہ پہاڑی پر قیام فرمایا اور شہدائے تاراگڈھ کی لاشون کو جو فی سبیل اللہ غزا کرکے شہید ہوئے تھے دفن فرمایا پھر وہان کے لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ ایک مسلمان سنگھ تو آکر اجمیر و تاراگڈھ کو برباد کر دیا اور بعد مرنے کے ان لوگون نے زندون کو آرام سے سونے نہ دیا وہ خلل تو آپکی بدولت موقوف ہوا۔ اب دیکھیے پردہ غیب سے کیا ظہور مین آئے آپنے فرمایا کہ تم لوگ انکی فرمانبرداری کرو کیونکہ خواجہ معین الدین چشتی کو اسوقت تک کوئی نہین جانتا تھا بس جس جگہ شہنشاہ اقلیم ولایت سلطان کشور سیادت کوکلا پہاڑی پر فروکش ہوا تھا جسکی اونچائی تین ہزار فٹ بلند ہے اس سرزمین کو قدوم میمنت لزوم سے نور آگین کیا یعنی ایک چھپر کا دخمت گنبد پختہ پانی کا حوض مقبرہ یعنے چلہ جمال الدین اور ایک مسجد موجود ہے اور اب تک ایک نہ ایک نہنگ دریائے جبروت و بیداری ہاحوت خاندان عالیہ طبقاتیہ مداریہ سے کوس افتخار الفقر فخری صبح شام بجاتا ہے اور چراغ دودمان والاشان اور مصباح خاندان عالیشان ہو ریاضت سے

ہر روز روشن کرتا ہے گروہا گروہ بقافلہ سالاری مردان الی اللہ اور خاصان خدا باتباع جماعتہا کے
جماع اللہ جوق جوق ہر سمت سے تقریب عرس تاریخ ۱۸ ماہ جمادی الاول کو کرتے ہین اور اپنا
مال و اسباب فی سبیل اللہ صرف کرتے ہیں وہ چلہ شاہ مدار کا اجمیر مین جانب شرقی پہاڑ پر ہے
اور وہان پر مدار اسٹیشن بھی ہے شعر

ہر زمینے کہ نشانِ کف پائے تو بود — سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود

پھر بحکم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ہدایت و تلقین ملک ہندوستان کو آپ معمور
ہوئے جب آپ سیر ہندوستان سنبھل اشکارپور لکھنؤ فیض آباد جونپور کنتور کالپی وغیرہ وغیرہ
فرما چکے تو آپکو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا خیال آیا اور آپ اُس جگہ کے
متلاشی ہوئے جب آپ نواحی قنوج مین تشریف لائے تو جمیع خلیفہ و مرید آپکے ہمراہ تھے
تو مخدوم صاحب سے کچھ رمز و کنایہ کی باتین ہوئین جسکی تفصیل خاکسار نے کتاب طریق الشریعت
فی تذکرۃ الحقیقت مین لکھ چکا ہی تو منادی غیب نے ندا کی کہ اب وہ جگہ قریب ہے جسکی خبر حضور
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکو دی ہی المختصر آپ جنگل مکن پور مین تشریف لائے اور
اُس تالاب کو دیکھا کہ جس سے آواز یا عزیز آتی ہی تو آپ نے فرمایا وہ یہی مقام ہے کہ جس کی خبر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی آپ نے قیام فرمایا حضرت حق سے وہ تالاب خشک
ہو گیا اور آواز یا عزیز بند ہو گئی حکمت الٰہی اُس تالاب کے خشک ہونے مین یہ تھی کہ وہ زمین
بوجہ پانی کی نجاست سے پاک رہے اور دفعتاً خشک ہونا آواز کا بند ہونا اسکا محض بحکمت بالغہ تھا
اور مردان رضا و تسلیم کو اُسکے خشک کرنے مین تکلیف نہ ہو شعر

نیست ہر چیزے بعالم بے سبب — جملہ موقوف است بر الطاف رب
اولیا را لطف حق با دے بود — زان سبب در جان شان شادی بود

الغرض رفقائے ہمرکاب فیض انتساب نے حسب دستور کہ جہان حضرت واسطے عبادت
کے قیام فرماتے ایک حجرہ تیار کر دیتے یہان بھی ایک حجرہ تیار کیا جواب جائے تربت آن جناب ہے
اور مرجع خلائق ہر شہر و دیار الطفیل حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہے۔ القصہ اُسوقت
سے مکن پور شریف قبلۂ حاجات اہل عرفان ہے لاکھون اہل حاجات اپنی اپنی حاجتین حضور
سے پاتے ہین اور ہزارون اہل دل مکن پور شریف کو اپنا کعبۂ دل و قبلۂ ایمان سمجھتے ہین شعر

اولیا را ہر کجا مسکن بود — گر ہمہ دشت است گلشن مے شود

لہٰذا ہم حضرت کے روضۂ منورہ کا نقشہ بھی کتاب مین درج کرتے ہین تاکہ شائقینو کو زیارت کرکے
ثواب دارین حاصل ہو

دربیان حضرت سید بدیع الدین اویسیہ مشرب بودن

سچ یہ ہے ہر اک مورخ نے لکھا — یعنی وہ سلطان جملہ اولیا
ویسیہ ہے اسمین کچھ بھی شک نہین — بے وساطت از امام المرسلین
روح پیغمبر سے ہے یہ فیضیاب — اس طرح پایا مدارت کا خطاب
سات کس ہین ویسیہ اے ارجمند — نام انکے یاد رکھ بس حق پسند
ویس قرنی ویس ہین اول ہوے — ہین ولی اللہ ہین اکمل ہوے
دوسرے ہین ویس وہ مقبول رب — جنکا نجم الدین کبریٰ ہے لقب
تیسرے ذوالنون رابع رابدان — ہین وہ کشمیری سلیمان بیگمان
پانچوین حضرت نظام الدین ہین — ششمے حافظ جو شمس الدین ہین
ساتوین سید بدیع الدین مدار — کرے تو یون نام ساتونکے شمار
در لطائف اشرفی آوردہ است — میر اشرف این روایت کردہ است
ویسیہ ہین سب یہ ختم الاولیا — زیب بخش صدر بزم اصفیا

ذکر وفات حمیدۃ الاطہار عاشق پروردگار رسول مختار حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ

ای عاشقان حضرت قطب المدار وای شیفتگان آل رسول مختار اب وہ وقت آپہونچا کہ اپنے گریبان کی دھجیان اڑاؤ اور سینہ کو چاک کرو خون دل آنکھون سے بہاؤ کہ اب داستان وفات عاشق پروردگار خلاصہ آل شفیع روز شمار شروع ہوتا ہے اور قصہ انتقال جگر گوشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یادگار حسنین نور نگاہ علی و بتول رضی اللہ عنہم کا مذکور ہوتا ہے ہر چند کہ یہ وہ سانحہ جانگداز کہ جسکی کتابت سے سینہ قلم کا شق ہوتا ہے اور یہ وہ واقعہ ہوش ربا ہے کہ جسکے ذکر سے خامہ کا دل آتش غم سے جلتا ہے مگر چونکہ الا ان اولیاء اللہ لا یموتون یعنی اللہ کے ولی مرتے نہین بلکہ دنیا سے پردہ کر لیتے ہین اور زندگی ہی مین موتوا قبل ان تموتوا کے مصداق ہو جاتے ہین اور کل نفس ذائقۃ الموت کا مزہ چکھ لیتے ہین وفات آپ کی تاریخ سترہ جمادی الاول سن ہجری (ساکن بہشت) ہے جیسا کہ ہم اپنی کتاب (طریق الشریعۃ فی مذکرا الحقیقت) مین لکھ چکے ہین اس روز آپ نے جمیع مریدان صادق الایمان کو بلا

ده علیحده خلوت مین بلاکر نعمت خاص داعطا خرقۂ خلافت واجازت بیعت سے
یت وممتاز سرفراز فرماکر جگہ جگہ واسطے ہدایت تلقین خلق اللہ کے مامور فرمایا جن کی
صیل ہر ایک بزرگ کے ذکر مین مقام مزارات لکھے ہین کتاب مین ملاحظہ فرمائیے اور حضرت
د ابو محمد خواجہ ارغون کے سر مبارک پر اپنی دستار باندھی اور جو تبرک محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و
سے آپکو ملے تھے وہ سب عنایت کرکے اپنا جانشین فرمایا اور جمیع مریدان صادق الایمان
رمایا کہ حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون کو نذر دو حسب الحکم آپکے جمیع مریدان نے حضرت سید
ید خواجہ ارغونؒ کو نذر دی اور آپنے وصیت کی مریدونکو کہ بعد میرے حضرت سید ابو محمد
خواجہ ارغونؒ کو بجاے میری تصور کرنا اور مین تم لوگون سے لمحہ جدا نہونگا الغرض سعادتمندان
ت سے ارشاد فرمایا کہ چند سبوچے نو یعنی کوزے دریاے الیسن سے بھر کر حجرے مین
ھدو آج وصال محبوب مطلوب حقیقی درپیش ہی کسی نے آپ سے بابت غسل تجہیز و تکفین
عرض کیا آپ نے فرمایا کہ یہ کام حسام الدین کے ہاتھونسے انجام ہوگا یہ سنکر سب کو
رت تھی کہ حسام الدین کا جونپور سے آنا مقدور سے دور ہی آخر الامر حضرت نے دروازہ
ہ متبرکہ کا خود بند کر لیا اور مشغول بحق ہوے بعد چند ساعت کے اندر حجرہ سے آواز آئی
شاہ مردانہ بحق پیوست انا للہ وانا الیہ راجعون حسب الارشاد اسی وقت حسام الدین
بر آستانہ ہوی اور خدمت غسل وغیرہ بجا لائے اور بعض روایات مین ہی کہ یہ کام مردان
یب کے ہاتھونسے ہوا حاضرین بیرون حجرہ نے لاش کو مغسول بکفن پایا نماز جنازہ جناب
ال خدا صلے اللہ علیہ وسلم و ائمہ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پڑھی اور جملہ رسوم
صال محبوب ایزد متعال مردان غیب و نیز آپکے مریدان صادق الایمان وغیرہ کے
ہونسے ہوا حجرہ مین دفن فرمایا جواب جاے تربت آنجناب ہی

ذکر جناب حضرت سید ابو محمد ارغونؒ و حضرت سید ابو تراب فنصور و حضرت سید ابو الحسن طیفور رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کے چہاردہ صلبی و
ل ودود خلیفہ تھے حضرت سید بدیع الدین کے چچا حضرت سید محمود الدین جلبی تھے
مود الدین جلبی کی اولاد مین یہ تینون صاحبزادگان مذکورین ہین ان تینونکا نسب نامہ شروع
ب مین درج کردیا ہی دیکھ لو ان تینون صاحبزادگان کو حضرت شہ سید بدیع الدین قطب الاقطاب
ب المدار آخر زمانہ مین شہر حلب قصبہ جنار سے اپنے ہمراہ لائے اور صاحب سجادہ نشین کیا

اوران ہی تینون صاحب زادگان کی اولاد امجاد آجتک مکن پور شریف مین پیرزادگان مشہور
خادمان صاحب سجادہ ہین اور خلیفہ و مرید جناب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار
قدس سرہ کے حضرت مولانا سید قاضی مطہر وغیرہ ہین حضرت قاضی مطہر سے گروہ
عاشقان جاری ہوا اور حضرت سید قاضی محمود سے گروہ طالبان جاری ہوا۔ اور
حضرت سید جمال الدین عرف جان من جنتی سے گروہ دیوان گان جاری ہوا اور حضرت
سید جمل بہرائچی سے گروہ اچھلی جاری ہوا اور حضرت سید مولانا حسام الدین سلامتی
سے گروہ حسامیہ جاری ہوا۔ ان ہی گروہون سے افضل السلسلہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ
تاقیامت جاری رہیگا اور ہزار ہا اہل اللہ اس سلسلہ سے فیضیاب ہو رہے ہین حسب
تفصیل کتاب ہین ملاحظہ کر لیجیے

ذکر و ذات سلطان العارفین حجۃ التارکین صاحب سجادہ حضرت ابو محمد خواجہ ارغون رحمتہ اللہ علیہ

قطعہ تاریخ وفات

قبلۂ دین خواجۂ ارغونؒ — حجۃ العارفین و اسوۂ دین
جانشین جناب قطب مدارؒ — آفتاب سپہر صدق و یقین
حامیٔ دین و ماحیٔ بدعت — متکیٔ اریکۂ تلقین
چون ششم جمادی الثانی — عزم فرمود سوے خلد برین
سال نقلش شد از سر الہام — شد بہ دار النعیم قدوۂ دین

قصیدہ در منقبت جناب حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ العزیز

اے مدار دو جہان عاشق ذات غفار — انتہا کچھ تیرے رتبہ کا نہین ہی زنہار
تجھکو ہے عشق خدا تجھسے خدا کا ہی پیار — تیری فیضان سے شرمندہ ہی ابر نیسان
خلق کو فیض تری در سے ہی بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار
وہ تری ذات ہوئی مظہر فیضان آلہ — اولیا مین نہ ہوا کوئی تمہارے ہمپا

جسکے ہے فرش سے تا عرش برابر افواہ — تم کو حاصل وہ ہوا قرب الٰہی واللہ
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

حضرتِ حق کو ہے معلوم ترا عز و وقار — یا کہ واقف ہے تری قدر رسولِ ابرار
اولیا تحت قبائی ہے کلامِ غفار — ہے وہ کافر جسے اس بات مین کچھ ہے انکار
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

شہ کے مرقد پہ وہ ہے نور خدا کا جلوہ — دیکھکر حور و ملک کرتے ہین جسکو سجدہ
عرش اُس گنبد اطہر کو کہون مین تو بجا — جسپہ قربان ہو یہ گنبد گردونِ صدا
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

اور جو اُس گنبد پُر نور مین ہے سائبان — ہے طلائی لکھا سب اُسپہ درود و قرآن
شامیانہ مین جو سہرے ہین طلائی ذیشان — گیسوے حور کو ہے اُنسے ندامت ہر آن
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

وہم کہتا ہے مشبک جو ہین ہر جالی کے — عینک نور خدا اپنی ہین اُنکے حلقے
روزنِ خلد بھی شرمندہ ہی انکے آگے — شک نہین اسمین ہین ایسے فصاحت سے بنے
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

ہین گلس پانچ جو اُس گنبد والا پہ نمود — اُنکو سب جن و ملک دیکھ کے پڑھتی ہین درود
جلوۂ نور جو ہو جاتا ہے اُن مین افزود — دیکھتے ہی اُنھین ہوتے ہین ملائک مسجود
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

صندلی ہین جو در گنبد والا کے کواڑ — خلق مین شمس و قمر کی طرح ہین وہ اظہار
باب فردوس سے بڑھکر کے ہی اُنکا وقار — یعنے اس روضہ مین ہی عاشق مولا کا مزار
خلق کو فیض ترے در سے ہے بے حد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

سوتا اُس روضہ عالی میں ہے وہ عالیجناب　　جسکو خالق نے کیا خلق میں ہے قطب الاقطاب
اور مدارت کا دیا اُسکو ہمیں نے خطاب　　حج اکبر ہے مجھے اُسکی زیارت کا ثواب

خلق کو فیض ترے در سے ہے بے حد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

تخت ہر شام و سحر جسکا ہوا پر تھا رواں　　اولیا میں یہ ہوا ایسا سلیمان زماں
تھا رخ پاک سے وہ جلوۂ اللہ عیاں　　صاحب طور نے جو طور پہ دیکھا تھا وہاں

خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

محترم جو کہ حرم کعبہ ہے حضرت کا حرم　　کچھ میں اس روضہ کو کعبہ سے سمجھتا نہیں کم
جو طواف اُس کا کرے معتقد شہ یہیم　　اس زیارت کا ثواب اُسکو نہو حج سے کم

خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

ہے در دولت پہ شاہ وہ حرم کا اطہر　　آسمان سے وہ بلندی میں کہیں ہے برتر
اور جو زنجیر لٹکتی ہے درِ دولت پر　　باندھتے عقد مراد اُس میں خلائق اکثر

خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

سامنے اُسکے ہوا کرتا ہے روشن جو چراغ　　رشک سے اُسکے لگا ماہ کے دل میں ہے داغ
دل میں یوں وصف بدر رو میں لگایا ہے سراغ　　پاتے اُس پانی سے ہیں مغموم فراغ

خلق کو فیض ترے در سے ہے بے حد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

اور جو درگاہ میں ہیں زیب دہ اکرکے شجر　　حاجتیں پاتے ہیں اُس نخل سے مطلب کا ثمر
نخل طوبیٰ سے بھی سایہ ہے اُس کا برتر　　آدمی کرسکے کب اُسکی بلندی پہ نظر

خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

توشہ خانہ میں مجازی جو بنا ہے دالان　　قمقمے صف میں وہ ہیں اُسکی ستارو نسر عیاں
اور جو دروازے کئی ایک حرم کے ہیں کلاں　　دس وہ مشہور ہیں کیا اُنکا کروں وصف بیاں

خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار

اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

مٹی دمال کی ہے درد مرلصیان کی دوا — وصف مین اسکے لکھون خاک شفا ہی تو بجا
بجتی نوبت در دولت یہ ہے جو صبح و مسا — رعد سے کم نہین نقار ذکی ہوتی ہے صدا
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فد فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

تین دیگین ہین جو وہ انکا کرون کیا مذکور — حاجتی دیگین پکاتے ہین جو لاتے ہین نظور
پخت کرواکے پس از فاتحہ یون ہی مشہور — دیگ جلتی مین ملنگ کو دتی دیکھے ہین ضرور
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

جامع مسجد ہوئی درگاہ مین جو یون تعمیر — کم نہین مسجد نبوی سے ہے اسکی توقیر
نام ہے بانی مسجد کا شہ عالمگیر — اور جنوب اسکے لکھنا دیو بھی ہے تسخیر
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

اور صفت حضرت الیسن کا کرون کیا تحریر — جسمین ہے حکم الٰہی سے روان چشمۂ شیر
اس کرامات سے آگاہ ہین صغیر اور کبیر — چشمہ فیض ہے مین کیا کرون اسکی تقریر
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

گھر مین اللہ کے پیدا ہوا ایسا ممتاز — جسکو خالق نے دیا خلق نبی کا اعجاز
مردہ زندہ کیا مانند مسیحا دمساز — عشق اور حسن کا تحریر ہوا پہلے راز
خلق کو فیض ترے در سے ہے بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

ایسی دنیا مین نہین اور ولی کی درگاہ — عرش سے فرش تلک جن و بشر ہین آگاہ
تیرے دروازے کا ذاکر کبھی گدا ہی پادشاہ — اسکو آزاد غم و دام سے کردو شہ
خلق کو فیض ترے در سے ہی بیحد و شمار
اپنے فدوی کی خبر جلد لو یا قطب مدار

خمسہ قصیدہ در منقبت جناب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار من تصانیف جناب مولانا حسین بخش صاحب المتخلص نعیم فرونذآبادی ضلع آگرہ شاگرد رشید جناب میر لانا ناجرات علی شاہ المتخلص حسرت مالکن پوری

جو رسے گردون کے ہون ناشاد یا قطب المدار — منبر سے ممکن نہین امداد یا قطب المدار
بہرِ حق سُن لیجے فریاد یا قطب المدار — آپ ہین تاجِ سرِ اوتاد یا قطب المدار
سرور و سر دفترِ افراد یا قطب المدار

چرخ پر اوصاف جب شاہا ریاضت کے گئے — دیکھنے کو تا زمین اکثر ملک آئے گئے
دیکھ کو تمکو ہوکے حیران بس یہی کہتے گئے — آدمی کیا ہین فرشتون پر بھی سبقت لے گئے
آپ نے وہ کی خدا کی یاد یا قطب المدار

کب بشر سے ہون رقم اوصاف مین جو لاتعد — نیرِ برجِ ولایت واقفِ سرِّ صمد
ذرہ ذرہ حالتِ کون و مکان سب نیک و بد — جو ہوا روزِ ازل سے یا کہ ہوگا تا ابد
منکشف تم پر ہے سب روداد یا قطب المدار

عمر اپنی صرف کی تم نے خدا کی راہ مین — اُسنے وہ پایا جو آیا آپ تک جس چاہ مین
کیون نہو مقبول تم اللہ کی درگاہ مین — مرحبا بعد از ائمہ اولیا اللہ مین
تم ہوے خضرِ ارشاد یا قطب المدار

گو ہوے صدہا ولی اللہ دنیا مین عیان — پر نہ یہ رتبہ ہوا حاصل کسیکو بھی یہان
آپ ہی کا تھا یہ حصہ جو مدارِ دو جہان — بے وساطت دیگری روحِ نبی سے بیگمان
تمنے حاصل کی یہ استعداد یا قطب المدار

آپکے نانا پہ کی حق نے نبوت اختتام — شیرِ حق سے مہدیِ دین تک ہوی جملہ امام
وارثِ ارثِ سلونی سیدِ عالی مقام — ورثۂ الفخر و فخری ہوگیا تیرے تمام
تم ہوے یہ سیرِ اجداد یا قطب المدار

ذاتِ والا سے نہ کیون ہو جلوۂ حق کی نمود — ہے بدیع الدین اسمِ پاک مین سرِ ودود
وجد کے عالم مین یا مولا خوشی سے کود کود — کرتے ہین اکثر ملائک بعد تسبیح و درود
اسمِ اعظم کا ترے اوراد یا قطب المدار

حقیقتاً تھا کسقدر صبر و قناعت آپکو — ابتدا ہی سے ہوا شوقِ ریاضت آپکو
دیکھکر آلِ نبی مین خوش لیاقت آپکو — حق نے جب بخشا مداریت کا خلعت آپکو
دی فرشتون نے مبارکباد یا قطب المدار

آپ کے در پر پڑا رہتا ہے با صد اضطراب — مشکلین حل ہوگئین صدہا کی یا عالیجناب
اسکو بھی مثلِ نعیم مدح خوان دیجے جواب — بیریا نے پیش کی عرضی جو با چشمِ پر آب
کیجیے شاد اسیرِ صاد یا قطب المدار

فصل در بیان مشائخ عاشقان

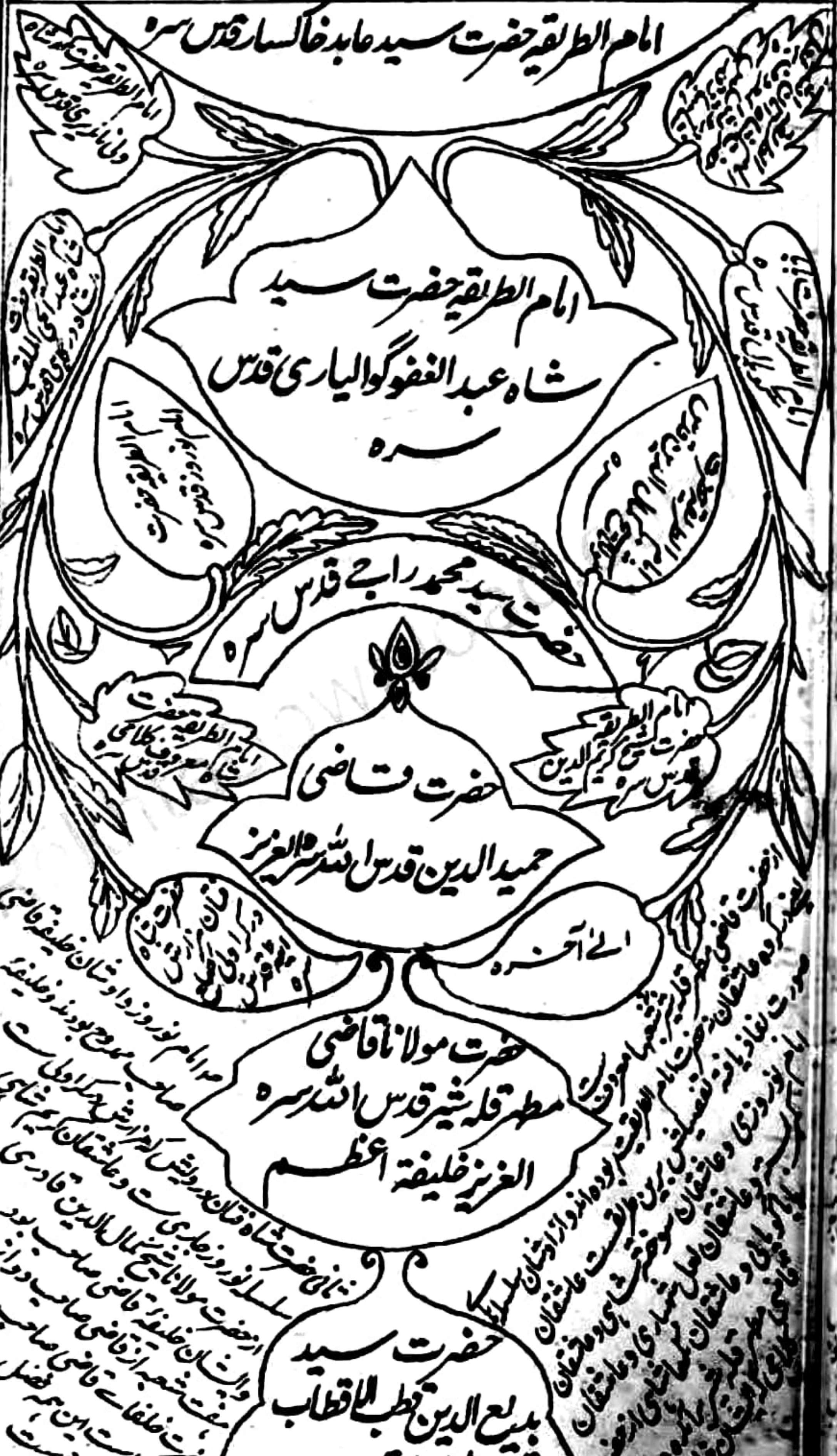

ذکر حضرت مولا قاضی مطہر قلہ شیر قدس اللہ سرہ العزیز خلیفہ اجل حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہ العزیز

چونکہ تذکرہ مرید اور آپ کے خلیفونکا کرنا منظور ہی لہذا بسبیل تذکرہ آپکا نام لکھا جاتا ہے کہ آپ ہی بڑے خلیفون مین حضرت سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ کے ہین خلیفہ و جانشین آپکے قاضی حمید الدین تھے گروہ عاشقان کی نوبٹیان مشہور ہین عام لوگ یہ جانتے ہین کہ آپ سے نکلی ہین حالانکہ یہ نہین ہی اور وہ نوبٹیا عبد الغفور عرف بابا کپور سے نکلی ہین آگے ذکر عبد الغفور عرف بابا کپور کے بیان کرینگے مزار آپکا اور شریف ضلع کانپور مین ہے

قطعہ تاریخ وفات

اے شہ قاضی مطہر اہل حق	حامی دین و سراج العاشقین
عزم چون کردہ سوے دار الجنان	سال او گفتہ خرد جنت نشین

ذکر حضرت قاضی حمید الدین المعروف بہ قاضی حمید قدس سرہ

یہ چچا حضرت قاضی مطہر قلہ شیر کے تھے ناگاہ عشق ذات الٰہی آپکو دامنگیر ہوا اس واسطے حاصل کرنے شرف نعمت بیعت کے خدمت بزرگ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مین حاضر ہوکر آرزو مند بیعت کے ہوے آنحضرت نے فرمایا کسواسطے آیا ہی اور کیا مدعا رکھتا ہی عرض کیا کہ گروہ خلفا اپنے مین داخل فرمایئے فرمایا کہ یہان آنے کی کیا ضرورت تھی چلا جا پھر عرض کیا کہان جاؤن آنحضرت نے فرمایا کہ خدمت مین قاضی مطہر کی حاضر ہوکر شرف بیعت حاصل کر عرض کیا کہ وہ مجھسے چھوٹا ہی یہ کیسے ہو سکتا ہی مسکرا کر فرمایا کہ اے قاضی یہان نفس کا دخل نہین ہی ترا غرور تجکو اس نعمت سے باز رکھتا ہے اور بھتیجے کے پاس جانے سے نفرت کرتا ہی کہ آداب مریدانہ کیونکر بجالاؤن اگر طالب صادق ہے تو چلا جا اور اس غرور کو چھوڑ اور گروہ عاشقان مین اے قاضی نامور ہو شعر

درکیش جان فروشان فضل و ہنر نزیبد	این جا حسب نباشد اینجا نسب نہ گنجد

پس اجازت لیکر خدمت مین قاضی مطہر قدس سرہ کی حاضر ہوکر مرید ہوے اور بے مثل اولیاے زمانہ سے ہوے تعریف آپکی کس زبان سے بیان کرون اور کس قلم سے لکھون بہت بڑے بزرگ تھے اور آپکے پیر نے آپکو اجازت بیعت و خلافت کی دی

ذکر حضرت سید الطائفہ حضرت سید شاہ راجی قدس اللہ سرہٗ

آپ خلیفہ وجانشین حضرت قاضی حمید الدین کے تھے جسوقت علم ظاہری پڑھکر فراغ حاصل کیا خدمت شریف مین حضرت مولانا قاضی حمید الدین کی رسوخ حاصل کیا اور آپ جب سے مرید ہوے بڑی مشقت اختیار کی کہ تحریر سے باہر ہے آخر اپنے پیر کی توجہ سے مرتبہ ولایت کا پایا ایک روز حضرت قاضی حمید الدین آپ سے خوش ہوکر اجازت وخلافت عنایت کی بیشک جو آپ سے مرید ہوا تھوڑے زمانہ مین خدارسیدہ ہوگیا اور ایک عالم نے آپکی ذات سے فیض پایا پس آپ نے زمانہ اخیر مین حضرت سید شاہ عبد الغفور المعروف باباکپور پر کہ نظر عنایت کی رکھتے تھے اپنا خلیفہ وجانشین کیا اور اجرائے کار ہدایت وتلقین خلق اللہ اُنکے سپرد کیا اور آپنے وفات پائی

ذکر حضرت سید شاہ عبد الغفور عرف باباکپور قدس اللہ سرہ العزیز

عبد الغفور عرف باباکپور مرید وخلیفہ سید شاہ راجے کے کہ وہ مرید وخلیفہ قاضی حمید الدین کے وہ مرید وخلیفہ حضرت سلطان التارکین برہان العاشقین مولانا قاضی مطہر کے وہ مرید اور خلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار کے ؁

آپ کا وطن کالپی ہے بعد تحصیل علم ظاہری کے آتش شوق دیدار الٰہی پیدا ہوا پس پیر کی تلاش مین سفر اختیار کیا جب آوازۂ فیض وکرم حضرت سید شاہ راجے قدس سرہ کا مشہور ہوا آپ اُنکی خدمت مین حاضر ہوے اور اُسی حصہ ازلی کو کہ جو اُن تک سینہ بسینہ آیا تھا لیا اور بعد حاصل کرنے بیعت کے شروع حال مین ریاضت سخت اپنے اوپر اختیار کی برسون سقائی کی رات کو ضعیفون اور مسکینون کو پانی پہونچاتے تھے صاحب جذبہ قویہ کے تھے حالت استغراق مین رہتے تھے اور کھانے پینے کی طرف متوجہ نہوتے تھے جب افاقہ ہوتا تھا جنس غلہ سے چند دانے کھاتے تھے آپکی عمر طویل تھی لباس بمقدار ستر عورت کے پہنتے تھے فی الواقع شعر جامہ پوشان را نظر برگاذر است ٭ جامہ عریان را تجلی زیور است اور آپ امیرون سے کم التفات فرماتے تھے آپکے پاس جو نقد وجنس کپڑا امیر لوگ بھیجتے تھے وہ آپ حوالہ فقیرون اور مسکینون کے فرماتے تھے کرامات آپ سے روزانہ ظہور مین آتی تھی پس جب ترقی آپنے کی تو حضرت سید شاہ راجے قدس سرہ نے خوش ہوکر آپ کو خرقہ خلافت کا پہناکر جانشین اپنا کیا آپنے کار خلافت وجانشینی ایسا انجام دیا کہ سب

مرید سید شاہ راجی قدس سرہ کے تاحیات پروانہ وار آپ پر فدا و جان نثار رہے اور آپ سے سات خلیفہ صاحب سلسلہ و اہل ارشاد ہوے اور ہر ایک سے ایک ایک گروہ جداگانہ جاری ہوا اور ایک ایک لقب سے مشہور ہوے جنکی تفصیل بیان کرتا ہون مزار آپکا گوالیار مین ہی تاریخ ۱۳ ذیقعدہ کو آپکا عرس ہوتا ہی

قطعہ تاریخ وفات

رفت از دنیا جو در خلد برین	مست الفت عاشق صادق کپور
سال تاریخ وصال آن جناب	ہست صادق پاک بین عاشق کپور
شاہ عالم کپور مجذوب است	شاہ عالم کپور مجذوب است
سال نقلش کر احسن و خوب است	گفت ہاتف کپور مجذوب است

پس آپ سے جو ٹولیان عاشقان کی جاری ہوئی ہین اُنکی تفصیل یہ ہے

گروہ اول عاشقان امام نوروزی	گروہ دوم عاشقان سوختہ شاہی
گروہ سوم عاشقان کمر بستہ	گروہ چہارم عاشقان لعل شہبازی
گروہ پنجم عاشقان باباگویالی	گروہ ششم عاشقان مکھا شاہی
گروہ ہفتم عاشقان کلامی	گروہ ہشتم عاشقان کمال قادری
گروہ نہم عاشقان کریم شاہی	

حضرت امام نوروز

آپ ہندوستان مین جہاد کے قصد سے مع تزک و احتشام شاہی کے کروفر سے بڑی جماعت کے ساتھ تشریف لائے تھے جب شرف زیارت باباکپور صاحب سے مشرف ہوے اپنے خیالات سے باز رہے اور وہ تزک و احتشام نقد و جنس حوالہ غریبون کے کیا اور سکہ شاہی مریدون کو بخشا پس جو امام نوروز سے بعیت ہوئی بلقب امام نوروز کے مشہور ہین مجردانہ زلیست بسر کرتے رہے مزار امام نوروز کا قصبہ قلم ڈاکخانہ خاص ضلع و تحصیل یوت محل ملک صوبہ برار مین ہے

عاشقان سوختہ شاہی

آپکا نام نامی سید عابد خاکسار تھا غلبہ عشق الٰہی وحدت اور جذب نا تمناہی باباکپور صاحب
سے (عاشقان سوختہ شاہی) خطاب تھا اکثر اوقات حالت جذب مین نوبت سوختگی
کی پہونچتی تھی پانی اور گلاب وغیرہ خوشبو وعطر وتخلیخہ کچھ کارگر نہین ہوتا تھا اور آدمی
کہ وفات پاگئے البتہ خود بخود میعاد کے بعد صحت ہوتی تھی اور بہت سے مرید آپکے
اسی حالت مین وفات پاگئے اور آپکے مرید آتش دنیوی سے ڈرتے نہ تھے بلکہ اُس کو
پھولونکا ڈھیر سمجھتے تھے جیساکہ اب بھی ظاہر ہے کہ جلتی آگ کو بجھا دیتے ہین اور کچھ اثر او
نقصان اُنکے جسم کو نہین پہونچتا ہی حالانکہ یہ ادنے وصف سب ملنگان اس خاندان
مین ہے کچھ خصوصیت اُن ہی پر موقوف نہین ایک وقت حضرت سید شاہ عبد الغفور عرف
باباکپور قدس سرہ گوالیار مین رونق افروز تھے جب چاند جمادی الاول کا نظر آیا اپنے مریدون
سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ عرس شریف مین قبلہ وکعبہ کے جاتا ہون امسال تمھاری ہمراہی
نہوگی پس جاؤ اور حاضر عرس شریف مین ہو سب نے سفر کا ارادہ کیا اور علم بنائے
حکم ہوا کہ قلم دوات لاؤ خدمت مین صاجزادگان کی عریضہ لکھو دوسرے دن تلاش کیا انھون نے
قلمدان وکاغذ پیش کیا آپ نے انگشت شہادت اپنی جیری فوراً روشن ہوئی حضرت نے
مسکراکر عریضہ لکھا اور حوالہ کیا اور اُنکی اُنگلی پردم سرد عاشقان کہ رحمت کے پانی سے مملی
تھی روشنی گل ہوئی اور اثر سوزش کا جاتا رہا اکثر فرماتے تھے کہ اگر فلان پر نظر کریانہ پیران
طریقت کی نہوتی اور ابر رحمت اُنکو تکاکر ہردم اُسپر برستا تھا نہ برستا کمال جذبہ عشق الٰہی
کہ رکھتا ہی جل جاتا اور اُس گروہ کے فقیر کہتے ہین کہ اس حالت جذب مین اگر جلتی ہوئی آگ
مین کو دپڑین کچھ اثر اور نقصان نہ پہونچے اور یہ خطاب سوختہ عشق الٰہی عنایات سے
آپ کے پیر کی تھا جو آپ کا مرید ہوتا بلقب سوختہ شاہی کے مشہور ہوتا

عاشقان کمربستہ

حضرت شاہ عبد الحی الملقب بہ شاہ درگاہی کمربستہ کہ یہ بھی مرید سید شاہ عبد الغفور
عرف باباکپور کے تھے سوائے اطاعت معبود مطلق کے عیش وآرام کو اصلاً اختیار
کیا اور کمر ہمت باندھکر بارگاہ محبوب حقیقی مین خصوصیت حاصل کی بلند مرتبہ پر پہونچے
کھانے پینے اور حوائج دنیوی سے تعلق نہ رکھتے تھے فرشتہ خصلت تھے کرامت آپ کی
مشہور ہونے لگی جسوقت حضرت باباکپور آپکو پوچھتے کہ درگاہی کیا کرتا ہی آپ جواب دیتے
اور ریاضت مین اوقات عزیز گذرتا ہی اور درگاہی کمربستہ ہی اُسیدم آپکو خرقۂ خلافت عطا کیا

اور اجازت خلافت کی دی پس اُسی روز سے اُس لقب سے مشہور ہوے پس جو آپ سے
مرید ہوتا عاشقان کمر بستہ سے مشہور ہوتا

عاشقان لعل شہبازی

شہباز بلند پرواز صحرای الوہیت تاز جولانگاہ بیداے اقرب الاقرب شاہ امان اللہ درویش دہلوی کہ آپ بھی خلیفہ باباکپور صاحب کے تھے (لعل شہباز) آپکا خطاب تھا آپ فرماتے ہین۔ جیساکہ اکسیر چھوڑتے ہی تانبا سونا ہوتا ہی اُسی طرح آفتاب سے سنگ لعل بے بہا وہ پتھر کی جنس سے اور یہ جنس ملائکہ سے بلند پروازی کرتا اور صحراے توحید مین غرق رہتا ہی نظر آفتاب مثال اُنکی نے سنگ وجود مریدے کو لعل بے بہا کیا اور زبان فیض ترجمان پتھر کو لعل کیا شہباز فرمایا کیا الطاف بے پایان ہی **شعر**

آنانکہ چشم مست بصد حیلہ وا کنند ۔ سگ را ولی کنند و مگس را ہما کنند

جو گروہ آپ سے جاری ہوا بلقب لعل شہبازی مشہور ہوا جو آپکا مرید ہوا اس لقب سے مشہور ہوا

عاشقان باباگولی

باباگوپال ایک امیران ہند سے تھے ثروت اور حکومت کو شوق فقر مین ترک کیا ایک ہی فقراے مین اہل استدراج سے ہوے جب عبدالغفور عرف باباکپور سے ملاقات ہوئی استدراج اُنکا چھین لیا تب وہ باباصاحب کے قدمون پر گر کر اور داخل دائرۂ اسلام ہوکر مرید ہوئے حضرت نے بکمال عنایت سے آغوش عاطفت مین لیا اور نظر فیض اثر سے پیمانۂ مراد اُنکا لبریز فرمایا اور ساتھی اُنکے یعنی باباگوپال کے تھے اُنکو دائرہ اسلام مین لاکر مرید کیا پھر باباکپور آپ سے ایسے خوش ہوے کہ حضرت نے اُنکو خرقۂ خلافت عطا کیا بس جو سلسلہ آپ سے جاری ہوا بلقب عاشقان باباگوپالی مشہور ہوا **شعر**

برترین عالمی ست گردانی	عاشقان را برون ازین عالم

عاشقان مکھا شاہی

میران مکھا شاہ ولی قدس سرہ مرید اور خلیفہ حضرت سید شاہ عبدالغفور عرف باباکپور کے تھے اولیاے زمانہ ہوے کرامات آپکی ملک حیدرآباد دکن مین مشہور ہے مزار آپکا نانڈیر ریاست حیدرآباد دکن مین ہی جو گروہ کہ آپ سے جاری ہوا بلقب عاشقان مکھا شاہی مشہور ہے۔

عاشقان کلامی

حضرت شاہ معروف کلامی سے کہ وہ خلیفہ امام نور وزگے تھے اور دوسرے خلیفہ حضرت
شاہ فتان درویش کہ مزار انکا قصبہ کراولی ضلع ایٹہ مین ہے سلسلہ نوروزی جاری ہے
حضرت شاہ معروف بڑے علمای متکلمین سے تھے بوجہ تجرد علم منطق وکلام مین اس
لقب سے ملقب ہوے ایکروز بغرض مباحثہ خدمت مین حضرت امام نور ورکی کہ امام
الوقت تھے حاضر ہوے اور گفتگو شروع کی حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اے کلامی اگر تیری
زبان مین کوئی نقص واقع ہوا اور گویائی نہ رہے کیونکر بات کرے اے کلامی یہ سب
فضل مفضل حقیقی کا ہی کہ تجکو قوت گویائی کی عطا کی اگر اُسکی معرفت کی رسائی حاصل کرے
توکیا اچھا ہو کلامی کو یہ کلام اثر پذیر ہوا اور حلقہ مریدان مین داخل ہوے پیر کی عنایت
سے تھوڑے زمانہ مین اولیاے جلیل القدر ہوے ایکروز حضرت ممدوح نے فرمایا کہ ای کلامی
جو سلسلہ کہ تجھسے جاری ہوگا میرے بھائیونکے القاب سے ملقب ہوگا چنانچہ (۹)
بیٹیان عاشقان مین یہ بھی داخل ہین سلسلۂ کلامی آپ سے جاری ہوا بطفیل پیر کے

عاشقان کمال قادری

یہ گروہ حضرت مولانا شیخ کمال الدین قریسی سے نکلا ہی یہ پہلے مرید خاندان قادریہ
مین تھے جب حضرت شاہ عبد الغفور عرف باباکپور سے ملاقات ہوئی تمام تعلقات اپنے
ترک کرکے مرید ہوئے اور تجرید اور تفرید ظاہری وباطنی مین ایک مدت عمر بسر کی آخر زمانہ
مین خرقہ خلافت باباصاحب سے حاصل کرکے کاملین زمانہ سے ہوے جو گروہ آپ سے
جاری ہوا ملقب کمال قادری مشہور ہے۔ سیر الفقرا۔ اور ریاض الفقرا آپکی تصنیف
سے ہے۔ میان تہور شاہ سجادہ نشین ومیان دھونسہ شاہ اسی سلسلہ مین ہین اور
اور انکے بھائی کہ نسبت پیرانہ رکھتے ہین میان رحیم شاہ اور مرید انکے جہانگیر مرزا
تیموری بھی اہل کمال سے ہین۔

عاشقان کریم شاہی

یہ شاخ شیخ کریم الدین خلیفہ مولانا شیخ کمال الدین سے جاری ہی فقرا اس سلسلہ کے کریم شاہی
کہلاتے ہین جو کچھ کہ ذکر ان (۹) بیٹیونکا ہوا پورا حال نہین اگر پورے حالات لکھتے تو ایک
بہت بڑا دفتر ہوتا یہ سب حضرات اہل تجرید سے تھے عیالدار نہ تھے صاحب تذکرۃ الفقرا

احمد اختر گورگانی نے بھی ذکر بہت کچھ انکا لکھا ہے

ذکر بادہ نوش خمخانہ الست میران حاجی لاغر مست رحمۃ اللہ علیہ

یہ خلیفہ و جانشین حضرت سید محمد عارف عرف سلطان بھرنگ شاہ کے ہین جنکا مزار قصبۂ حصار ملک پنجاب مین ہی شجرہ آپکا پانچ واسطون سے برہان العاشقین مولانا قاضی مطہر قلہ شیر سے ملتا ہے معمول آپکا تھا کہ بغیر اذان کے نماز نہ پڑھتے تھے چنانچہ ایک وقت حسب الامر شیخ الطریقت اپنے کے قصبہ سرسہ واقع ملک پنجاب مین تشریف فرما ہوئے حسب عادت وہان بھی اذان دیگر مشغول نماز مین ہوئے جب باشندگان وہان کے کہ لامذہب تھے تعصب سے صدا اذان کی سُنکر آپ پر یورش کر کے حملہ آور ہوئے مگر اُسوقت وہ گروہ برخاش جو سامنے جاتا آپکی ہیبت سے اُسکو جرأت ضرر رسانی کی نہ ہوتی پس ہیبت الٰہی سے کہ پیشانی حضرت سے روشن تھی سب ترسان وہراسان واپس ہوئے اور آپ بعد فراغ نماز ذکر الٰہی مین مشغول ہوئے۔ خبر اس واقعہ کی وہان کے راجہ کو پہونچی اُسکو یہ خیال گذرا کہ ایسا نہو کہ لوگ معتقد آپکے ہوکر فتور پیدا کرین پس حاجی صاحب کو راجہ نے کنوین مین ڈلوادیا اور اُس کا مُنھ مٹی سے بند کروادیا بسبب اس کردار بد کے راجہ کو کوڑھ ہوگیا ہر چند طبیب حاذق سرگرمی سے علاج کرتے تھے مگر کچھ فائدہ نہوتا تھا آخر تنگ ہوکر سوچا کہ یہ علامت قہر خدا کی اُسی ولی کی بدولت ہے کہ جسکو مین نے کنوین مین ڈلوایا ہے اتفاقاً اُسی رات کو خواب مین دیکھا کہ وہ درویش فرماتے ہین کہ او نالائق تو نے سزا اپنے کیے کی پائی اور مین بفضلہ تعالی خیریت سے یادحق مین مصروف ہون پس راجہ نے صبح کو اُٹھکر اُس کنوین کو صاف کرایا دیکھا کہ اُس کنوین مین اُتر کی طرف ایک طاق ہے آپ اُس مین بیٹھے ہوئے یادحق مین مصروف ہین ملازمان راجہ نے آپکو کمال تعظیم وتکریم سے باہر نکالا راجہ یہ خبر سُنکر حضور مین حاضر ہوا اور خطا اپنی کی معافی چاہی آپ نے خطا اُسکی معاف کر کے مسلمان کیا پھر آپ نے اُسی کنوین سے پانی منگاکر اُسپر دم کر کے تھوڑا سا پلایا اور باقی جسم اُسکے مین لگایا راجہ فوراً اچھا ہوگیا یہ کرامت آپ کی دیکھکر مرید ہوا ایسے تصرفات آپکے بہت مشہور ہین مزار آپکا قصبہ سرسہ ملک پنجاب مین ہے

قطعہ تاریخ وفات

انین عالم سوے دار البقا شد — جو حاجی مست لاغر ذی کرامت
زروے درد ہاتف گفت سالش — ز دنیا سوہ دین کرد رحلت

۱۰۷۴ھ

ذکرِ حاجی مداری شاہ کمر بستہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ خلیفہ وجانشین سید عنایت شاہ کمر بستہ کے ہین نَو واسطے سے حضرت برہان العاشقین مولانا قاضی مطہر قلہ شیر سے نسبت رکھتے ہین شروع عمر مین سفر اختیار کیا اور زیارات مزارات اہل اللہ سے مشرف ہوے ۹شنہ ھ مین حج بیت اللہ شریف سے واپس ہو کے موضع مدان پور علاقہ بلگرام ضلع ہردوئی مین آئے رام رائے چودھری نے ایک سو بیگھہ اراضی موضع محمد پور مین نذر دی اور دربارۂ قیام کے بہت اصرار کیا آپ وہان نہ ٹھہرے متوجہ موضع اورنگ آباد کے ہوے مگر اب جگہ قبضۂ مذکور مین اختیار کی نواب سید علی خرم و راجہ سعد اللہ خان نے واسطے مصارف تکیے چاہا کہ ایک موضع نذر کرین مگر منظور نہ فرمایا بہت اصرار سے نواب صاحب مرحوم کے آپ نے ایکسو بیگھہ اراضی قبول فرمائی ماہ رجب المرجب تاریخ چھبیسوین وفات ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

رفت چون زین جہان مداری شاہ	سوے ملک بقا بحکم آلہ
سال نقلش شد از سر الہام	عدن شد منزل مداری شاہ

سنہ ۱۱۱۶ھ

ذکرِ حضرت قادر علی شاہ سطار رحمۃ اللہ علیہ

یہ غوث وقت کے تھے خاندان عاشقان مین ظاہر السبب حسن اعتقاد رئیس بھوپال کے موضع چین پور باڑی مین قیام رکھتے تھے چونکہ اس گروہ کو حق تعالی جس جگہ چاہتا ہی مقرر کرتا ہے اور اجراے کارخانہ ہستی تابع انکے ہوتا ہی مزار آپکا شرف آباد ضلع فرخ آباد مین ہو

قطعہ تاریخ وفات

ازین عالم بحکم حق چو عازم	سوے خلد برین قادر علی شد
بگفتا مصرعہ تاریخ ہاتف	بہ جنت جا گزین قادر علی شد

سنہ ۱۲۰۰ھ

شجرہ خاندان عالیہ طبقاتیہ مداریہ پیر علی شاہ صاحب فہم اللہ العلی سطار عاشقان سوختہ شاہی مقام تکیہ چین پور باڑی ریاست بھوپال و تکیہ شرف آباد ضلع فرخ آباد

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولیٰ مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت پیر زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قاضی مطہر ظاہر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شاہ راجی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید دا داکپور رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید عابد خاکسار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان بنر علی شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان مسکین شاہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان حب علی شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان جمال محمد شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان جما شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان جعفر علی شاہ شطار اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان امان علی شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز سلطان بخش علی شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان حاجی بان علی شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان قادر علی شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان صدق علی شاہ شطار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان پیر علی شاہ شطار صاحب گدی نشین فقیر امداد الرمع

ذکر حضرت شاہ چاند نائب نور وز رحمۃ اللہ علیہ

یہ مرید شاہ چہیتن ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے تھے تکمیل آپکی حضرت میران حاجی لاغر مست

مداری طبقاتی سے ہوئی اول یہ ناگپور مین رہتے تھے وہان سے یہ امر باطن کہ مکرر سہ کرر ہوا تھا عازم بھٹنڈہ واقع ملک پنجاب کے ہوے انکے ارادہ پر باشندگان ناگپور کے واقف ہوے بہت اصرار کیا کہ یہان سے دوسری جگہ تشریف نہ لیجائیے آپ نے سب کی تسلی وتشفی فرمائی مع مریدان کے بھٹنڈہ ملک پنجاب تشریف لے گئے کنارہ پر ایک تالاب کہ اب بھی آبادی سے دکھن طرف ہی قیام فرمایا اور اسی زمانہ مین آباد بھی ہوا واژدہام خلائق عرس بابا حاجی رتن رحمۃ اللہ علیہ مین ساتوین ماہ ذی الحجہ سے دسوین ماہ مذکور تک ہوتاہی ایک فقیر ہندو نے دعوی کیا کہ بابا رتن ناتھ بزرگ ہمارے ہین مسلمان نہین ہین یہ گفتگو آپکے رفیقون سے طول پکڑ گئی پس آپ نے فرمایا کہ یہ امر بحث و مباحثہ سے طے نہوگا صاحب مزار سے رجوع کرنا چاہئیے جو کچھ وہ فرمائین ہر دو فریق اُسپر کاربند ہون چنانچہ ہر دو فریق نے اُس امر پر عمل کیا اور آپکے مقبرہ کا قفل کھولا اور جوگی سے کہا کہ اندر جاکر دیکھو کہ مزار ہی یا استہان رتن ناتھ پھر ارشاد کیا کہ اگر رتن ناتھ تمھاری بزرگون سے اہل کمال ہین دریافت کرو اُسنے خوب زور سے چند بار پکارا مگر کچھ جواب نہ پایا بعد ازان آپکے اشارہ سے ایک شخص نے پوچھا بابا رتن ناتھ تم کون ہو جواب دیا کہ مین ایک فدائیان نبی آخر الزمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہون رتن ناتھ نہین ہون اس جواب سے حاضرین وقت کو حیرت ہوئی مدعیان شرمندہ ہوے اُس روز سے کیا ہندو کیا مسلمان بھٹنڈہ بابا حاجی رتن کلک کہتے ہین اور شریک عرس ہین ہوتے ہین حضرت شاہ چاند نائب نوروز سے کمال عقیدت رکھتے ہین مزار آپکا بھٹنڈہ مین ہی۔

شجرۂ خاندان عالیہ طبقاتیہ طیفوریہ مداریہ عبد اللہ شاہ مداری گروہ عاشقان سید شاہ امام نوروز مقام بھٹنڈہ الملک پنجاب درگاہ بابا حاجی رتن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت قاضی مطہر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شاہ راجے رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید عبد الغفور عرف باباکپور رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شاہ امام نور وز رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میران سلطان شاہ بھڑنگ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت باباحاجی لاغرمست رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حاجی جیتن ابدال رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان شاہ چاند نائب نور وز رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز قوت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت احمد شاہ عرف گامی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت الٰہی بخش شاہ عرف ہستے شاہ رحمۃ اللہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت تیغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت گیندے شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت ہیرے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عبد اللہ شاہ گدی نشین فقراے مداری رحمۃ اللہ علیہ

شجرۂ خاندان عالیہ طبقاتیہ طیفوریہ مداریہ محمد علی شاہ مداری گروہ عاشقان سید شاہ امام نور وز مقام بھٹنڈا ملک پنجاب درگاہ باباحاجی رتن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا قاضی مطہر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز شاہ راجے رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید عبد الغفور عرف باباکپور رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شاہ امام نور وز رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت میران سلطان شاہ بھڑنگ رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت باباحاجی لاغرمست رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حاجی شاہ جیتن ابدال رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت

راز و نیاز حضرت شاہ چاند نائب نوروز رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت
وت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت حضور علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت
بیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت محبت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی
بحرمت راز و نیاز حضرت باقر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت حضرت جمال الدین شاہ
رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت محمد علی شاہ گدی نشین فقر امداری رحمۃ اللہ علیہ

ذکر حضرت قربان علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ خلیفہ و جانشین فخر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ عاشقان کمر بستہ کے ہین آٹھ واسطون سے حضرت سید شاہ عبد الغفور المعروف بہ باباکپور سے ملتے ہین خلیق و حلیم تھے کہ تمام خلق کیا اہل عرض کیا اہل غرض سبکو تسخیر کرتے تھے جنسے کہ آپ سے ملاقات کی مدت العمر اشتیاق حصول شرف نیاز آپ مین رہا رؤسائے بلگرام ضلع ہردوئی آپ سے بہت عقیدہ رکھتے تھے اور خاطر و تواضع سے پیش آتے تھے چنانچہ سید یاد علی و سید چراغ علی رئیسان بلگرام نے آپ کو ایک سو چھتر بیگھہ زمین بحنہ اراضی موضع برگاؤن متصل گجریلہ واسطے مصارف آپ کے نذر کی آپنے آباد کرکے نام اسکا امام نگر رکھا کبھی امام نگر مین مشغول بحق رہتے اور کبھی سیاحی ہدایت و تلقین خلق اللہ کے لیے اختیار فرماتے اکثر کرامتین آپکی مشہور ہین ۱۱۸۹ھ مین بتاریخ ۷ ارجمادی الاول کو مقام مکن پور شریف عرس مین اپنے قبلہ و کعبہ کے شریک تھے واصل بحق ہوے درگاہی شاہ لیکے ہمراہ حاضر آستانہ تھے آپکا تابوت امام نگر مین لیجاکر دفن کیا مقبرہ و مسجد و باغ اور تکیہ تعمیر ہے

قطعہ تاریخ وفات

ربان علی شاہ کمر بستہ حق آگاہ	راہی سوی فردوس چو زین دار الم شد
الش شد عیان از القاء الہام	قربان علی حلے گزین محل ارم شد

ذکر حضرت ولایت علی شاہ طبقاتی مداری رحمۃ اللہ علیہ

یہ کریم النفس سلیم الطبع تھے ایک سال عرس شریف حضرت سید بدیع قطب الاقطاب
ب المدار قدس سرہ مین حاضر تھے اور تکیہ مین صفدر علی شاہ عرف سبز علی شاہ کے

قیام پذیر تھے ایک رات چورون نے موقع پاکر آپکی سواری کا گھوڑا کہ بیش قیمت تھا چورا
لے گئے اور چاہا کہ رات ہی رات دوسری جگہ لیجائین کہ کوئی پہچانہ کرے ہر چند گھوڑی کو
تیز کرتے تھے مگر نواح مکن پور سے باہر اپنے کو نہ پاتے تھے جب رات تمام ہوئی بخیال گرفتاری
اُس گھوڑے کو چھوڑ دیا اور چاہا کہ خود چلدین مگر ایسے تھک گئے کہ قدم اُٹھا نہ سکے اور نابینا
ہو گئے آخر سوچے کہ یہ نتیجہ وہی ہے جو گھوڑا آنجناب کا چورایا تھا پس اُس گھوڑی شایستہ کو
کسی حیلہ سے پکڑ کر افتان وخیزان حضرت کی خدمت مین آئے اور قدمبوس ہو کر گرے اور عفو
تقصیر چاہی آپ نے چورون سے چوری کرنے کی توبہ کرائی چورون نے توبہ کی اور آپکے
دست حق پرست پر مرید ہوے آپ نے فرمایا کہ یہ گھوڑا یعنی لیجاؤ ہمکو دیا کیونکہ تمنے اسکے
واسطے بڑی تکلیف اُٹھائی تھی آنکھین انکی روشن ہوئین اور وہ گھوڑا لیکر چلے گئے
مزار آپکا بسمبہرہ ڈاکخانہ شیر گڑھ ضلع متھرا واقع ملک میوات مین زیارت گاہ خلائق ہے

ذکر حضرت حاجی سید حیدر علی شاہ طبقاتی مداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ شب بیدار تہجد گذار خلیفہ حضرت قطب علی شاہ کے تھے تجرید وتفرید مین عمر عزیز اپنی
بسر کی سلسلہ آپکا تیرہ واسطے سے حضرت مصباح العاشقین شیخ الاسلام والمسلمین
مولانا قاضی مطہر قلہ شیر قدس سرہ سے ملتا ہے مولد آپکا پنجاب ہے آپنے پیادہ پا حج بیت اللہ
شریف کا ادا کیا اور بہت سیاحی کی بعد واپسی سفر حج جامع مسجد مکن پور مین قیام پذیر
ہوے راقم السطور نے سُنا ہے کہ جو کچھ آپ اپنے پاس نقد وجنس رکھتے تھے وہ ہر
سال مساکینون کو تقسیم کر دیتے تھے سواے لباس بدنی کے کچھ نہ رکھتے تھے اور مہمانداری
اور مسافر نوازی ملحوظ رکھتے تھے عمر آپ کی سو برس سے زیادہ تھی مزار آپکا زیر مینار مسجد
عالمگیری جانب جنوب واقع ہے

قطعہ تاریخ وفات

آشنای تلازم فقر و فنا حیدری — رفت از دار البقا چون جانب خلد برین
ہاتف غیبی بگفتا مصرعہ تاریخ او — شد ز دنیا اہل باطن اہل دین رحلت گزید
۱۲۹۹ھ

ذکر اُن مشائخان کا جو سلسلہ عالیہ مداریہ مین اپنے پیر کے نسبی مجاز ہین

جیسے شیخ محب اللہ الہ آبادی قدس سرہ نے سید محمد قنوجی کو اپنا خلیفہ کیا اور شجرہ پانچ خاندانی

عنایت فرمایا اُسمین سے شجرہ مداریہ ان واسطون کا ہے شیخ محب اللہ آلہ آبادی۔ شاہ موسٰے خدادوست۔ وشیخ عبدالقادر یمنی۔ شاہ مقیم سرمست۔ معرفت شاہ فتح اللہ شاہ۔ اسمٰعیل خاکسار۔ شاہ ابوالقاسم۔ قدوۃ العارفین حضرت قاضی مطہر۔ قطب الاقطاب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ تعالےٰ سرہٗ۔ شیخ عبداللہ مکی۔ شیخ ابوالربیع مقدسی۔ شیخ یمین الدین شامی۔ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالےٰ وجہہ حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

فصل در بیان مشائخ دیوانگان

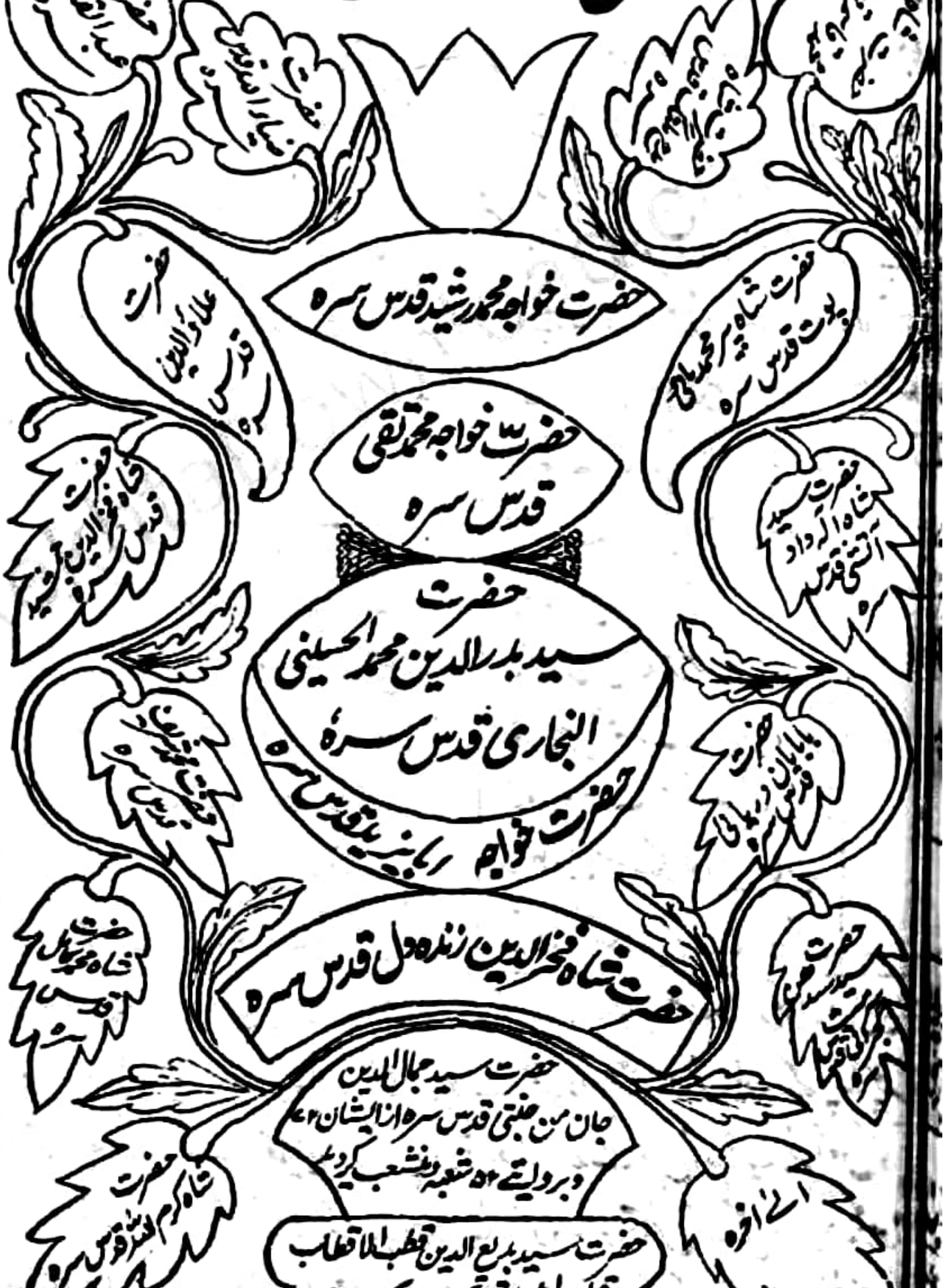

ذکر سلطان الکاملین حضرت سید جمال الدین جان من جنتی خلیفۂ اجل حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب اللہ ارقدس سرہ العزیز

آپکی مان کا نام بی بی نصیبہ تھا جو کہ ہمشیرہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تھین اسکی پوری کیفیت کتاب طریق الشریعت و سیر المدار وغیرہ مین ہی۔ آپ مشائخ اولیاء زمانہ تھے طویل العمر تھے کرامتین آپکی بہت مشہور ہین آپ سواری شیر کی اور کوڑا سانپ کا رکھتے تھے۔ ایکبار آپ میدان رودبار مین پہونچے وہان پر شیخ سعدی شیرازی سے ملاقات ہوئی کہا اے سعدی کہان سے آیا ہی اور کہان کا قصد ہی بسبب رعب حضرت کے سعدی کے بدن مین لرزہ پڑا۔ آپنے فرمایا کہ اے سعدی اس حیوان درندے سے کہ میری سواری مین ہی تجکو تعجب ہوا کہ یہ کیونکر اطاعت انسان مین ہی مقام حیرت کا نہین ہی جو شخص جناب رب العزت سے خلوص بدرجہ کمال حاصل کرتا ہی جملہ عالم اُسکا مطیع اور فرمانبردار ہوتا ہے جب آپ جنگل کو جاتے درندگان جنگلی پروانہ وار گرد پیش حلقہ کرتے جو وقت آپ حکم دیتے فوراً جنگل کو واپس جاتے جب آپ قنوج مین پہونچے تو حضرت مخدوم جہان نیاسے ملاقات ہوئی قصہ آپ کی ملاقات کا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے خود اپنی حکایت مین بیان کیا ہی حکایت

یکے دیدم از عرصۂ رودبار	کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
چنان ہول زان حال بر من نشست	کہ ترسیدنم پای رفتن ببست
تبسم کنان دست بر لب گرفت	کہ سعدی مدار انچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ	کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
چو خسرو بفرمان داور بود	خدایش نگہبان و یاور بود
محال ست چون دوست دارد ترا	کہ در دست دشمن گذارد ترا
رہ اینست رو از طریقت متاب	بنہ گام کامیکہ خواہی بیاب
نصیحت کسے سودمند آیدش	کہ گفتار سعدی پسند آیدش

عہد سلطنت شیر شاہ مین آپ زندہ تھے جب آپ کی زیارت کو شیر شاہ حاضر ہوا راہ مین اُسنے اپنے دل مین یہ کہا کہ آپ اگر ولی کامل ہونگے تو مجکو عام عنایت فرمائین گے چنانچہ وقت ملاقات آپ کے ہاتھ مین آم تھا آپ نوش فرما رہے تھے وہی آم آپ نے اُس کو عنایت فرمایا پس وہ آم اُسنے لیکر اپنے خدمتگار کو دیا اور قائل آپ کی ولایت کا ہوا اور نہایت ادب سے حاضر رہا اور حضرت سے اجازت حاصل کرکے واپس مکان اپنے کا ہوا

حضرت نے یاران ہمدم سے ارشاد فرمایا کہ بادشاہ اگر وہ آم کھاتا سلطنت اسکی اولاد پر قائم رہتی مگر خدا کی مرضی مین چارہ نہین ہے گروہ دیوانگان آپ سے جاری ہوے باون پشتیان وبروایتے بہتر پشتیان مشہور ہین مثل دیوانگان حسینی۔ ودیوانگان سلطانی۔ ودیوانگان رشیدی وغیرہ ودیوانگان رشیدی حضرت خواجہ محمد رشید سے کہ وہ مرید وخلیفہ حضرت خواجہ سید محمد تقی کے وہ مرید وخلیفہ سید بدرالدین محمد الحسین البخاری کے وہ مرید حاجی الحرمین الشریفین خواجہ بایزید کے وہ مرید وخلیفہ شاہ فخرالدین زندہ دل کے وہ مرید وخلیفہ حضرت سید جان من جنتی عرف جمن جنتی کے وہ مرید وخلیفہ حضرت قطب المدار کر دیوانگان آتشی حضرت سید شاہ الہ داد آتشی سے ہین الخ ودیوانگان سدہ شاہی حضرت سید سدحسن مست رحمۃ اللہ علیہ سے ہین الخ ودیوانگان جمشید حضرت فخرالدین جمشید رحمۃ اللہ علیہ سے ہین الخ وغیرہ وغیرہ چنانچہ بعضے خلیفون اور مریدون کا ذکر آپ کے یہان پر نقل کیا جاتا ہی مزار مقدس جتی نگر متصل ہیلسہ ضلع پٹنہ عظیم آباد بہار مین زیارت گاہ خلائق ہو

قطعہ تاریخ وفات

اہل حق سید جمال الدین حسن	عازم عقبے چو گشتہ ناگہان
سال او از انتہاے رنج شد	اہل باطن حیف رفتہ از جہان

سنہ ۹۵۱ھ

ذکر حضرت شاہ فخرالدین جمشید رحمۃ اللہ علیہ

آپ بھی منجملہ بہتر پشتیون حضرت شیخ الاسلام والمسلمین سید جمال الدین جان من جنتی سے ہین اور ایک ہی عرفاے کامل اور سالکان واصل صاحب کاشفہ ومجاہدہ تھے صاحب تذکرۃ الصالحین لکھتے ہین کہ آپ نے بیعت اُستاد اپنے شیخ السندی والصالح والسر ہندی سے رکھتے تھے اور اکتساب بعض علوم متداولہ کا حضرت شیخ حسام الدین متقی سے بھی کیا آخر حلقۂ بیعت و خلافت حضرت جان من جنتی مین داخل ہوے اور گوشہ نشینی اختیار کی جمعہ کے روز مجمع صوفیان باصفا کا آپکی درگاہ مین ہوتا ہے اور انفاس متبرکہ آپ سے حاضرین کو استفادہ ہوتا ہے بارہا نواب عبدالرحیم خان خانخانان مع احباب واصحاب اپنے کے نماز آپکی مسجد مین ادا کرتے تھے۔ آپ کی صحبت سے فیض بے انتہا حاصل ہوا آپ کی عمر مین اختلاف ہے بعضے (۱۴۷) اور بعضے (۱۲۵) سال کو بیان کرتے ہین مزار آپکا اکبر آباد متصل مدار دروازہ کے ہے

قطعہ تاریخ وفات

فخر شاہ بادشاہ فخر الدین	رفت چون سوی حضرت خلاق
گفت ہاتف بسال ترحیلش	اہل باطن برفت از آفاق

ذکر حضرت باباماں دریائی رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ حضرت سید حسن سرمست گجراتی کے تھے وہ خلیفہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین سید جمال الدین جانمن جنتی قدس اللہ سرہ کے تھے۔ سید حسن سرمست گاہ گاہ شغل روح پرواز بھی کرتے تھے ایکبار کا ذکر ہے آپکو تاکید اکید فرماکر شغل روح پرواز مین مشغول ہوئے آپ نے اس خیال سے غفلت کی کہ قالب مبارک کو کس کی قدرت ہے کہ ضرر پہونچائے اپنے مشغلہ مین مشغول ہو جب وہ جسم روح سے خالی پڑا رہا تو ایک چوہے نے سوراخ سے نکلکر انگلی ٹھڈی مین کاٹا روح انکی اس حال سے مطلع ہوئی اور قالب مین آئی کمال غصہ سے سونٹا لیکر طرف باباماں کے دوڑے آپ کمال عاجزی کے ساتھ کھڑے رہے جب غصہ آپکا فرو ہوا اپنے پاس بلاکر خرقہ خلافت عطا کیا۔ ایک بار کا ذکر ہے کہ باباماں بڑودہ مین گئے وہان ایک جوگی اہل استدراج سے تھا راجہ اسکا مطیع اور فرمانبردار تھا وہ ایک کانور رکھتا تھا اور کانور لیکر بھیک مانگتا تھا اور فقراے اسلامیہ کی بھیک اُس شہر مین بند تھی اتفاق سے جب آپ مع چند فقراے اہل تجرید کے پہونچے ملازمان راجہ نے آپ سے عرض کیا کہ ہمارے شہر مین فقراے اسلامیہ کو سوال کرنے کی قطعی ممانعت ہے کہ کوئی مسلمان فقیر سوال نہ کرے آیندہ جو رائے آپکی ہو چنانچہ آپکو احتیاج سوال کرنے کی نہ تھی مگر اس ماجرے کے سُنتے ہی دربار مین راجہ کے پہونچے اور فرمایا اے راجہ تو نے باب خیر کا کسواسطے بند کیا اور اسمین کیا مصلحت دیکھی اُس جوگی کو بلا پس راجہ نے اسکو طلب کیا وہ آیا آپ نے اُس سے فرمایا کہ کانور تیری کہان ہے اُسنے حاضر کی آپ نے اُسکی کانور راجہ کے سامنے رکھی کہا کہ کانور بلا مدد دوسرے کے خود بخود چلے اور شہر سے بھیک مانگ لائے الکھ جگائے اور توحید بولے وہی مستحق بھیک کا ہے جوگی نے ہر چند چاہا کہ کانور چلے اور شہر سے بھیک مانگ لائے مگر کانور نہ چلی پس حکم سے آپکے بلا مدد دوسرے کے وہ کانور خود بخود چلی اور توحید بولی اور شہر سے بھیک مانگ لائی۔ آپ کی یہ کرامت دیکھکر راجہ مع ارکین کے ہاتھ جوڑکر کھڑا ہوا اور کہا کہ میری خطا معاف فرمائیے اور جو کچھ حکم آپ کا ہو ارشاد فرمائیے اُسکی تعمیل کرون۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ

فقیر کو خدا کے فضل سے کچھ در کار نہین البتہ آج کی تاریخ سے اجازت سوال کی
فقرائے مسلمان کو ہو اور یہ شہر میرے نام سے نامزد کیا جائے راجہ نے اسی دم منادی
کرائی کہ آج کی تاریخ کوئی سوائے بڑودہ بابامان کے صرف بڑودہ نہ کہے ورنہ معتوب
ہوگا چنانچہ اسوقت تک بڑودہ بابامان کا مشہور ہے آپ کی وفات ۱۰۱۲ھ مین ہوئی
مدفن آپکا بڑودہ مین زیارت گاہ خلائق ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

شاہ بابامان مرد باخدا — شد چو از دار الفنا رحلت گزین
سال نقلش بے سرا تمان شد — مان بابا شد بفردوس برین

ذکر حضرت شیخ کرم اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ سید جلال الدین سبحان من چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین مولد آپ کا سوبر کیطرف
ہے آپ کی والدہ پہلے بانجھ تھین ایکروز حضرت سید جلال الدین سے استدعا واسطے اولاد ہونے
کے کی آپ نے فرمایا حق تعالی آپکو سات بیٹے عطا کریگا مگر ساتوان بیٹا مجکو دینا الغرض اُنکی
دعا سے ساتون بیٹے پیدا ہوے آپ کی والدہ نے حسب ایفاے وعدہ ساتوان بیٹا
ندر جناب کے کیا حضرت ممدوح نے آپ کا نام شاہ کرم اللہ رکھا اور واسطے تحصیل علم کے
ایک اُستاد کے سپرد کیا بعد فراغ علم مرید کر کے خرقہ خلافت عطا کیا صاحب تذکرۃ الصالحین
تحریر فرماتے ہین کہ آپ نامی گرامی ولی کامل ہوے آپ کی طبیعت خلوت پسند واقع ہوئی تھی اور
ہجوم خلائق سے جدا رہتے تھے سنہ ۹۶۴ھ مین عہد سلطنت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی بمقام
منڈوہ تشریف لے گئے اور وہانپر چالیس سال یاد حق مین مشغول رہے سن وفات یہ ہے

قطعہ تاریخ وفات

عازم فردوس شد چون زین جہان — عمدۂ زہاد کرم اللہ شاہ
گفت ہاتف مصرعۂ تاریخ او — شاہ کرم اللہ جنان آرام گاہ ۱۰۰۴ھ

شجرۂ طیفوری مداری نقل از کتاب مطالع الطالبین حضرت السالکین مولفہ جامع شریف محمد قادری رمثنوی ازاوشان است)

۳۱۵۹۲

۵۵ برس ان شیخ الکل کی عمر ہوئی بعد ... کے دن انتقال ہوا

اول آن شیخ کامل مرتاض
در شرافت چو ہست مرد تمام
داد اجازت بوی ز لطف و ودود
کرد عطا خرقہ باولی سخن
خرقہ باد کرد عطا شاہ وار
داد باد خرقہ جو طیفور شام
داد باد خرقہ آبی ربیع
داد باد شیخ یمین پیر شام
داد علمدار عبد اللہ آنست
داد ہ ابابکر صدیق بود
داد بآن خرقہ رسالت پناہ

آنکہ او کرد از جہان اعراض
شد محمد شریف او را نام
مرشد او چون کرم اللہ بود
بندگی حضرت سید جمن
بندگی حضرت شاہ مدار
کار وی از فضل خدا شد تمام
رو شدہ اور اہمہ عالم مطیع
یافت چو کارش تمام نظام
خرقہ از لطف کہ سرہست
خرقہ بوی چون پے تحقیق بود
شد بکمالش ہمہ عالم گواہ

شجرہ اصحابیہ عالیہ طبقاتیہ المداریہ نقل از خزینۃ الاصفیا جلد دوم صفحہ ۳۱۱ مؤلفہ سرور خلف المفتی غلام محمد لاہوری مطبوعہ ثمر ہند لکھنؤ

خواجہ محمد رشید رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ مداریہ مین آپکو تبلاتے ہین اور اسطرح کہتے ہین بندہ امیدوار رحمت کردگار محمد رشید مصطفے اجمالی کہ مین نے اس سلسلہ مین اجازت پائی اپنے بھائی محمد تقی سے اور انھون نے سید شمس الدین محمد الحسینی النجاری اور انھون نے حاجی الحرمین الشریفین بایزید اور انھون نے شاہ فخر الدین زندہ دل سے اور انھون نے سید جان من جنتی سے انھون نے قطب الارشاد بدیع الدین مداری سے انھون نے حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اجازت پائی

شجرۂ مبارکہ عالیہ مداریہ فضل محمد شاہ سجادہ نشین درگاہ انور علی شاہ دیوانگان المداری سہسرامی از محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار سید جمال الدین جان من جنتی۔ حضرت سید شاہ الہ داد آتشی۔ حضرت شہباز۔ حضرت شاہ پیر محمد تاگی پوت۔ شاہ مدح ملنگ۔ شاہ قاسم منیری۔ شاہ سید مداری بحری۔ شاہ نور محمد۔ شاہ بینا شاہ۔ سید شاہ انور علی شاہ۔ سید شاہ قائم علی شاہ۔ شاہ فتح علی شاہ۔ شاہ ننگی شاہ۔ شاہ ہشیار محمد۔ فقیر فضل محمد شاہ

شجرۂ مداریہ شمسیہ نقل از کتاب گنج ارشدی جلد دوم صفحہ ۱۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم اشہدان لاالٰہ اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہدان محمد عبدہ ورسولہ الٰہی بعجز و نیاز افتقار وانکسار فقیر حقیر الی الکشف بدرالحق حضرت شیخ ارشد محمد رشید مصطفےٰ عفی عنہم الٰہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین حاج بیت اللہ حضرت شیخ ابویزید قدس سرہٗ الٰہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ فخرالدین زندہ دل قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت سید السادات منبع البرکات حضرت سید رحمن ہرمزی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین قطب الاقطاب حضرت شاہ بدیع الدین صاحب قطب المدار قدس سرہٗ الٰہی بحرمت سید الکونین نبی الثقلین خاتم المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ شجرہ مداریہ شمسیہ۔ الٰہی بعجز و نیاز وافتقار وانکسار فقیر حقیر الی الکشف بدر الحق حضرت شیخ محمد ارشد محمد رشید مصطفےٰ عفی عنہم الٰہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین قطب العالم ابوالبرکات شمس الحق حضرت شیخ محمد رشید مصطفےٰ عفی عنہم۔ الٰہی بحرمت قدوۃ المسترشدین و زبدۃ المحققین بندگی شیخ عبدالقدوس قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین قاضی حاجی بدھن قدس سرہ العزیز۔ الٰہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین۔ حضرت قاضی حسام الدین قدس سرہ العزیز۔ الٰہی بحرمت قدوۃ العارفین حضرت شیخ ابوالفتح قدس سرہ العزیز۔ الٰہی بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ قاذن قدس سرہ العزیز۔ الٰہی بحرمت قدوۃ العارفین ابوالواصلین حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ العزیز الٰہی بحرمت خواجہ عبداللہ مکی قدس سرہ العزیز۔ الٰہی بحرمت خواجہ عبدالاول قدس سرہ العزیز۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس سرہ العزیز۔ الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری قدس سرہ العزیز۔ الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین ابی الحسن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین والثقلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فصل در بیان مشائخ طالبان

ذکر حضرت قاضی محمود کرگ دانشمندان تیغ برہنہ خلیفۂ اجل حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس اللہ سرہ العزیز

شیخ الطریقت برہان الحقیقت خلاصۂ درگاہ معبود معدن فتوت وجود حضرت قاضی محمود کرگ دانشمند تیغ برہنہ۔ آپ علوم ظاہری و باطنی رکھتے تھے مواد ادر خواب گاہ آپکا کنتور ہے آپ کا احوال پورا بحر ذخار تحفۃ الابرار وغیرہ میں ہے مع اوان۔ احاد سترت سید ابوانس ...

بشاہ مٹھی مدار کہ ایک ہی علمار متبحر سے ہوئے ہین مراتب ولایت مین اکمل تھے آپ سے
جو سلسلہ جاری ہوا ملقب طالبان کے مشہور ہے۔ چنانچہ ان سطور مین ذکر بعضون کا
کیا جاتا ہے آستانہ آپ کا مرجع خلائق ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

جناب قاضی محمود ذی شان	فروزان آفتابے اوج جاہے
چو عازم جانب ملک بقا شد	ز دنیا آن معارف دستگاہے
نوشتم از سر آہ و بکا سال	ز دنیا آہ رفتہ دین پناہے
	۹۹۰ھ

ذکر حضرت مخدوم زمن سید ابوالحسن المعروف بشاہ مٹھی مدار رحمۃ اللہ علیہ

آپ بیٹے و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت قاضی محمود گرگ دانشمندان تیغ برہنہ کے ہین۔
مشائخ کبار و عرفاے روزگار سے ہوے ہین چونکہ نام نامی آپکا حضرت سید بدیع الدین
قطب المدار نے رکھا تھا بپاس خاطر ایک تعویذ بھی لکھا کہ ببرکت اُس تعویذ اور دعاے آنحضرت
سے وہ سب اہل سلسلہ کہ اولاد مین علماے متبحر ہوے ہین زہد ریاضت آپکا تحریر سے باہر
ہے تیس برس ایک پرانی مسجد مین یاد حق مین مشغول رہے کرامتین آپ کی کتابون مین تحریر
ہین چنانچہ صاحب بحر ذخار و مولف تحفۃ الابرار فی مناقب المدار مولانا شاہ عزیز اللہ کنتوری
نے لکھا ہیں وہ محبوب رب ودود زہد و ریاضت مین اکمل تھے خواب گاہ آپ کا کنتور شریف
من مضافات لکھنؤ مین مرجع اہل بصیرت ہے

قطعہ تاریخ وفات

شاہ مٹھے مدار قبلۂ دین	عزم فرمود چون بخلد برین
سال نقلش شد از سر الہام	رفت ہادی دین بہ علیین

ذکر سید شاہ عطاء اللہ مداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ ایک بڑے عالم باعمل اور فاضل تھے اجل اولاد امجاد مین حضرت سید ابوالحسن عرف
مٹھے مدار رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اور وہ بیٹے اور خلیفہ والد ماجد اپنے حضرت محمد شریف قدس سرہ
کے ہین کرامات آپکی صاحب بحر ذخار وغیرہ نے لکھی ہین مزار آپ کا کنتور مین بائین طرف

مزار شاہ منجھے کے ہے

قطعہ تاریخ وفات

سالکِ راہ خدا آن شہ سید عطا — رفت از دار الفنا چون سوی دار البقا
ہاتفے تاریخ او گفت بگوشم خرد — آہ ز آفاق رفت زبدۂ اہل صفا
۱۱۰۰ھ

ذکر حضرت سید غلام بدیع الدین مداری المعروف بشاہ میاںؒ

آپ ایک ہی اہل تقویٰ ہوسے ہین خلیفہ و جانشین اپنے والد سید شاہ عطاء اللہ بن سید محمد شریف مداری قدس سرہ کے ہین سخاوت آپ مین بے انتہا تھی۔ پاسداری مسافرین اور مساکین کی منظور نظر رہتی تھی جو کچھ تحفہ تحائف آتا تھا مہمانداری مین صرف کرتے تھے یہانتک کہ بال بچونکو بھی بعض روز کچھ کھانے کو نہین رہتا تھا بغرض اکل حلال تھوڑے عرصہ تک خدمت کتب خانہ شاہزادہ عظیم الشان ابن بہادر شاہ بن حضرت خلد مکانی محمد محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ انار اللہ برہانہ و منصبہ کی قبول فرمائی تھی آخر مین اسکو بھی ترک فرماکر کنتور شریف مین تشریف تشریف لائے اور گوشہ نشینی اختیار فرمائی مزار آپ کا کنتور شریف مین ہے

قطعہ تاریخ وفات

اہل عرفان جناب شاہ میان — کرد رحلت چو آن جنید زمان
ہاتف گفت از سر افسوس — از جہان آہ شاہ میان
۱۱۹۱ھ

ذکر حضرت سید احمد علی مداری رحمۃ اللہ علیہ

آپ صاحب کشف و کرامات اہل زہد و ریاضات اولاد امجاد شیخ المشائخ شاہ منجھے مدار رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ مین خلیفہ و جانشین والد ماجد اپنے حضرت سید علی اکبر قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین بہت بڑے مرتاض ہوے ہین چودہ سال کی عمر مین بارہ چلے کھینچے جب چلے سے باہر آئے آپ پر ضعف و بے طاقتی طاری نہ ہوئی بلکہ چہرہ روشن نظر آتا تھا ایک مرتبہ زیر حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے چلہ کھینچا بعد فراغ چلہ فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے وطن انھونا مین کہ بہرائچ سے چالیس کوس ہے منزل بمنزل تشریف لائے مگر مطلق آثار ضعف و بے طاقتی کے آپکے چہرہ سے نمایان نہ تھے ہمیشہ ذکر نفی و اثبات مین مشغول رہتے اکثر حالات و کشف

وکرامات آپکے درج کتابون تواریخ مین ہین صاحب بحر ذخار لکھتے ہین کہ سولہ برس قبل از انتقال نواب شجاع الدولہ کے جو بات کہ نسبت اس ریاست کے آپ نے ارشاد فرمائی اُس ریاست مین وہی ہوا مزار آپ کا موضع انھونا ملک اودھ مین واقع ہے

قطعہ تاریخ وفات

احد علی ان معین دین متین — شد ز دنیا چو سوے خلد برین
گفت ہاتف بسال ترحیلش — واصل حق بگشت اسوۂ دین
۱۱۵۵ھ

ذکر حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ وجانشین حضرت شیخ حمید قدس اللہ سرہ کے ہین شجرہ مرشدیہ آپکا ان واسطون سے حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس اللہ سرہ العزیز سے ملتا ہے کہ شیخ حسن مرید وخلیفہ شیخ حمید مداری کے اور وہ مرید وخلیفہ شیخ محمد مداری کے وہ مرید وخلیفہ حضرت شیخ عین الدین مداری کے وہ مرید وخلیفہ حضرت سید محمود قاضی گرگ دانشمند ان تیغ برہنہ کے وہ مرید وخلیفہ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار قدس اللہ سرہ العزیز کے آپ نے پرورش بہرائچ مین پائی آپکے معمولات سے تھا کہ بعد فراغت تلاوت قرآن مجید قرآن مجید لکھنے مین مصروف رہتے اور صحت اُسکی مین کمال کوشش فرماتے چنانچہ اکثر مسجدون مین وقف کیے تھے وفات آپ کی ماہ ذیحجہ مین ہوئی

قطعہ تاریخ وفات

بدہر شیخ حسن قدوۂ مشائخ بود — سوی جنت بشد از حکم حاکم ذوالمنن
چون سال رحلت شان عقل بدل پرسید — سہ بارہ آہ کشید و بگفت شیخ حسن
۱۱۰۰ھ

ذکر حضرت شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ وجانشین حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ کے تھے شجرہ مرشدیہ آپکا ان واسطون سے حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار سے ملتا ہے کہ شیخ محمود خلیفہ وجانشین شیخ حسین کے وہ خلیفہ وجانشین شیخ حمید کے وہ خلیفہ وجانشین شیخ محمد مداری کے وہ خلیفہ

وجانشین حضرت شیخ عین الدین مداری کے وہ خلیفہ وجانشین محبوب رباودو حضرت قاضی محمود دگرگ دانشمندان تیغ برہنہ کے آپکی عمر چالیس سال کی ہوئی تاریخ ۹ جمادی الاول

قطعہ تاریخ وفات

ملاذی شیخ محمود انکہ داریم — علوم فقہ و عرفان درس فرمود
چو شد دل تنگ از دنیاے دونی — طریق عالم جاوید پیمود
بسوے اصل راجع گشت ا فرع — نداے ارجعی از حق چو بشنود
چو سال رحلت او از دل من — طلب از کاتب افلاک نمود
قلم از دست خود افگند انگہ — بزاری گفت او از شیخ محمود

شجرہ شاہ ذکی الدین جانشین شاہ کرم احمد حسامی الکریمی مانکپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ واصحابہ اجمعین۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز ذات پاک صفات عالیات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت قاسم بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت امیر المومنین امام جعفر صادق رضہ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت عبد اللہ مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار ابن سید علی حلبی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت قاضی محمود قدس اللہ سرہٗ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شیخ منجھے مدار قدس اللہ سرہٗ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شیخ طٰہٰ مداری قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شیخ لاڈ مداری قدس اللہ سرہٗ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت خواجہ سلطان محمد قدس اللہ سرہ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت قطب الاقطاب حضرت شاہ عبد الکریم مانکپوری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شاہ سلطان بایزید مانکپوری قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت راز ونیا حضرت شاہ دانیال قدس اللہ سرہ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شاہ محمد احمد قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت راز ونیا حضرت شاہ محبوب عالم قدس سرہ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شاہ کرم علی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شاہ غلام چشتی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شاہ محمد محسن قدس اللہ سرہٗ۔ الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شاہ کرم احمد حسامی الکریمی مانکپوری قدس اللہ سرہٗ۔

خاکپای صغیر و کبیر فقیر ذکی الدین سجادہ نشین مانکپوری بقلم فقیر محمد رضا حسامی الکریمی مانکپوری

شجرۂ عالیہ طیفوریہ کریمیہ اشرفیہ محمدیہ شاہ امیر محمد مہدی عطا سجادہ نشین خانقاہ سلون ضلع رای بریلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد اشرف المرسلین خاتم النبیین والہ اجمعین۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلعم الٰہی بحرمت راز و نیاز امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبد اللہ مکی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت حضرت بدیع الدین سید شاہ مدار بن سید علی حلبی قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت حضرت قاضی محمود قدس اللہ سرہٗ الٰہی بحرمت حضرت شیخ نٹھے مدار قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ طٰہٰ مداری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ لاڈ مداری قدس سرہ الٰہی بحرمت خواجہ سلطان محمد قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین شاہ عبد الکریم مانکپوری قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ پیر محمد اشرف سلونی قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد پناہ قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت حضرت پیر کریم عطا قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت شاہ پیر محمد پناہ عطا قدس سرہٗ۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد حسین عطا قدس سرہ۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ پیر محمد مہدی عطا قدس سرہٗ الٰہی بعجز و عزبنی محمد نعیم عطا کریمی۔ یہ شجرہ نقل کیا کتاب تذکرۃ المتقین سے فقط

فصل در بیان مشائخ حسامیہ

ذکر حضرت عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین حضرت مولانا حسام الدین سلامتی قدس سرہ

آپ علمائے متبحر ہند سے تھے آپ اصفہانی ہیں عہد سلطنت جنت آشیان فردوس مکان سلطان ابراہیم شرقی جونپوری مین تھے جب غلبہ شوق الٰہی غالب ہوا حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار کے مرید ہو کر استفادہ حاصل کیا تھوڑی مدت مین مراتب عالیہ پر فائز ہوے اور مقربان حضرت ممدوح سے ہوے۔ اب یہان پر ذکر آپکے مریدون اور خلیفونکا لکھا جاتا ہے وفات آپکی تاریخ ۹ ربیع الاول مین ہوئی مزار پر انوار آپکا جونپور مین ہے

قطعہ تاریخ وفات

قطب فلک جہان جبروت — لاہوت معارف منیعہ
پیرش قطب المدار عالم — دادش ز سلامتی ذریعہ
آن شاہ حسام دین و دنیا — کش ہست مناقب رفیعہ
پدرش حسن ست حسینی الاصل — او بودہ در اصفہان صنیعہ
انقصہ بہم ربیع الاول — چون رفتہ بجنت وسیعہ
تاریخش را چنین خرد گفت — او بود خلیفۂ بدیعہ

ذکر حضرت مولانا وجیہ الدین ثانی گجراتی رحمتہ اللہ علیہ

آپ ایک ہی زبدۂ اتقیاے علماے عصر و مشائخ دہر سے ہوے ہیں چار واسطے سے حضرت اسوۃ المحققین شیخ الاسلام والمسلمین مولانا حسام الدین سلامتی سے ملتے ہیں آپ کی کرامتیں بہت مشہور ہیں

قطعہ تاریخ وفات

چو سوے خلد بریں رفت زیں جہان خراب — وحید عصر جنید زمان وجیہ الدین
چو جست سال وصالش دلم سروش غیب — بگفت رفت تجمل عیان وجیہ الدین

شجرہ حافظ علی نور قلندر خلف شاہ علی اکبر قلندر خلیفہ و جانشین شاہ تراب علی قلندر کاکوروی ابن شاہ محمد کاظم قلندر از اصول المقصود کہ مؤلفہ شاہ تراب علی ست

نظم

بعد حمد خالق ارض و سما — ہم پس از نعت محمد مصطفی — می کشم در نظم سلک دلپذیر
جملہ نامم ہمہ پیران پیر — کاندران جملہ ز لطف کارساز — از دو شاہنشاہ گردیدم مجاز
اولاً از والد خود بالیقین — آن شہ کاظم رئیس العارفین — کو ز طفلی کرد ما را تربیت
در شریعت ہم طریقت معرفت — بعد ازان از شاہ مسعود ولی — جانشین سید باسط علی
گو مرا از لطف خود بگرفت دست — بیعتش کردم کہ او پیر من ست — فیضیاب از باسط آن ہر دو شاہ
یک خلیفہ یک خلف بی اشتباہ — ابتدا از ام باسط زین سبب — گویم اندر جملہ شجرہ بے تعب
حاجت تکرار نام پاک شان — نیست در ہر سلسلہ من بعد آن — نام ہر یک را بترتیب از تراب

یادگیر و درج کن اندر کتاب

شجرهٔ مداریه

شاه باسط شیخ الهدیه امام
هم ابو الفتح ست مسکین در سخن
بعد ازان صدیق اکبر راهبر
شعبهٔ دوم عند دیگر غیر ازان
دیگر از اولاد شاه مجتبیٰ
از پئے تلقین خلافت یافتم

شیخ فتح و مجتبیٰ ابن همام
شیخ قاضن هم حسام الدین امام
هم امام دو سرا خیر البشر
جملها را و الد و پیرم مجاز
شاه عبد اللہ نامی پیشوا
او ز عم خویش رحمٰن نامور

عبد قدوس ست هم حاجی بدهن
هم بدیع و هم علمبردار نام
این اصول سبعه را کردم بیان
گشته ام من هم بهر یک سرفراز
نیز هر یک را اجازت یافتم
از الٰهدیه شده او مشتهر

[illegible] شیخ امین الدین باشد بعد ازان [illegible] سلطان زمانه

فصل در بیان مشائخ اجملی

شجرهٔ شاه ابو الحسن احمد نوری الملقب میاں صاحب برکاتی مارهروی

نقل از کتاب بالنور والبهانی اسانید الحدیث وسلاسل الاولیا مولفه شاه صاحب موصوف مطبوعه مطبع وکٹوریه پریس بداؤن صفحه (۷۲)

شجرهٔ عالیه مداریه

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رسوله واله وصحبه اجمعین **اما بعد** فیقول الفقیر ابو الحسن عفی عنه اجازنی بالسلسلة البدیعیة المداریه جدی ومرشدی السید ال الرسول الاحمدی قدس سره عن الحضرت اچھے میاں صاحب عن ابیه السید حمزه عن جده سید ال محمد صاحب عن صاحب البرکات المارهروی عن السید فضل الله الکالفوی عن ابیه السید احمد عن جده السید محمد صاحب عن جمال الاولیا عن الشیخ قیام الدین عن الشیخ قطب الدین عن السید جلال عبد القادر عن السید مبارک عن السید اجمل عن العارف الاجل الکامل الاکمل **مولانا بدیع الحق والدین المدار المکنفوری رحمة الله علیه** عن الشیخ عبد الله شامی عن الشیخ عبد الاول عن الشیخ امین الدین عن امیر المومنین علی رضی الله تعالی عنه

عن سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مولوی سلامت اللہ مرید وخلیفہ شاہ اچھے میاں صاحب الخ مولوی عبد القادر

بدایونی مرید وخلیفہ مولوی فضل رسول والشان مرید وخلیفہ مولوی شاہ عبد المجید والشان مرید وخلیفہ
شاہ اچھے میاں صاحب مارہروی الخ **شجرۂ صوفی محمد حسین** مرادآبادی ایشان خلیفۂ حافظ
علی حسین وے خلیفہ محمد محمود شاہ وے خلیفہ شاہ غلام حسین خلف شیخ عبد الکریم معروف بصباحی
وی خلیفہ سید شاہ آل حسن عرف شاہ اچھے میاں صاحب مارہروی الخ **شجرہ مولوی
محمد عادل** کانپوری ناروی مرید وخلیفہ حافظ محمد عبد العزیز دہلوی الملقب بہ شاہ مقبول احمد
وی از شاہ محمد غوث شہید وی از سید شاہ آل محمد المعروف بشاہ اچھے میاں الخ
شجرہ صاحبان چورہ ۔ نقل از کتاب سید امیر احمد دامی پوری خلیفہ سید شاہ خیرات علی
کالپوی منہا الطریقۃ النبی اجازت حافظ سلطان احمد شاہ خیرات علی عن ابیہ سید حسین علی وہو
عن ابیہ حضرت شاہ احمد سعید وہو عن ابیہ حضرت شاہ سلطان ابو سعید وہو عن ابیہ حضرت شاہ
فضل اللہ وہو عن ابیہ حضرت شاہ سید احمد وہو عن ابیہ قطب الاقطاب حضرت شاہ سید محمد
رضوان وہو عن مجاز حضرت شاہ جمال الاولیا وہو عن سید قیام الدین وہو مجاز عن شیخ قطب الدین
وہو مجاز عن سید السادات سید جلال الدین عبد القادر وہو مجاز عن سید المبارک وہو مجاز عن سید
السادات سید اجمل وہو مجاز عن **شیخ المشائخ حضرت سید شاہ بدیع الدین الملقب
بہ قطب المدار** حضرت شاہ مدار وہو مجاز عن عبد اللہ شامی وہو مجاز عن شیخ عبد الاول وہو مجاز
عن شیخ امین الدین وہو مجاز عن شمس المشارق والمغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ
وجہہ وہو مجاز عن ختم الانبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شجرہ سید شاہ محمد اسمٰعیل کالپوی الحال سکونت اترولی ضلع علیگدھ

سید شاہ محمد اسمٰعیل الیشان خلف وخلیفہ حضرت حبیب اللہ شاہ الیشان حضرت شاہ نلدار
ایشان بابای نور محمد الیشان را از والد ماجد محمد فیض اللہ الیشان را حضرت شاہ محمد عیسیٰ الیشان
را از حضرت شاہ جمال اللہ رامپوری بن سید شاہ محمد روشن الخ **شجرہ سید محمد بشیر** فرزند
وجانشین **سید علی کبیر عرف شاہ میرن جان** پیر وپدرش سید علی جعفر وپیرش
شاہ محمد اجمل عباسی وپیر وپدرش شاہ محمد ناصر وپیر پدرش شیخ محمد یحییٰ المعروف بہ شاہ خوب اللہ
الہ آبادی الخ دیگر **محمد علی حسین** نوری ومرشدش سید باقر علی وپدر پیرش سید انوار احمد و

پیر و پدرش سید ابو سعید و پیر و پدرش سید حسین علی و پیر و پدرش سید سلطان ابو سعید و پیر و
پدرش سید احمد سعید و پیر و پدرش سید فضل اللہ و پیر و پدرش سید احمد کاشفی و پیر و پدرش سید
محمد کالپوی و پیرش شاہ جمال اولیا کروی و پیرش شیخ قطب الدین و پیرش سید جلال عبد القادر
و پیرش سید مبارک ابن محمد و پیرش سید اجمل محمد بن احمد و پیرش شاہ بدیع الدین مدار
و پیرش شیخ عبد اللہ شامی و پیرش شیخ عبد الاول و پیرش شیخ امین الدین و امام علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ و پیرش سید المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
و این طریقہ بصدیق اکبر رضی اللہ عنہ نیز میرسد شجرہ طریقہ شریفہ کاملہ عالیہ مداریہ
سید علی نقی شاہ بحر موی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
و آلہ و اصحابہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت خواجہ حسن بصری حضرت خواجہ حبیب
عجمی حضرت خواجہ بایزید بسطامی حضرت عین الدین ابو محمد طیفور شامی حضرت شاہ
بدیع الدین مدار ابن سید علی حلبی حضرت شاہ درویش محمد بانوار مدار ثانی حضرت سید شاہ حاجی
عنایت اللہ سرمست حضرت بندگی شاہ عظمت اللہ اکبر آبادی حضرت شاہ نصیر الدین محمد بانوار
حضرت عشق اللہ شاہ حضرت شاہ اہل اللہ حضرت سید شاہ یٰسین حضرت سید مہدی علی
شاہ سید شاہ علی نقی بحر موی ۔ **نسبت دیگر** حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و
اصحابہ وسلم حضرت علی مرتضیٰ حضرت امام حسین شہید کربلا حضرت شاہ ربیع المقدس
حضرت طیفور شامی حضرت شاہ رفیع الدین شامی حضرت شاہ معین الدین شامی حضرت
شاہ عبد اللہ المکی حضرت **شاہ بدیع الدین قطب المدار** قدس اسرارہم حضرت
شاہ درویش محمد بانوار مدار ثانی حضرت سید حاجی عنایت اللہ سرمست الخ **نسبت
ثالث** حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حضرت علی حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ
عنہم حضرت عبد اللہ علمبردار حضرت یمین الدین شامی حضرت عین الدین شامی حضرت طیفور شامی
حضرت بدیع الدین شاہ مدار حضرت سید شاہ اجمل بہرائچی حضرت سید بڈھن بہرائچی
حضرت درویش محمد قاسم اودھی حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی حضرت جلال الدین
تھانیسری حضرت شیخ نظام الدین بلخی حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی حضرت
شیخ داؤد گنگوہی حضرت شاہ سید ابو المعالی انبیٹھوی حضرت میران سید شاہ بھیکھ حضرت محمد سالم
حضرت سید محمد اعظم حضرت حافظ محمد موسیٰ حضرت محمد حسین عرف حافظ بانکے شاہ علی نقی بحر موی
**شجرہ در طریقہ کاملہ عالیہ مداریہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
مولوی فقیر محمد حسین الہ آبادی ۔ نسبت** بیعت و ارتباط صحبت و اجازت

ازحضرت ہادینا و مرشدنا وسیلۃ الوصول الی اللہ حاجی امداد اللہ چشتی المداری ادام اللہ
فیوضہ است وایشانرا ازحضرت میانجو شاہ نور محمد جھنجھانوی وایشانرا ازشیخ المشائخ حاجی
شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی وایشانرا ازشاہ عبدالباری امروہی وایشانرا ازشاہ عبدالہادی
امروہی وایشان را ازشاہ عضدالدین وایشانرا ازشاہ محمد مکی وایشانرا ازشاہ محمدی وایشانرا
ازشیخ محب اللہ الہ آبادی وایشانرا ازشیخ ابوسعید گنگوہی وایشانرا ازشیخ نظام الدین
بلخی وایشانرا ازشیخ جلال الدین تھانیسری وایشانرا ازشیخ عبدالقدوس گنگوہی وایشانرا
ازدرویش محمد بن قاسم اودھی وایشانرا ازسید بڈھن بہرائچی وایشانرا ازسید اجمل بہرائچی و
ایشانرا ازسیدنا شیخ المشائخ حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رضی اللہ تعالی عنہ
وایشانرا ازطیفور شامی وایشانرا ازعین الدین شامی وایشانرا ازیمین الدین شامی وایشانرا
ازحضرت عبداللہ علمبردار وایشانرا ازامیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ وایشانرا
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شجرہ مولوی احمد حسن مدرس
مدرسہ اسلامیہ واقع کانپور بدانکہ فقیر احمد حسن عفی عنہ را نسبت بیعت از حاجی
الحرمین حاجی امداد اللہ چشتی المداریست وایشانرا ازمولانا و مرشدنا حضرت میانجو نور محمد
جھنجھانوی وایشانرا ازشیخ المشائخ حاجی شاہ عبدالرحیم ولایتی وایشانرا ازشاہ عبدالباری
وایشانرا ازشاہ عبدالہادی وایشانرا ازشاہ عضدالدین وایشانرا ازشاہ محمد مکی وایشانرا از
شاہ محمدی وایشانرا ازشیخ محب اللہ الہ آبادی وایشانرا ازشیخ ابوسعید وایشانرا ازشیخ نظام الدین
وایشانرا ازشیخ جلال الدین وایشانرا ازشیخ عبدالقدوس گنگوہی وایشانرا ازشیخ درویش محمد بن قاسم
اودھی وایشانرا ازسید ازسید بڈھن بہرائچی وایشانرا ازسید اجمل بہرائچی وایشانرا ازامام
الطریقت برہان الحقیقت حضرت شیخ بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار
وایشانرا ازطیفور شامی وایشانرا ازعین الدین شامی وایشانرا ازیمین الدین وایشان را از
حضرت عبداللہ علمبردار وایشانرا ازامیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ وایشان را از
حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مولوی عبدالسلام ساکن ہسوا
ضلع فتح پور خلفایش انعوی مانند مثل حکیم امین الدین سکنہ گنتھوا پرگنہ
کڑا مرید شاہ عبدالغنی وخلیفہ ایشان و مولوی سکندر خان ساکن نعالقس پور ضلع لکھنؤ مرید مولوی
شاہ محمد مظہر خلیفہ ایشان و شاہ نجم الدین سکنہ بھاگل پور خلیفہ ایشان و شاہ قدرت علی ساکن
جیت پرگنہ ہسوہ ضلع فتح پور خلیفہ ایشان و مولوی ابوالقاسم خلیفہ امین الدین مذکورہ برادرزادہ
مولوی عبدالسلام خلف مولوی عبدالعزیز برادر شاہ عبدالسلام اسم تاریخی (سید اظہر الدین)
۱۲۶۵

شاہ محمد محسن کاکوروی خلیفہ الیشان **شجرۂ عالیہ مداریہ** محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ حضرت آبابکر صدیق حضرت عبداللہ علمبردار حضرت شیخ یمین الدین
شامی حضرت علین الدین شامی حضرت طیفور شامی حضرت **بدیع الدین** شاہ مدار حضرت
سید اجمل بہرائچی حضرت سید بڈھن بہرائچی۔ حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی حضرت
عبدالقدوس گنگوہی حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی حضرت شیخ عبدالاحد حضرت شیخ احمد مجدد
الف ثانی حضرت خواجہ محمد سعید حضرت عبدالاحد شاہ گل حضرت شیخ محمد عابد۔ حضرت مرزا
مظہر جان جانان حضرت عبداللہ المعروف لغلام علی شاہ حضرت شاہ ابوسعید حضرت
شاہ احمد سعید مولوی عبدالسلام سنہ ۹ عبدالسلام بود بدار السلام رفت ۔۔ ازین مصرع
تاریخ وفاتش پیداست **مولوی میر احسن علی فتحپوری** ابن میر احسان علی مرید وخلیفہ
شاہ احمد سعید دہلوی موصوف الصدر **مولوی ظہور الاسلام** خلف وجانشین میر مرحوم
شجرہ الیشان ہمین ست کہ بالا مذکور شد **شجرۂ طیبہ** مداریہ **شاہ عبدالرزاق**
خلیفہ وجانشین شاہ عبداللہ گورکھپوری بدین وسائط می نگارند فقیر
عبدالرزاق حضرت شاہ عبداللہ گورکھپوری حضرت شاہ عباداللہ الھونوی حضرت شاہ محمد گلزار
کشنوی حضرت مولوی سید ابوالحسن نصیر آبادی حضرت مولوی مراداللہ تھانیسری حضرت
مولوی نعیم اللہ بہرائچی حضرت مرزا مظہر جان جانان حضرت شیخ محمد عابد حضرت شیخ عبدالاحد
شاہ گل وحضرت خواجہ محمد سعید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی حضرت شیخ عبدالاحد حضرت شیخ
رکن الدین گنگوہی حضرت عبدالقدوس گنگوہی حضرت شیخ درویش محمد قاسم اودھی حضرت سید
شاہ بڈھن بہرائچی حضرت سید اجمل بہرائچی **حضرت بدیع الدین شاہ مدار** حضرت
شیخ طیفوری شامی حضرت شیخ علین الدین شامی حضرت یمین الدین شامی حضرت عبداللہ علمبردار
حضرت ابابکر صدیق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **شجرۂ محمد شیر شاہ**
ساکن پیلی بھیت۔ شجرۂ بدیعیہ مداریہ۔ فقیر محمد شیر نسبت بیعت وارتباط صحبت
واجازت از حضرت قبلہ احمد علی شاہ صاحب والیشان از حضرت قبلہ درگاہی شاہ صاحب
رامپوری والیشان از حضرت قبلہ شاہ حافظ جمال اللہ صاحب رامپوری والیشان از حضرت
قبلہ قطب الدین صاحب مدفون مدینہ منورہ والیشان از حضرت قبلہ خواجہ زبیر والیشان از
حضرت قبلہ محمد نقشبند والیشان از حضرت قبلہ خواجہ معصوم والیشان از حضرت قبلہ شیخ احمد
مجدد الف ثانی والیشان از حضرت قبلہ شیخ عبدالاحد والیشان از حضرت قبلہ شیخ رکن الدین
گنگوہی والیشان از حضرت قبلہ عبدالقدوس گنگوہی والیشان از حضرت قبلہ شیخ درویش ابن قاسم

اودعی وایشانرا از حضرت قبله سید شاہ بڈھن بہرائچی وایشانرا از حضرت قبله سید اجمل بہرائچی
وایشانرا از حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار مکنپوری وایشانرا از حضرت طیفور شامی وایشانرا از حضرت
عین الدین شامی وایشانرا از حضرت شیخ امین الدین شامی وایشانرا از حضرت عبد اللہ
علمبردار وایشانرا از حضرت ابا بکر صدیق وایشانرا از حضرت خاتم النبیین سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم از اجازت شیخنا مرشدنا حضرت قبله محمد تیسیر صاحب دامت
برکاتہ بقلم محمد گلاب خان عفی عنہ ساکن موضع شمس پور ضلع فیض آباد تحصیل اکبرپور وارد
حال مقام آستانہ حضرت ممدوح پیلی بھیت شجرہ شاہ امیر اللہ صفی پوری۔
معرفت عزیزی مولا بخش ساکن دیوہہ بدست آمدہ لہذا درینجا نقل کردہ می آید ھو اللہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم الانام شاہ امیر اللہ صفوی قدس سرہ الٰہی بحرمت
راز و نیاز حضرت مخدوم قطب زمانہ حضرت شاہ حفیظ اللہ قدس اللہ سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیاز
حضرت مخدوم شاہ محمدی عرف شاہ غلام پیر قدس اللہ سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم
شاہ انعام اللہ قدس سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ عبد اللہ قدس اللہ سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ یونس قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم
شاہ زاہد قدس اللہ سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ عبد الرحمٰن قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ اکرم قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت
مخدوم شاہ بندگی مبارک قدس اللہ سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ صفی
قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز مخدوم شیخ سعد قدس اللہ سرہٗ الٰہی بحرمت راز و نیاز
حضرت مخدوم سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید
اجمل بہرائچی قدس اللہ سرہ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم سید بدیع الدین قطب
المدار قدس اللہ سرہ وصاحبان صفی پور را بطریقۂ دیگر نیز اجازت است یعنی بوسائط حضرت
مخدوم جہانیان رحمۃ اللہ علیہم سلسلہ رسیدہ چنانچہ شجرہ صوفی باصفا میدان تسلیم ورضا
احمد اختر گرگانی نبیرہ کبیر ابوظفر جنت مکانی سکونت الحال قصبہ کرانہ محلہ خیل ضلع مظفر نگر
الیشان شجرہ پیران طریقت خویش در تذکرۃ الفقرا بدین طریق تحریر فرمودہ سلسلہ مداریہ کاتب الحروف
کمترین کو خرقہ مرزا روشن بخت گورگانی سے پہونچا انکو میر محمدی دہلوی سے پہونچا اُن کو اُن کے
ماموں سید فتح علی شاہ دہلوی سے اُنکو سید عوض خان شہید سے اُنکو سید عبد الکریم محقق سے
اُنکو سید تلج سے اُنکو سید شرف الدین سے اُنکو شاہ مصطفےٰ صوفی سے اُنکو شاہ داؤد عارف سے
اُنکو بندگی خواجہ پیرن سلطان سے اُن کو شیخ حامد منجھن گوشہ نشین سے اُن کو داؤد
سے اُنکو سید صدر الدین سے اُنکو مخدوم جہانیاں جہان گشت سے اُنکو حضرت سید بدیع الدین

شاہ مدار سے انکو حضرت طیفور شامی سے انکو خواجہ حبیب عجمی سے الخ شجرۂ مداریہ حضرت
مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی بدین وسائط شیخ احمد
الفاروقی السرہندی ایشان از پدر خود شیخ عبد الاحد بن زین العابدین ایشان از پیر خود شیخ
رکن الدین ایشان از پدر خود شیخ عبد القدوس گنگوہی ایشان از درویش محمد بن قاسم اودھی
ایشان از سید بدھن بہرائچی ایشان از پدر خود سید اجمل بہرائچی ایشان از حضرت قطب الاقطاب
سید بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ تعالے سرہ شجرہ مولانا فضل رحمٰن
مراد آبادی الطبقاتیہ المداریہ مولوی فضل رحمٰن ایشان اجازت از حضرت شاہ
محمد آفاق و ایشان از حضرت خواجہ ضیاء الدین و ایشان از حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر و
ایشان از حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی و ایشان از حضرت خواجہ محمد معصوم و ایشان از
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی الخ۔

شجرۂ مداریہ

شجرۂ خلافت پیران طیفو قدس سرہم المعروف و مداری نسبت
فقیر حقیر حاجی حمید عرف شیخ محمد غوث بحضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور قدس
سرہ نسبت الشان بحضرت شیخ ہدایت اللہ سرمست قدس اللہ سرہ نسبت الشان بحضرت
قاضن مداری قدس اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت شیخ حسام الدین سلامتی مداری قدس اللہ
سرہ نسبت الشان بحضرت شیخ بدیع الدین شاہ مدار قدس اللہ سرہ نسبت الیسان بحضرت
طیفور سامی قدس اللہ سرہ نسبت ایشان بحضرت شیخ یمین الدین شامی قدس اللہ سرہ
نسبت ایشان بحضرت شیخ عبد اللہ علمبردار قدس اللہ سرہا نسبت ایشان بحضرت امیر المومنین
ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ نسبت الشان بحضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم شجرہ شیخ عیسیٰ فقیہ محدث صوفی مفتی گویاموی
بدین وسائط است شیخ عیسیٰ فقیہ محدث گویاموی۔ علامہ وجیہ الدین گجراتی۔ شیخ
محمد غوث گوالیاری۔ حضرت حاجی ظہور غفور حضرت ابو الفتح ہدایت اللہ سرمست۔ حضرت قاضی
قاضن حضرت مولانا حسام الدین سلامتی۔ حضرت قطب الاقطاب سید بدیع الدین قطب المدار
قدس سرہٗ۔ حضرت طیفور شامی۔ حضرت امین الدین سامی۔ حضرت بہاؤ الدین سامی۔ حضرت
عبد العزیز مکی۔ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

شجرہ مداریہ شاہ امین الدین احمد ساکن بہار سجادہ نشین خانقاہ حضرت

مخدوم الملک یحیی منیری از کتاب سلسلة الالی مطبوعہ مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ مولفۂ شاہ صاحب یکم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۱ھ

بآن فرمان رواے قاب قوسین	محمد دو دستار قرة العین
بہ ممدوح خدا صدیق اکبر	بزرگ از جملہ یاران پیمبر
بہ بوالخیر آنکہ شاہ صادقین ست	علمبردار ختم المرسلین ست
بہ قطب دو جہان طیفور شامی	لبش را مایۂ یحیی العظامی
بہ عالی بارگاہ ذات اقدس	ربیع آن ساکن بیت المقدس
بعبد اللہ کی کاندر آیمن	گدایانش چو شاہان و سلاطین
بہ پیر سجدہ گاہ اہل عرفان	بدیع الدین مدار اہل ایمان
بہ آن شاہ حسام الدین پر از نور	کہ در عالم فتاد از فیضش شور
بہ آن از لوث دنیا پاک دامن	شہ فردوس مسکن شاہ قاضن
بہ شیخ بادۂ توحید در دست	شہ بو الفتح دوران پیر سر مست
بآن حاجی حمید آن صاحب دل	سپہر معرفت را بدر کامل
بہ سر انداز غوث سالک راہ	شہ عبد السلام آن شاہ ذیجاہ
بہ آن سید نصیر الدین کہ عالم	از و جویند نصرت جملہ باہم
بآن سید تقی کز اتقایش	خلائق جملہ مشغول نیایش
بوقت پاک صاحب حالت و قال	نظام الدین بزرگ کامل الحال
بآن ہادی کش اہل اللہ دانند	بنامش خلق اہل اللہ خوانند
بشیخ وقت سلطان حقیقت	محمد جعفر آن پیر طریقت
بہ خوش خلقے کہ در لفظ مسمے	خلیل الدین خلیل اللہ بمعنے
بہ منعم کو ز فضل منعم پاک	نعمہاے فراوان کردہ ادراک
بہ محبوبیکہ چشم جان بر دیش	حسن شد با علی نام نکویش
بشیخ دین کہ در عالم ولی شد	معرف حضرت یحیی علی شد
بآن اشرف علی فردوس مسکن	کہ اشفاق و کرم را بود مخزن
بہ پیر من جمال آن نور سیما	کہ آمد در کمال فقر یکتا

شجرۂ حکیم سید قربان حسین شاہ ابن حکیم اولاد حسین

ابن حکیم سید شیر علی ابن سید السادات منبع الحسنات حکیم نورالدین قادری الچشتی
السہروردی المداری قطب اکبرآبادی محلہ گدھیا

شجرۂ مداریہ

چو احمد فیض خود صدیق را داد
مرید او کمین الدین شامی مست
بدیع الدین از وبس فیضہا یافت
مریدش شیخ قاضن پیر سرمست
مرید او محمد غوث باشان
از و شاہ رضا وہم عنایت
ازان فیض رسید امجد علی را
بلطف بیکران شاہ امجد
ز نورالدین احمد فیض کامل
خداوندا طفیل این بزرگان

بعبد اللہ رسید آن علم ارشاد
از وطیفور ہم بانیک نامیست
حسام الدین از و نور بیا یافت
وز و حاجی ظہور آمد زبردست
از و عارف از و عیسیٰ و برہان
ضیاء الدین از وہم یافت دولت
محب ہر نبی و ہر ولی را
شدہ مشمول نورالدین احمد
بسید مہر علی گردید حاصل
بکن رحمے بحال زار قربان

ہر کرا باشد تمنا دیدن پروردگار
ہر زبان با صدق خواند شجرۂ قطب المدار

شجرۂ طیبہ اصلہا ثابتہ وفرعہا فی السماء افضل السلسلہ عالیہ طبقاتیہ المداریہ

یا الٰہی ذات پاک مصطفیٰ کے واسطے
اور حبیب عجمی عادل سخی کے واسطے
دور کر رنج دلی ہے سخت مجھکو بیکلی
اور محمود جناب باعطا کے واسطے
رحم کر نور الحسن کے واسطے اے کبریا
بدر عالم شاہ کامل باخدا کے واسطے
شہ غلام سید ارد وہم بحر نصیرالدین پیر
اس غلام حسین شاہ پارسا کے واسطے

ہو کرم مجھ پر علی مشکلکشا کے واسطے
ہو دعا مقبول میری اے خداوند کریم
شاہ بدیع الدین مدار دوسرا کے واسطے
بو المظفر حضرت محمود ثانی کے لیے
اور نصیرالدین عادل باصفا کے واسطے
یا خدا بحر محمد حامد پیر ہدا
اور عطار حسین مرد باخدا کے واسطے
بحر احمد یا خدا جملہ دعائیں کر قبول

دور کر رنج و الم بحر حسن بصری امام
حضرت طیفور شامی پیشوا کے واسطے
صدقہ انکا جو کہ تھے ارغون سجادہ نشین
کھولدے باب اجابت ابتدا کے واسطے
بو الحسن عبد الغنی کے واسطے کر شادکام
حضرت مخدوم عالم رہنما کے واسطے
اے خدا تو نعمت دارین مجھکو کر عطا
سید ذاکر حسین باسخا کے واسطے

سلسلہ میں جو کہ ہو سید بدیع الدین کے
مشکلیں حل اسکی ہوں مشکلکشا کے واسطے

ذکر چار پیر چودہ خانوادہ کا نقل کیا کتاب کلیات

مدولیہ فی احوال اولیاء اللہ موسوم باسم تاریخی تحفۃ الابرار مطبع رضوی
لی صفحہ(٦) و تحقیقات چشتی مطبع کوہ نور واقع لاہور و سراج الفقرا مطبع
ح الکریم بمبئی دوکان نمبر(٦٥) و تذکرۃ الفقرا مطبع فخر المطابع لکھنؤ و سراج السالکین سے

گر ترا شوق دانشست ای شاہ — اول از چار پیر شو آگاہ
نزد بعضی چہار یار کبار — چار پیر اند در جہان بشمار
ہم بہ نزدیک دیگران بی زور — چار پیر از علی شدہ مذکور
اول این را حسن دوم است حسین — بعد ازان حسن بصری باشین
چہارم ازان کمیل زیاد — رحمت حق نثار بر ہمہ باد
از حسن بصری امام زمان — چاردہ خانوادہ شد بجہان
آنکہ زو بود در خلیفہ تمام — اول این را حبیب عجمی نام
دوم عبد الواحد است بنام — ہست بن زید پیشوای انام
از حبیب عجمی محب اللہ — گشت نو خانوادہ حق اللہ
اول این را حبیبیہ نامند — دوم طیفوریہ مہتابند
کرخیہ سقطیہ سوم و چہار — پنجم را جنیدیہ آشکار
ششم گازرونیہ گفت اند — ہفتم بازطوسیہ گشت اند
ہشت فردوسیہ ششم نام — نہم سہروردیہ باکام
از عبید است واحد مذکور — پنج شد خانوادہ مشہور
زیدیہ و عیاضیہ میدان — سوم را ادہمیہ می خوان

چہارم را ہبیریہ گویند
پنجم چشتیہ خواجہ اند

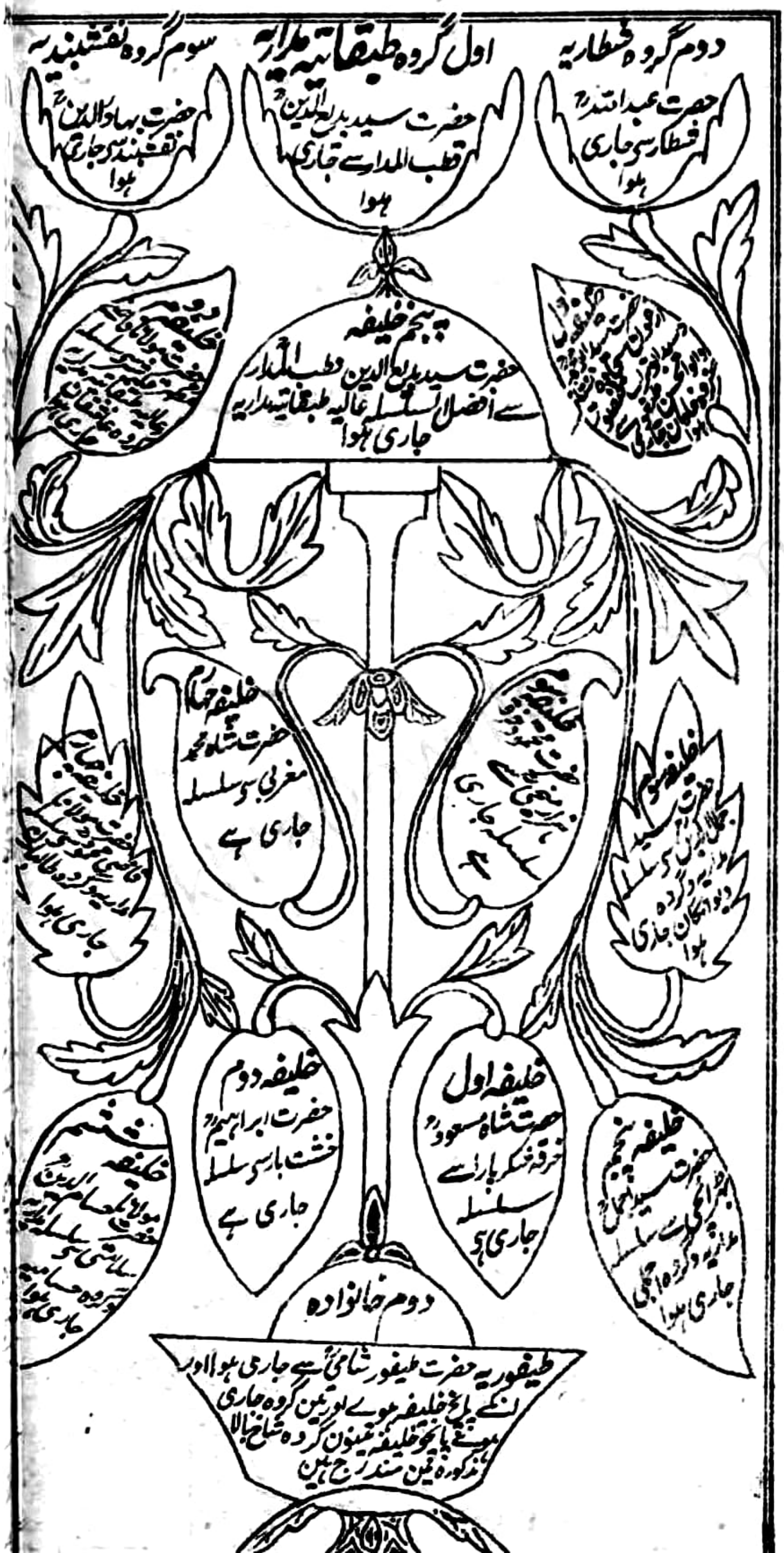
اول گروہ طبقاتیہ مداریہ
حضرت سید بدیع الدین قطب المدار سے جاری ہوا
دوم گروہ قسطاریہ
حضرت عبداللہ قسطار سے جاری ہوا
سوم گروہ نقشبندیہ
حضرت بہاؤالدین نقشبند سے جاری ہوا
پنجم خلیفہ
حضرت سید بدیع الدین قطب المدار سے افضل سلسلہ عالیہ طبقاتیہ مداریہ جاری ہوا
خلیفہ چہارم
حضرت شاہ محمد مغربی سے سلسلہ جاری ہے
خلیفہ سوم
خلیفہ دوم
حضرت ابراہیم خشت بار سے سلسلہ جاری ہے
خلیفہ اول
حضرت شاہ مسعود خرقہ شکر بار سے سلسلہ جاری ہے
خلیفہ ششم
خلیفہ پنجم
دوم خانوادہ
طیفوریہ حضرت طیفور شامی سے جاری ہوا اور
انکے پانچ خلیفہ ہوے اور تین گروہ جاری
ہوئے پانچوں خلیفہ تینوں گروہ شاخ بالا
مذکورہ میں مندرج ہیں

ذکر خیر جناب گردون رکاب فیضماب معلی القاب برگزید بارگاہ رب العالمین نور دیدۂ جناب سید المرسلین لخت جگر حضرت سید بدیع الدین جناب حافظ و عالم و کامل سید محمد پیر نصیر الدین صاحب سجادہ نشین ارغونی المداری مکن پوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سے کرامتین بہت سی ہوئین۔ مگر ایکبار کا ذکر ہی کہ آپ بنابر ہدایت مریدین و معتقدین تشریف شریف طرف ضلع مراد آباد کے لیے جاتے تھے اور بہت سے پیرزادگان و نیز ملازمان مکنپور شریف کے ہمراہ تھے۔ ایام گرمی تھے۔ دوپہر کے وقت ایک میدان جنگل بیابان مین سب صاحبان کا گذر ہوا۔ کسی کو پیاس معلوم ہوئی چند فاصلہ پر ایک چاہ نظر آیا سب صاحبان ایک درخت برگد کے سایہ مین ٹھہر گئے ملازم لوٹا ڈور لیکر چاہ پر گیا دیکھا تو وہ چاہ بالکل پانی سے خشک ہی واپس آن کر کہنے لگا کہ اس چاہ مین ایک قطرہ پانی نہین۔ آپنے یہ کلام اُس ملازم کا سُنکر جناب باری مین التجا کی۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی دعا قبول فرمائی۔ ملازم سے ارشاد کیا کہ جا بھائی پیاسونکو پانی پلا دہ مگر آپنے مکرر فرمایا کیا قدرت خداوند علے فقرا کا منکر ہے پانی کیون نہین لاتا دیکھ چاہ خشک لبریز ہے۔ یہ سُنکر ملازم مع چند کس ہمراہی کے چاہ پر گیا۔ دیکھا تو فی الحقیقت پانی جوش مارتا ہوا اوپر کو چلا آتا ہی پھر تو ہر کس نے بغیر ڈور اپنے اپنے برتن پانی سے لبریز کر لیے اور آپکی کرامات کے قائل ہو کر آفرین کرتے ہوے وہان سے واپس آئے اور سب پیاسونکو سیراب کیا۔ یہانتک کہ جانوران ہمراہی تک نے اُس پانی سے فائدہ اُٹھایا بعدہ وہان سے اپنی منزل مقصود کو روانہ ہوے چنانچہ وہ کنوان بعد اس واقعہ کے کبھی خشک نہ ہوا اکثر آیندو روند کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کنوین کا ابھی تک وہی حال ہے۔ وقت انتقال آپکے ہر بُن مُو سے کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نکلتا تھا شعر

نکلے گا وہ دہن سے دل مین جو بس رہا ہو
دل ہی مین گر نہین ہی تو کیا دہن سی نکلے

آپکی پیدایش تاریخ یکم جمادی الاول دن پیر سنہ ۱۱۸۰ھ مین ہوئی۔ وفات آپکی بائیس محرم دن جمعہ سنہ ۱۲۹۷ھ مزار آپکا مکن پور متصل درگاہ قریب پھاٹک ارغونی ہے۔

جملہ فقراء مداریہ کو ہدایت

فقراء مداریہ سرگروہ وغیرہ کو چاہیے کہ پیرزادے مکنپور شریف کے جہان کہین مل جائین

یا مکان پر جائین تو انکے سامنے جاکر اور کان پر ہاتھ رکھکر۔ حق اللہ محمد مدار کہین جب وہ پیرزادے
صاحب دم مدار کہین پھر کانون پر سے ہاتھ ہٹھالین کیونکہ یہ خاندان عالیہ طبقاتیہ مداریہ مین ایک
رمز ہے اور وہ جس چارپائی پر بیٹھے ہون اُس چارپائی پر نہ بیٹھین۔ اور جناب حضرت سید بدیع الدین
قطب الاقطاب قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کا احوال و شغل اشغال درود وظائف دریافت
کرین جب چلین تو اپنی حیثیت کے بموجب نذر دین اور آن حضرت کے احوال کی کتاب جہان
کہین سے اُسکو خرید کرکے اپنے پاس رکھین شجرہ و نسب نامہ آنحضرت کا زبانی یاد کرین تاکہ
جو دریافت کرے اُسکو پڑھکر سنادین۔ صوم صلوٰۃ حج و زکات کے پابند رہین۔ اگر کوئی صاحب
کتاب آنحضرت کی شان مین و خلفاؤنکا حال تحریر کرین اور اُنکو چھپوانے کی وسعت نہ ہو تو چندہ
جمع کرکے کتاب چھپوادین۔ اور آنحضرت کا عرس تاریخ یکم ماہ جمادی الاول سے شروع ہوکر
تاریخ ۱۷ کو ختم ہوتا ہے۔ تو عرس سے ایک ماہ پیشتر بلا تعداد روپیہ روانہ کیا جاوے تاکہ
جس سے ایک لنگر خانہ جاری ہوکر تمام دنیا مین نام روشن ہو۔ اور اپنے سب کامون کو ترک کرکے
سامان ڈنکا و نشان ماہی و مراتب لیکر عرس شریف مین سال بسال شامل ہوا کرین۔ اگر کوئی
مشکل کام ہو یا بہت دور دراز کا فیصلہ ہو یا پاس سفر خرچ نہ ہونے کی وجہ سے نہ آسکین تو
اپنی اپنی حیثیت کے بموجب سعید کونین مولانا سید ذاکر حسین مکنپوری کے نام بذریعہ منی آرڈر
روپیہ روانہ کرین۔ تاکہ اُس روپیہ کی شیرنی لیکر زائرون کو تقسیم کیجاوے اپنے لڑکونکو علم پڑھاوین
اپنی پوشاک اپنا ریاض بتلاوین اپنے خاندان کا روزمرہ ذکر شغل اشغال درود وظائف شجرہ
وغیرہ یاد کرایا کرین۔ اور ہر ماہ کی تاریخ ۱۷ کو روزہ رکھکر شام کیوقت حضرت سید بدیع الدین
قطب المدار کا فاتحہ شیرنی وغیرہ پر دیگر روزہ افطار کرکے تقسیم کیا کرین اگر کسی سرگروہ فقراد
کا انتقال ہوجائے اور اُسکا مرید گدی پر بیٹھنا چاہے تو اُسکو چاہیے کہ سند و سکہ سلطانی قصبہ
دار النور کرامت ظہور حضرت مکنپور شریف کے پیرزادگان سے منگوالین اور جملہ گرد و نواح کے
فقراؤن کو جمع کرکے گدی پر بیٹھے یا خود عرس مین مکنپور شریف چلا جائے تو اُسکے سب کام درست
ہوجائین ورنہ بلا سند و سکہ سلطانی کسی کو مجاز نہین جو گدی پر بیٹھے اگر جو شخص بیٹھ جائے گا
تو اُسکی حیثیت کے بموجب جملہ پیرزادگان مکنپور شریف کو اختیار ہے کہ اُسکو گدی سے علیحدہ
کردین اور روپیہ جرمانہ کرکے پھر دوبارہ گدی پر بٹھلائین اور عرس یا میلہ بسنت مین جو نیلے
سلکہ ہوین تو اپنے اپنے تکون یعنی مقام جو مقرر ہین رہا کرین یا درگاہ معلّےٰ مین رہین کسی پیرزادے
کے مکان پر نہ رہین ہان البتہ اگر کوئی پیرزادے صاحب دعوت کرین تو انکی دعوت منظور کرکے
اُنکے مکان پر کھانے کو جائین ان ہدایتون پر فقرا مداریہ کو عمل کرنا چاہیے۔

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع علید التیم جناب مولانا حسین بخش صاحب المتخلص نعیم فیروز آباد ضلع آگرہ شاگرد جناب مولانا جرأت علی شاہ صاحب المتخلص بیریا مکنپوری مرحوم مغفور

بدیع العجائب جو ذاکر لکھی
کہ تم لوگ اُنکے بھی ہو یادگار
لکھو تم یہ ہے انفاق عجیب
کہ ذکر الغرائب ہی یہ نام بھی
ہوئی بحر تاریخ فکر عظیم
سن طبع ہیں (کیا عجیب وغریب)
رہے تم سے خوش روح قطب المدار
تو ملہم نے دی یہ صدا ای نعیم

ولہ

واہ کیا ذکر الغرائب آپنے ذاکر لکھی
منکشف ہی جسمیں حال حضرت قطب المدار
پھر ہوا دل کا تقاضا سن مسیحی کر رقم
بولا ہاتف کسلیے مجبور ہو لکھدو نعیم
روزمرہ صاف ہے حق زبان دانی یہی
کام تھا مشکل ہوا لیکن باسانی یہی
پھر ہوئی پیدا طبیعت میں بھی جولانی یہی
عیسوی سن (نسخہ بیمثل ولاثانی یہی)
۱۹۱۶ع

قطعہ تاریخ طبع ہنر گستر شیخ عبد الرزاق صاحب شرر فیروز آبادی شاگرد مولوی نعیم

آفرین باد ذاکر خوش خو
کیوں نہ عالی ہمم کہیں تمکو
فکر تاریخ تھی کہ ہاتف نے
کہا مقبول یہ کتاب بھی ہو
سر انصاف سے شرر تم بھی
ذکر قطب المدار خوب لکھو
۱۹۱۶ع

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع سلیم جناب قاضی حکیم یوسف علی خانصاحب یوسف رئیس اعظم فیروز آباد

کیا لکھی کتاب تمنے ذاکر روشن
تاریخ مسیحی کے کھلا گل یوسف
حالات مدار کا ہے گویا مخزن
بے خار و بے خزاں ہوا یہ گلشن
۱۹۱۶ع

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع حکیم واحد علی خان صاحب واحد برخوردار خورد یوسف علی خان مذکور

جو لکھا ہی تمنے ذاکر ذکر مدار صاحب
ایسی حال میں لکھی ہیں گو ڈھیری ذ کتابیں
یہ بزرگ آپکے ہیں وہ ہیں غیر شخص صاحب
جو چھپی کتاب واحد تو رہیگی یادگاری
مجھے فکر میں جو دیکھا تو کہا یہ دل نے مجھسے
ہے زبان سلیس اچھی اور صاف روزمرہ
مگر آپ کا ہے بیشک اُنسے خیال عمدہ
کہاں اُنکی واقفیت ہو آپ سے زیادہ
لکھوں سال طبع اسکی ہوا جسگھڑی ارادہ
سر آبرو سے لکھدو ذاکر ہے بیمثال نسخہ
۱۳۳۴ھ

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع منشی محبوب علی خان المتخلص اختر رئیس فیروز آباد شاگرد مولانا مذکور

صد آفرین ہے سید ذاکر حسین کو
دلچسپ دلپسند ہی اچھا محاورہ
آئینہ اسمیں حال ہے قطب المدار کا
یہ فکر تھی کھلے گل تاریخ ہجریہ
اختر صدا یہ آئی سر آسمان سے
ناظم ہیں پر مدار کا لکھا ہے حال نثر
ناظم کو گو کہ کچھ نہیں لکھنا محال نثر
بیجا نہیں کہوں جو بدیع الجمال نثر
پھولا ہوا ہے یہ چمن لازوال نثر
تاریخ سال طبع لکھو دے بے مثال نثر
۱۳۳۴ھ

اعلان واجب البیان

ادھر بھی بہر خدا دیکھ لیجیے دم بھر — کہ اک نگاہ کے امیدوار ہم بھی ہین

سبحان اللہ سبحان اللہ جناب حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رحمۃ اللہ
علیہ کی شان مین صدہا کتابین شائع ہوچکی ہین مگر آجتک ایسی کتاب فصاحت آمیز
بلاغت خیز شائع نہین ہوئی اس کتاب کا نام بھی اسم بامسمےٰ **بدیع العجائب** معروف بہ
ذکر الغرائب یعنی تواریخ **بدیع** رکھا ہے **شعر** مشتاق اس کتاب کا ہر شیخ وشاب ہے سچ
واللہ اسکا طرز بھی کیا لاجواب ہے ؎ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ؎ کیونکہ
جس جس امر کی اشد ضرورت تھی وہ خاکسار نے بہت بڑی جانفشانی و زر کثیر صرف کرکے
صاف صاف سوانح عمری حضرت سید بدیع الدین قطب المدار و مع خلفاے جانشین
یعنے گروہ خادمان- عاشقان- طالبان- دیوانگان و چار سر چودہ خانوادہ و مع شجرات
و دوم خانوادہ طیفوریہ مداریہ کا حال بامشرح لکھا ہے- الحمد للہ کہ جو کچھ مجھ سے خدمت
ہوسکی شائقین کے لیئے انجام دی- اور یہ بھی سمجھا کہ ہم خرما و ہم ثواب آخر ایک روز موت ٦٦
ہے **شعر** آدمی رہتا نہین دنیا مین رہتا ہے نشان ؎ ذکر حاتم باقی رہا نام سلیمان رہ گیا اب ناظرین
والا تمکین کو لازم ہے کہ ایک ایک جلد اس کتاب عجیب نایاب کی طلب کرکے مطالعہ کرین اور عام طور سے
جمیع اہل اسلام خصوصاً فقراء مداریہ کو اطلاع کرین اصلی قیمت اس گوہر بے بہا کی ۱۲ رہے
پس کوئی صاحب بلا اجازت مصنف کے قصد طبع نہ فرمائین ورنہ حق تلفی حفظ کتاب سے
قانوناً اپنا نقصان کرینگے اور زیر بار خرچہ ہونگے ہر فرد بشر اسکی ایک ایک جلد اپنے پاس
کعبۂ دین و قبلۂ ایمان سمجھکر رکھین اور خاکسار کو دعاے خیر سے یاد کرین آمین بحق طٰہٰ ویٰسین
اب دوسری کتاب جسمین حال ذکر اذکار شغل و اشغال لباس وغیرہ خاندان عالیہ طبقاتیہ
مداریہ زاد اللہ تعظیماً و تکریماً کا مندرج ہے طیار ہے فقراء خاندان چشتیہ قادریہ مداریہ
اپنے اپنے شجرہ اور صرفہ مبلغ پانچ روپیہ روانہ کرین تو شجرہ شامل کتاب کرکے شائع کرون
جس کتاب پر مصنف کی مہر یا دستخط نہو وہ مال مسروقہ ہے

المشتہر

خاکپاے واربن پیرزادہ مولوی سید ذاکر حسین ولد جناب فیض مآب مولانا مرشدنا پیرزادہ سید شاہ محمد
عطا حسین صاحب سجادہ نشین جعفری طبقاتی ارغونی المداری قصبہ دار النور کرامت ظہور مکنپور شریف ضلع کانپور

غنی احمد صاحب کے اہتمام سے مطبع ... قی کانپور محلہ پٹکاپور ماہ فروری ۱۹۱۶ء مین چھپا

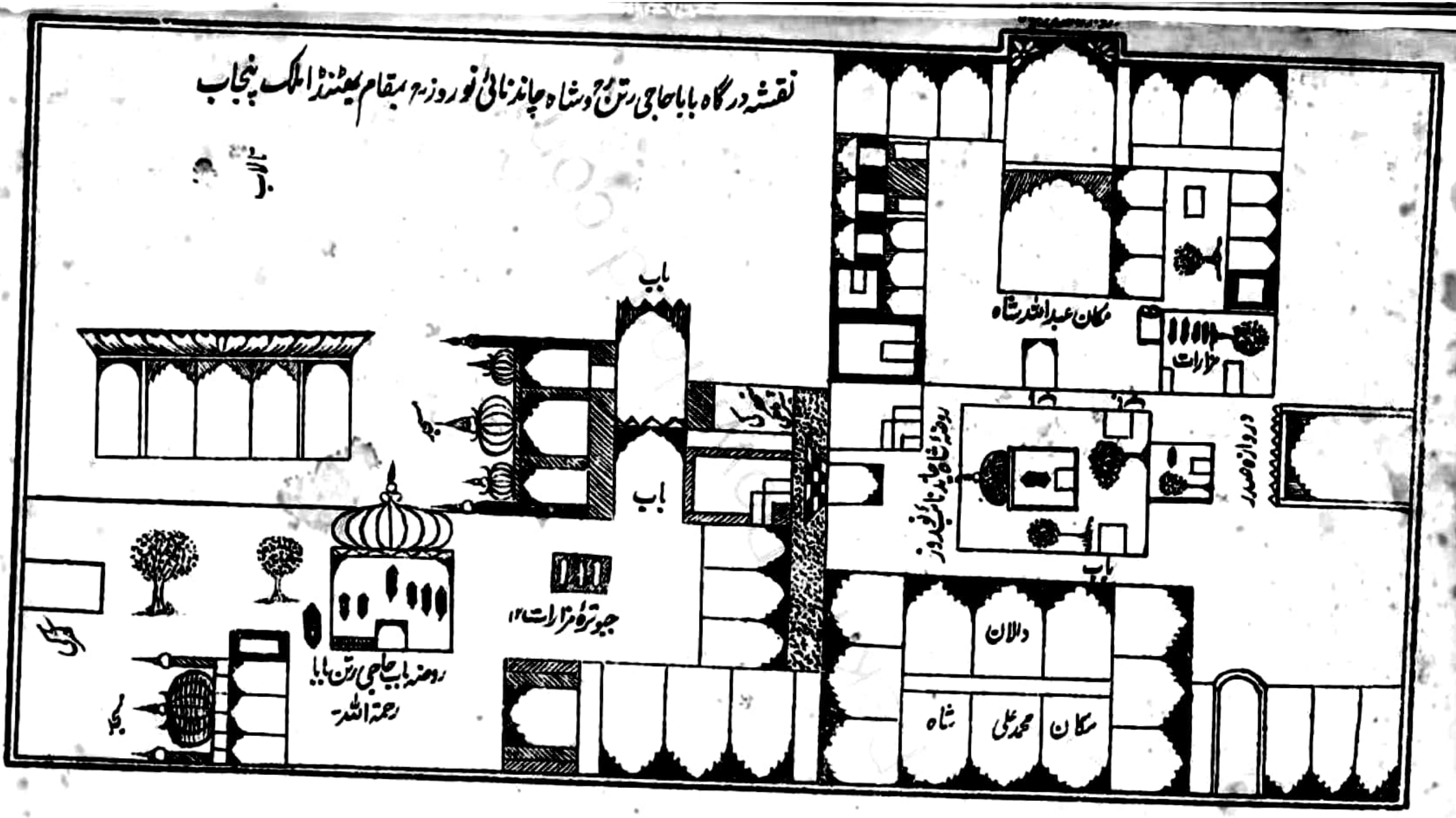
نقشہ درگاہ بابا حاجی رتن ؒ و شاہ چاند نائی نوروز ؒ بمقام بھٹنڈہ ملک پنجاب
تالاب
باب
مسجد
باب
چبوترہ مزارات
روضہ بابا حاجی رتن بابا رحمۃ اللہ
کھوہ
مسجد
مکان عبداللہ شاہ
مزارات
روضہ شاہ چاند نائی نوروز
باب
دروازہ صدر
دالان
مکان محمد علی شاہ

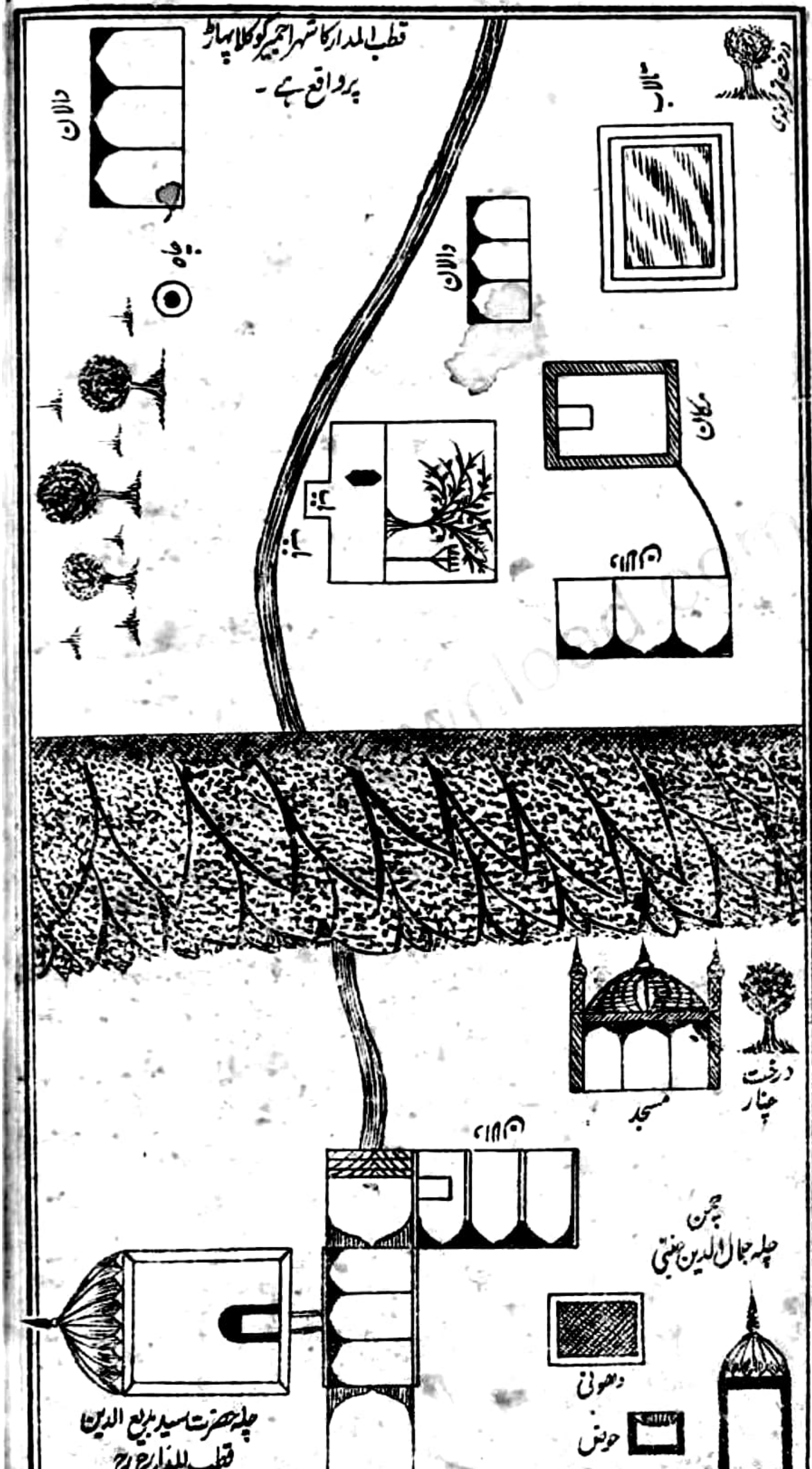

قطب المدار کا شہر اجمیر کو کالا پہاڑ
پر واقع ہے۔
دالان
دالان
دالان
دالان
باب
مکان
مسجد
درخت
چنار
چمن
چلہ جمال الدین جنتی
دھونی
حوض
چلہ حضرت سید بدیع الدین
قطب المدار رح